اسلام اور ہندومت

(ایک تقابلی مطالعہ)

مصنف: ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک
ترجمہ: محمد زاہد ملک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور ہندومت

(ایک تقابلی مطالعہ)

اِسلام

اور

ہندومت

(ایک تقابلی مطالعہ)

مصنّف ــــــ ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک

ترجمہ ــــــ محمّد زاہد ملک

زبیر پبلشرز اُردو بازار لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	....	اسلام اور ہندومت
ترجمہ	....	محمد زاہد ملک
ناشر	....	زبیر منیر
کمپوزنگ	....	رفاقت علی
مطبع	....	اسد نذیر پرنٹرز، لاہور
قیمت	....	120 روپے

ملنے کا پتہ:
مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور

فہرست

حصّہ اوّل

۱۔ اسلام اور ہندومت کا تقابلی مطالعہ
ہندوؤں کو اسلام کی دعوت
۲۔ وہ سوالات جو ہندو اکثر اسلام کے بارے میں پوچھتے ہیں

حصّہ دوم

انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز
ایک مناظرہ

(حصہ اوّل)

اسلام اور ہندومت کا تقابلی مطالعہ
ہندوؤں کو اسلام کی دعوت

تعارف

✿ ہندومت کا تعارف

(i) ہندو کی تعریف

لفظ ہندو جغرافیائی پس منظر کا حامل ہے اور بنیادی طور پر یہ لفظ ان لوگوں کے لیے استعمال ہوتا تھا جو دریائے سندھو کی وادی میں آباد تھے یا وہ علاقہ جو دریائے سندھ کے پانی سے سیراب ہوتا تھا۔

کچھ تاریخ دان یہ کہتے ہیں کہ:

''لفظ ''ہندو'' پہلی مرتبہ ایرانیوں نے استعمال کیا تھا جو کہ ہمالیہ کے شمال مغربی دروں سے گزرتے ہوئے ہندوستان میں وارد ہوئے تھے۔ لفظ ''ہندو'' کا ذکر ہندوستانی ادب میں کہیں بھی نہیں ملتا اور نہ ہی اس کا ذکر ہندوؤں کی مقدس کتب میں ملتا ہے...... ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اہل ہند اس لفظ سے ناآشنا تھے...... مذہبی اور اخلاقی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق...... ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اہل ہند اس لفظ سے

واقف نہ تھے...... جواہر لعل نہرو اپنی کتاب ''ہندوستان کی دریافت''...... صفحہ نمبر 74 اور 75 پر رقم طراز ہے کہ لفظ ''ہندو'' کا پہلا قدیم حوالہ یہ تھا کہ ''لوگ'' نہ کہ کسی خاص مذہب کے پیروکار...... کسی خاص مذہب کے پیروکاروں کے لیئے لفظ ''ہندو'' کا استعمال بہت بعد میں منظر عام پر آیا تھا۔''

(ii) ہندومت کی تعریف

- ہندومت لفظ ہندو سے بنا ہے...... ہندومت وہ نام تھا جو 19 ویں صدی میں انگریزوں نے انگریزی زبان میں رائج کیا تھا کیونکہ سرزمین سندھ پر مذاہب اور عقائد بکثرت پائے جاتے تھے۔

نیو انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا 581:20 کے مطابق...... 1830ء میں برطانوی مصنفین نے ہندوستان کے تمام تر عقائد کے حامل لوگوں کو ہندو کا نام دیا تھا...... ان لوگوں میں مسلمان اور وہ لوگ شامل نہ تھے جنھوں نے عیسائی مذہب اختیار کر رکھا تھا۔

- اصطلاح ہندومت ایک گمراہ کن اصطلاح ہے۔ اگرچہ یہ اعتقادات اور افکار کے ایک متحدہ نظام کا اظہار کرتی ہے لیکن معاملہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے کیونکہ ہندومت ایک ایسا وسیع اور عجیب وغریب مذہب ہے کہ مذاہب کی معمول کی تعریفات اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں...... اس مذہب کا ماخذ بھی نامعلوم ہے...... اس مذہب میں کوئی پیغمبر بھی مبعوث نہیں ہوا ہندومت میں قوانین وضع کرنے کا کوئی نظام بھی موجود نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو ہندو کہلواتا ہے وہ ایک حقیقی ہندو تصور کیا جاتا ہے قطع نظر اس امر کے کہ وہ کس کی پوجا کرتا ہے اور اس کے عقائد اور عمل کیا ہے۔

✿ ہندو مفکرین کے مطابق ہندومت کی اصطلاح...... اصطلاح کا غلط استعمال ہے اور اس مذہب کو ہندومت کی بجائے ''سناتن دھرما'' کہنا چاہیے جس کے معانی ہیں کہ ''دوامی مذہب'' یا ''ویدک دھرما''...... جس کے معانی ہیں کہ ''ویدا کا مذہب''...... سوامی وویکانندا کے مطابق...... اس مذہب کے پیروکاروں کو ''ویدانسٹ'' کہنا چاہیے۔

✿ اسلام کا تعارف

(i) اسلام کی تعریف

اسلام ایک عربی کا لفظ ہے جو لفظ ''سلام'' سے بنا ہے جس کا مطلب ہے ''سلامتی''...... اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنا...... تابعداری کرنا...... مختصر یہ کہ اسلام کا مطلب ہے ''سلامتی''...... اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے...... اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرتے ہوئے ''سلامتی'' حاصل کرنا۔

(ii) مسلمان کی تعریف

مسلمان وہ فرد ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرتا ہے...... اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔

(iii) اسلام کے بارے میں غلط فہمی

بہت سے لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اسلام ایک نیا دین ہے...... ایک نیا مذہب ہے...... جو کہ 1400 برس پہلے منظر عام پر آیا تھا اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مذہب کے بانی ہیں۔ حالانکہ اسلام بہت قدیم مذہب ہے...... یہ مذہب اس وقت سے رائج ہے جس وقت

پہلے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا تھا۔ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین اسلام کے بانی نہیں ہیں بلکہ وہ اسلام کے آخری نبی ہیں...... نبی آخرالزماں ہیں۔

اسلام اور ہندومت کے ستون

ہندومت میں ہندومت کے ستون بیان نہیں کیے گئے جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ہندومت میں سکّہ بند اعتقاد نہیں ہیں اور نہ ہی اس کے کوئی ستون یا اصول ہیں جن پر اس مذہب کے پیروکاروں کے لیے عمل درآمد ضروری ہو۔ ایک ہندو کے لیے آزادی ہے کہ وہ جو چاہے عمل درآمد کرے...... جس عمل کو چاہے اپنائے...... کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کے لیے ضروری یا اس کے لیے ممنوع ہو۔ لہٰذا اس کا کوئی بھی عمل اسے ہندومت سے خارج نہیں کرتا اور نہ ہی کسی مذہبی قانون کی خلاف ورزی اسے ہندومت سے خارج کرتی ہے۔ تاہم کچھ ایسے عقائد ہیں جو بہت سے ہندوؤں میں یکساں پائے جاتے ہیں اگرچہ 100 فیصد ہندو ان عقائد پر متفق نہیں ہیں۔ ہم ان میں سے کچھ عقائد پر روشنی ڈالیں گے جبکہ ہم اسلام کے ستونوں کے بارے میں ذکر کر رہے ہوں گے۔

(i) ہندومت میں خدا کا تصور

اگر آپ ایک عام ہندو سے دریافت کریں کہ وہ کتنے خداؤں پر یقین رکھتا ہے...... کچھ ہندو کہیں گے کہ تین...... کچھ...... 33 بھی کہہ سکتے ہیں...... کچھ کہیں گے کہ ایک ہزار جبکہ کچھ کہیں گے کہ 3 کروڑ اور تیس لاکھ...... یعنی 330 ملین۔ لیکن اگر آپ یہ سوال کسی فاضل ہندو سے پوچھیں، جو کہ

ہندوؤں کی مذہبی کتب سے بھی واقف ہو...... وہ جواب دے گا کہ درحقیقت ایک ہندو کو ایک خدا پر ایمان لانا چاہیے۔

(ii) اسلام اور ہندومت کے درمیان فرق ''ایس'' (S) کا ہے

- ہر چیز کا مالک خدا ہے۔ (Every thing is "God's")
- ہر چیز خدا ہے۔ (Every thing is "God")

ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بڑا فرق یہ ہے کہ ہندو اس فلسفے پر یقین رکھتے ہیں کہ ہر چیز خدا کا حصّہ ہے......یعنی ہر چیز خدا ہے...... درخت خدا ہے......سورج خدا ہے...... چاند خدا ہے...... سانپ خدا ہے...... بندر خدا ہے......انسان خدا ہے۔

لہٰذا ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بڑا فرق ''کومے والے ایس'' (Apostrophe "S") کا ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ:

- ہر چیز خدا ہے۔ (Every thing is God)

جبکہ مسلمان کہتے ہیں کہ: (Every thing is God's)

ہر چیز کا مالک خدا ہے۔

اگر ہم اس ''کومے والے ''ایس'' کا فرق مٹا سکیں تب ہندو اور مسلم متحد ہو سکتے ہیں۔

قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

''اس کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے۔''

وہ کلمہ کیا ہے؟

''اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔''

لہٰذا آیئے ہم ہندوؤں اور مسلمانوں کی مقدس کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے یکساں کلمہ کی طرف آتے ہیں۔

(iii) بھگود گیتا

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں سے مقبول عام کتاب بھگود گیتا ہے۔ گیتا کے باب نمبر 7...... آیت نمبر 20 میں درج ہے کہ:

''وہ جن کی عقل پر مادی خواہشات کے پردے پڑے ہوئے ہیں وہ نقلی خداؤں کو پوجتے ہیں۔''

یعنی کہ وہ جو مادہ پرست ہیں وہ نقلی خداؤں کی پوجا کرتے ہیں...... یعنی حقیقی خدا کے علاوہ۔

(iv) اپنشد

یہ بھی ہندوؤں کی مقدس کتب ہیں۔

- چندوگیا اپنشد...... باب نمبر 6...... سیکشن نمبر 2...... آیت نمبر 1۔ چندوگیا اپنشد میں درج ہے کہ:

  ''خدا محض ایک ہے۔ دوسرا خدا کوئی نہیں ہے۔''

- ایس رادھا کرشنا کی اپنشد ...... صفحہ نمبر 447 اور 448 (ایسٹ والیم 1 کی مقدس کتب...... اپنشد ...... حصّہ اوّل...... صفحہ نمبر 93)

قرآن پاک کی سورۃ اخلاص سورۃ نمبر 112...... آیت نمبر 1 میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس سے ملتا جلتا اس میں بھی درج ہے یعنی:

''کہو وہ اللہ ہے...... وہ ایک ہے اور محض ایک ہے۔''

- اپنشد...... باب نمبر 6...... آیت نمبر 9 اس میں درج ہے کہ:

''اس کا نہ باپ ہے۔ نہ ماں ہے۔ نہ ہی اس کا کوئی حاکم ہے۔''

''دنیا میں اس کا کوئی آقا نہیں ہے...... کوئی اس کا حاکم نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس سے مشابہت رکھتا ہے۔ وہ حاکموں کا حاکم ہے...... اس کا کوئی حاکم نہیں ہے۔''

(ایس رادھا کرشنا کی اپنشد صفحہ 745 اور ایسٹ والیم 15 کی مقدس کتب...... اپنشد...... حصّہ دوم صفحہ 263)

اس قسم کا پیغام دیا گیا ہے جس قسم کا پیغام قرآن پاک کی سورۃ اخلاص...... سورۃ نمبر 112 آیت نمبر 3 میں دیا گیا کہ:

''نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔''

- اپنشد...... باب نمبر 4...... آیت نمبر 9 میں درج ہے کہ:

''اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔ اس کا نام بڑی شان والا ہے۔''

(اپنشد...... ایس رادھا کرشنا...... صفحہ نمبر 736 اور 737 اور ایسٹ والیم 15 کی مقدس کتب...... اپنشد...... حصّہ دوم...... صفحہ نمبر 253)

- اسی قسم کا پیغام قرآن پاک کی سورۃ اخلاص...... سورۃ نمبر 112...... آیت نمبر 4 میں دیا گیا ہے کہ:

''اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔''

- سورۃ شوریٰ...... سورۃ نمبر 42...... آیت نمبر 11 میں بھی اسی قسم کا پیغام دیا گیا ہے کہ:

''اس جیسا کوئی نہیں۔''

- اپنشد...... باب نمبر 4...... آیت نمبر 20

"اس کو دیکھا نہیں جا سکتا..... کسی نے بھی اسے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔"

"اس کو دیکھا نہیں جا سکتا..... کسی نے بھی اسے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا وہ جو اسے دل و دماغ کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اس کی عبادت کرتے ہیں وہ امر ہو جاتے ہیں۔"

(پرنسپل اپنشد..... ایس رادھا کرشنا..... صفحہ نمبر 737 اور ایسٹ کی مقدس کتب والیم نمبر 15..... اپنشد حصّہ دوم..... صفحہ نمبر 253)

- اسی قسم کا پیغام قرآن پاک میں سورۃ انعام..... سورۃ نمبر 6..... آیت نمبر 103 میں بھی دیا گیا ہے کہ:

"آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار۔"

یجرویدا

وید ہندوؤں کی مذہبی کتب میں انتہائی مقدس تصور کیے جاتے ہیں۔ بڑے وید چار عدد ہیں:

- رگ ویدا
- یجرویدا
- سام وید
- اتھاروا وید

- یجرویدا..... باب نمبر 32..... آیت نمبر 3 میں درج ہے کہ:

"اس کی کوئی شکل نہیں ہے..... کوئی تصویر نہیں ہے۔"

وہ مزید بیان کرتی ہے کہ:

''اسے کسی نے جنم نہیں دیا...... وہ ہماری عبادت کا مستحق ہے...... روشنی کے تمام تر ذرائع اسی کے وجود سے پھوٹتے ہیں مثلاً سورج وغیرہ۔ میری یہ دعا ہے کہ وہ مجھے کسی بھی نقصان سے محفوظ رکھے...... چونکہ اس نے کسی سے جنم نہیں لیا لہٰذا وہ ہماری عبادت کا مستحق ہے۔''

(یجر ویدا...... دیوی چند ایم۔ اے...... صفحہ نمبر 377)

- یجر ویدا...... باب نمبر 40...... آیت نمبر 8

یجر ویدا میں باب نمبر 40 آیت نمبر 8 میں درج ہے کہ:

''وہ جسم سے پاک ہے اور پاک ذات ہے۔''

- یجر ویدا...... سورۃ نمبر 40...... آیت نمبر 9 میں درج ہے کہ:

''وہ اندھیرے میں داخل ہیں جو فطری چیزوں کو پوجتے ہیں...... مثلاً ہوا، پانی، آگ وغیرہ۔ وغیرہ۔''

یہ سورۃ مزید بیان کرتی ہے کہ:

''وہ مزید اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ہیں جو سمبھوتی کو پوجتے ہیں...... یعنی اپنی تخلیق کردہ چیزوں کو پوجتے ہیں...... مثلاً کرسی، میز، بت وغیرہ۔''

(یجر وید سمہٹا...... رالف ٹی۔ ایچ۔ گرفت...... صفحہ نمبر 538)

- اتھار ویدا...... کتاب نمبر 20...... باب نمبر 58...... آیت نمبر 3

''خدا عظیم ہے۔''

- اسی قسم کا پیغام قرآن پاک میں سورۃ رعد...... سورۃ نمبر 13...... آیت نمبر 9

میں دیا گیا ہے کہ:

''سب سے بڑا بلندی والا۔''

رگ ویدا

سب ویدوں میں قدیم ترین اور مقدس ترین رگ ویدا گردانی جاتی ہے۔

- رگ ویدا...... کتاب نمبر 1...... باب نمبر 164 آیت نمبر 46 میں درج ہے کہ:

''جوگی خدائے واحد کو کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔''

- رگ ویدا...... باب نمبر 2...... سورۃ نمبر 1

رگ ویدا میں خدا کے کم از کم 33 صفائی نام درج ہیں...... ان میں سے بہت سے صفاتی نام رگ ویدا...... کتاب نمبر 2 باب نمبر 1 میں درج ہیں۔

- برہما...... خالق (رگ ویدا...... باب نمبر 2...... سورۃ نمبر 1 آیت نمبر 3)
- رگ ویدا میں دیے گئے کئی ایک ناموں میں سے خدا کا ایک خوبصورت صفاتی نام ''برہما'' بھی ہے...... برہما کا مطلب ہے...... تخلیق کرنے والا۔ اگر آپ اس کا عربی میں ترجمہ کریں...... اس کا مطلب ہے...... ''خالق''...... ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہیں اگر آپ خدا تعالیٰ کو ''خالق'' یا ''تخلیق کرنے والا'' یا ''برہما'' کہہ کر پکاریں...... لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ ''برہما'' وہ خدا ہے جس کے چار سر ہیں اور ہر ایک سر پر ایک تاج رکھا ہے تو ہم مسلمان سخت احتجاج کریں گے کیونکہ تم خدا کو ایک شکل سے نواز رہے ہو۔ مزید برآں تم یجرویدا...... باب نمبر 32...... آیت نمبر 3 کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہو کیونکہ اس میں درج ہے کہ:

''اس کی کوئی شکل نہیں ہے۔''

- وشنو...... پالنے والا...... رب...... رگ ویدا...... کتاب نمبر 2...... باب نمبر 1...... آیت نمبر 3

ایک اور خوبصورت صفاتی نام رگ ویدا...... کتاب نمبر 2...... باب نمبر 1...... آیت نمبر 3 میں درج ہے...... وشنو...... وشنو کا مطلب ہے ''پالنے والا''...... اگر آپ اس کا عربی ترجمہ کریں تو اس کا مطلب ہے ''رب''...... ہم مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ ہوگا اگر کوئی خدا تعالیٰ کو ''رب'' کہہ کر پکارے یا ''پالنے والا'' کہہ کر پکارے یا ''وشنو'' کہہ کر پکارے۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ وشنو وہ خدا ہے جس کے چار بازو ہیں...... ان میں سے ایک دائیں بازو میں اس نے ''چکرا'' تھام رکھا ہے...... تو ہم مسلمان اس کے خلاف سخت احتجاج کریں گے۔ مزید برآں تم یاجور ویدا...... باب نمبر 40...... آیت نمبر 8 کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہو۔

- رگ ویدا...... کتاب نمبر 8...... آیت نمبر 1 میں درج ہے کہ:

''اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔''

- رگ ویدا...... کتاب نمبر 5...... باب نمبر 81...... آیت نمبر 1 میں درج ہے کہ:

''وہ عظیم ہے۔ بڑی شان والا ہے اور دنیا کا خالق ہے۔''

- قرآن پاک میں سورۃ فاتحہ...... سورۃ نمبر 1...... آیت نمبر 2 میں بھی اس سے ملتا جلتا پیغام دیا گیا ہے کہ:

''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہاں والوں کا۔''

- رگ ویدا...... کتاب نمبر 3...... باب نمبر 34...... آیت نمبر 1 میں درج ہے کہ:

''مہربانی کرنے والا۔''

- اسی قسم کا پیغام قرآن پاک میں سورۃ فاتحہ......سورۃ نمبر 1......آیت نمبر 3 میں دیا گیا کہ:

"بہت مہربان رحمت والا ہے۔"

- یجرویدا...... باب نمبر 40......آیت نمبر 160 میں درج ہے کہ:

"ہمیں سیدھے راستے پر چلا اور ہمارے گناہ معاف فرما۔"

- اسی قسم کا پیغام قرآن پاک میں سورۃ فاتحہ......سورۃ نمبر 1......آیت نمبر 6 اور 7 میں دیا گیا ہے کہ:

"ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بھکے ہوؤں کا۔"

- رگ ویدا...... کتاب نمبر 6...... باب نمبر 45......آیت نمبر 16 میں درج ہے کہ:

"تعریف اس کے لیے جس کا کوئی ثانی نہیں جو اکیلا ہے۔"

- برہماسترا آف ہندو ویدانت:

"خدا محض ایک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے......کوئی نہیں ہے......کوئی نہیں ہے...... بالکل نہیں ہے۔"

لہٰذا آپ اسی صورت میں ہندومت میں خدا کے صحیح تصور سے آشنا ہو سکتے ہیں جبکہ آپ ان کی مذہبی کتب کا مطالعہ کریں۔

فرشتے

- اسلام میں فرشتوں کا تصور

فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں جو کہ عام طور پر ہمیں دکھائی نہیں دیتے

اور ان کو نور سے پیدا کیا گیا ہے...... وہ نورانی مخلوق ہیں۔ فرشتوں کو انسان کی طرح اختیار سے نہیں نوازا گیا ہے اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف فرشتوں کو مختلف فرائض سونپ رکھے ہیں...... مثال کے طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغمبران خدا پر وحی لے کر آتے تھے۔

ہندومت میں فرشتے

ہندومت میں فرشتوں کا کوئی تصور نہیں ہے۔ تاہم ان میں کسی قسم کی برتر اور طاقت ور مخلوق کا تصور موجود ہے جو وہ کام سرانجام دیتی ہے جو عام لوگوں کے بس میں نہیں ہوتے۔ کچھ ہندو ان کو بھی خدا سمجھ کر پوجتے ہیں۔

ہندومت کی مذہبی کتب

تعارف

ہندومت میں دو اقسام کی مقدس تحریریں ہیں۔

(i) سروتی (Sruti)

(ii) سمرتی (Smrti)

سروتی کا مطلب ہے وہ تحریریں جو سنی گئیں اور سمجھیں گئیں۔ یہ مذہبی کتب ہندوؤں کی قدیم ترین اور مقدس ترین کتب تصور کی جاتی ہیں۔ سروتی کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

(i) وید

(ii) اپنشد

ان کو الہامی کتب تصور کیا جاتا ہے۔

سمرتی کو اتنا مقدس تصور نہیں کیا جاتا جتنا مقدس سروتی کو تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کو اہم حیثیت حاصل ہے اور آج کل ہندوؤں میں مقبول عام ہیں۔ سمرتی کا مطلب ہے یادداشت یا یاد کیا ہوا۔ ہندوؤں کے اس ادب کو سمجھنا آسان ہے کیونکہ یہ زمانے کے حقائق کی نشاندہی کرتا ہے۔ سمرتی کو الہامی کتب تصور نہیں کیا جاتا بلکہ ان کو انسانی تدوین شدہ اور مرتب شدہ تصور کیا جاتا ہے جو انسانوں کو روزمرہ زندگی کے طور طریقوں کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں اور انسانوں کے لیے قوانین وضع کرتی ہیں کہ انھیں معاشرے اور انسانوں کی برادری میں کس قسم کے عمل کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ان کو دھرما شاسترہ بھی کہا جاتا ہے۔ سمرتی کئی ایک تحریروں پر مشتمل ہیں۔ ان میں پرانا (Puranas) بھی شامل ہیں۔

ہندوؤں کی مقدس کتب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک

ہندوؤں کی کئی ایک مقدس کتب ہیں...... ان میں ویدا...... اپنشد اور پرانا وغیرہ۔

ویدا

- یہ لفظ...... لفظ وید سے نکلا ہے...... اس کا مطلب ہے...... جاننا...... علم رکھنا...... حکمت مقدس...... یہ چار اقسام سے متعلق ہیں۔
- رگ ویدا...... یاجور ویدا اور سام ویدا زیادہ قدیم تصور کی جاتی ہیں اور ان کو ''ترائی وڈیا'' یا ''ٹریل سائنسز'' کہا جاتا ہے...... یعنی تین ویدیں یا تین سائنس۔

رگ ویدا قدیم ترین ہے اور اس کی تدوین مختلف ادوار میں تین مرتبہ

سرانجام دی گئی ہے۔
چوتھی ویدا...... اتھاروا ویدا ہے جو بعد کے زمانے کی ہے۔

- ان چاروں ویدوں کی تدوین یا ان کے منظر عام پر آنے کے بارے میں کسی قسم کی متفقہ رائے قائم نہیں ہے۔ سوامی دیانند کے مطابق...... جو آریا سماج کا بانی ہے...... ویدوں کا نزول لاکھوں برس قبل ہوا تھا اور دیگر مفکرین کے بقول یہ 4000 برس سے زائد قدیم نہیں ہیں۔
- اسی طرح ان مقامات کے بارے میں بھی کسی قسم کا اتفاق رائے موجود نہیں ہے جہاں پر یہ کتب نازل ہوئی تھیں اور اس ہستی کے بارے میں بھی اتفاق رائے موجود نہیں ہے جس پر یہ کتب نازل ہوئی تھیں۔ ان اختلافات کے باوجود بھی یہ ہندوؤں کی انتہائی قابل اعتماد کتب ہیں اور ہندو دھرم کا حقیقی آغاز ہیں۔

اپنشد

لفظ اپنشد لفظ ''اوپا'' (UPA) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں نزدیک...... ''نی'' (Ni) کا مطلب ہے نیچے (Down)...... ''شاد'' کا مطلب ہے بیٹھنا (To Sit)...... اس لیے اپنشد کا مطلب ہوا کہ:

''طالب علموں کے گروہ کا اپنے استاد کے قریب بیٹھنا۔''

''استاد کے نزدیک بیٹھنا تاکہ اس سے پوشیدہ علوم کی تعلیم حاصل کی جا سکے۔''

ایک اور ترجمے کے مطابق اپنشد کا مطلب ہے کہ:

''برہما کا علم جس کی بدولت جہالت کے اندھیرے ختم ہوتے ہیں۔''

- اپنشد کی تعداد 200 سے زائد ہے اگرچہ ہندوستانی روایات نے انھیں 108 تک محدود کیا ہوا ہے...... 10 بنیادی اپنشد ہیں جبکہ کچھ لوگ ان کو دس سے زائد تصور کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگ 18 تصور کرتے ہیں۔
- ویدانت سے مطلب اپنشد ہی لیا جاتا تھا اگرچہ آج کل یہ لفظ فلسفے کے اس نظام کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنشد پر بنیاد کرتا ہو۔ ویدانت کے لغوی معانی ہیں ''ویدا کا اختتام''...... ویدا کا اختتام اور اس کے مقاصد...... اپنشد ویدا کے اختتامی حصے ہیں اور تاریخی اعتبار سے بھی وہ ویدک دوراپیے کے بعد شمار ہوتے ہیں۔
- کچھ پنڈت اپنشد کو ویدوں سے برتر تصور کرتے ہیں۔
- پرانا (Puranas)

قابل اعتماد ہونے کے لحاظ سے اس کے بعد پرانا ہیں...... یہ وہ مذہبی مواد ہے جس کا عام مطالعہ کیا جاتا ہے...... ان میں دنیا کی تخلیق کی تاریخ درج ہے...... ابتدائی آریائی قبیلوں کی تاریخ درج ہے اور ہندوؤں کے خداؤں کی زندگی کا تذکرہ درج ہے۔

مہارشی ویاسا نے پرانا کو 18 جلدوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس نے ویدوں کو بھی مختلف عنوانات کے تحت ترتیب دیا ہے۔ گیتا اور مہا بھارت بھی اس کے زور قلم کا نتیجہ تھی۔

ان میں اہم کتاب بھاوشیا پرانا ہے۔ اس کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کا احاطہ کرتی ہے۔ ہندو اسے کلام الٰہی تصور کرتے ہیں اور یہ کہ مہارشی ویاسا نے محض اس کتاب کو مرتب کیا تھا اور اس کا حقیقی مصنف خدا بذات خود ہے۔

بھاوشیا پرانا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی

حصہ پرائی سراگ میں...... بھاوشیا پرانا کے مطابق کہ:

''ایک مذہبی رہنما اپنے ساتھیوں کے ہمراہ منظر عام پر آئیں گے...... ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔''

یہ پیش گوئی واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ:

- پیغمبر کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔
- ان کا تعلق عرب سے ہوگا۔
- پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے...... صحابہ کرام...... کسی بھی پیغمبر کے اتنے ساتھی نہ تھے جتنے ساتھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوں گے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانیت کا فخر قرار دیا گیا ہے۔
- قرآن پاک اس کی تصدیق سورۃ قلم...... سورۃ نمبر 68...... آیت نمبر 4...... میں فرماتا ہے کہ:

  ''اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔''
- قرآن پاک سورۃ احزاب...... سورۃ نمبر 33...... آیت نمبر 21 میں بھی اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

  ''اللہ کا نبی اخلاق حسنہ کا مجموعہ ہے۔''
- وہ بدی اور برائی کا خاتمہ کریں گے...... بت پرستی کا خاتمہ فرمائیں گے اور تمام تر بدی اور برائی کا خاتمہ کریں گے۔
- ان کو دشمن کے خلاف تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

کچھ لوگ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ راجہ بھوج جس کا ذکر پیشین گوئی میں موجود ہے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے 500 برس بعد کا راجہ تھا۔ یہ لوگ یہ سوچنے میں ناکام رہتے ہیں کہ راجہ بھوج نام کا محض ایک ہی راجہ موجود نہ تھا۔ جس طرح مصری حکمران فرعون کہلاتے تھے اور روم کے حکمری قیصر کہلاتے تھے بالکل اسی طرح ہندوستانی راجے بھوج کہلاتے تھے۔ کئی ایک راجہ بھوج تھے جو کہ اس راجہ بھوج سے پہلے ہو گزرے تھے جو راجہ بھوج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے 500 برس بعد کا راجہ تھا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہ نفس نفیس گنگا میں غسل نہیں فرمایا تھا۔ لیکن اس کے باوجود گنگا کے پانی کو مقدس گردانا جاتا ہے۔ گنگا میں نہانے کا محاورتاً مطلب یہ ہے کہ تمام گناہوں کو دھو ڈالنا یا تمام گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنا۔ یہاں پر پیشین گوئی یہ ظاہر کرتی ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہوں سے پاک ہیں یعنی ''معصوم'' ہیں۔

بھاوشیا پرانا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

بھاوشیا پرانا کے مطابق ویاس نے پیشین گوئی کی ہے کہ:

''ملیچھ (گناہگار) نے عرب سرزمین کا ستیاناس کر کے رکھ دیا ہے۔ اس ملک میں آریا دھرم کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اس سے پہلے ایک گمراہ دوست بھی منظر عام پر آیا تھا جس کو میں نے ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہ دوبارہ نمودار ہوا ہے۔ اسے ایک قوی ترین دشمن نے بھیجا ہے۔ ان دشمنوں کو صراط مستقیم سے روشناس

کروانے اور ان کو رہنمائی فراہم کرنے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو میں نے برہما کا لقب دیا ہے وہ گناہگاروں کو صراط مستقیم پر لانے میں مصروف ہیں۔ اے راجہ تمھیں ان بے وقوف گناہگاروں کی سرزمین جانے کی ضرورت نہیں...... تم رات کو جہاں کہیں بھی ہو گے میری مہربانی کے توسط سے پاکی حاصل کرو گے۔ اس فرشتہ صفت زیرک انسان نے راجہ بھوج سے کہا کہ اے راجہ! تمہارا آریا دھرم اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی جھلک تمام مذاہب میں نظر آئے لیکن ایشور پر ماتما کے حکم کے مطابق مجھے گوشت خوروں کی اشد ضرورت ہوگی۔ میرے پیروکار ختنہ شدہ ہوں گے۔ ان کے سر پر چوٹی نہیں ہوگی۔ وہ داڑھی رکھیں گے۔ وہ اذان پڑھتے ہوئے انقلاب برپا کریں گے (صلوٰۃ کے لیے بلاوا) اور تمام حلال چیزیں کھائیں گے۔ وہ جہاد کے ذریعہ پاکی اور پارسائی حاصل کریں گے...... وہ غیر مذہبی اقوام کے خلاف جہاد کریں گے...... وہ مسلمان کہلائیں گے۔ میں گوشت خور قوم کے مذہب کا بانی ہوں گا۔"

پیشین گوئی بیان کرتی ہے کہ:

- بدکاروں نے عرب سرزمین کو بدعنوانی میں ملوث کر دیا ہے۔
- اس سرزمین پر آریا دھرما کا وجود نہیں ہے۔
- موجودہ دشمن بھی اسی طرح تباہ ہو جائیں گے جس طرح سابقہ دشمن مثلاً ابرہہ تباہ ہوا تھا۔

قرآن پاک اس قسم کے سابقہ دشمنوں کا تذکرہ سورۃ الفیل...... سورۃ نمبر

105......آیت نمبر 1 تا 5 فرماتا ہے کہ:

"اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمھارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ انھیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔"

- پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ کے مخالفین کی رہنمائی کے لیے برہما کا خطاب دیا گیا ہے۔
- ہندوستانی راجے کو عرب جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ مسلمانوں کے ہندوستان پہنچنے کے بعد اس کی پاکی ہندوستان میں ہی سرانجام پا جائے گی۔
- آنے والا پیغمبر آریائی مذہب کی سچائی پھیلائے گا یعنی وحدانیت...... توحید......اور غیر اصلاح یافتہ لوگوں کی اصلاح سرانجام دے گا۔
- پیغمبر کے پیروکار ختنے کروائیں گے۔ ان کے سر پر چوٹی نہیں ہوگی۔ وہ داڑھی رکھیں گے اور ایک عظیم انقلاب برپا کریں گے۔
- وہ اذان پڑھیں گے......یعنی نماز ادا کرنے کے لیے بلاوا۔
- وہ محض حلال اشیاء استعمال کرے گا اور حلال جانور کھائے گا لیکن سور کا گوشت نہیں کھائے گا۔ قرآن پاک اس کی تصدیق کم از کم چار مختلف مقامات پر فرماتا ہے:
- سورۃ البقرہ......سورۃ نمبر 2......آیت نمبر 173
- سورۃ المائدہ......سورۃ نمبر 5......آیت نمبر 3
- سورۃ انعام......سورۃ نمبر 6......آیت نمبر 145
- سورۃ النحل......سورۃ نمبر 16......آیت نمبر 115

''تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔''

- وہ ہندوؤں کی طرح گھاس سے پاکی حاصل نہیں کریں گے بلکہ تلوار کے ذریعے پاکی اور پارسائی حاصل کریں گے۔ وہ غیر مذہبی لوگوں کے خلاف لڑیں گے۔
- ان کو مسلمان کہہ کر پکارا جائے گا۔
- وہ ایک گوشت خور قوم ہوگی۔

قرآن پاک حلال جانوروں کے کھانے کی تصدیق درج ذیل مقامات پر فرماتا ہے:

- سورۃ مائدہ......سورۃ نمبر 5......آیت نمبر 1 اور
- سورۃ مومنون......سورۃ نمبر 23......آیت نمبر 21

تبصرہ

بھاوشیا پرانا کے مطابق کاشی (Kashi) وغیرہ کے سات مقدس شہروں میں بدعنوانی اور ظلم و تشدد کا بازار گرم ہے۔ ہندوستان میں راکھش (Rakshas)...... شابر (Shabar)...... بھیل (Bhil) اور دیگر بے وقوف لوگ آباد ہیں۔ اسلام کے پیروکار دانش مند ہیں۔ مسلمانوں میں تمام اچھی خصلتیں پائی جاتی ہیں۔ اسلام ہندوستان اور اس کے جزیروں پر حکومت کرے گا...... ان حقائق کو جاننے کے بعد اے مُنی خدا کے نام کے گیت گا۔

قرآن پاک اس کی تصدیق فرماتا ہے:

- سورۃ توبہ.....سورۃ نمبر 9.....آیت نمبر 33 اور
- سورۃ صف.....سورۃ نمبر 61.....آیت نمبر 9

''وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پڑے برا مانیں مشرک۔''

اور اسی قسم کا پیغام سورۃ فتح.....سورۃ نمبر 48.....آیت نمبر 28 میں دیا گیا ہے جس کے اختتام میں فرمایا گیا ہے کہ:

''اور اللہ کافی ہے گواہ۔''

بھاوشیا پرانا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

اتھاروا ویدا کی کتاب نمبر 20 سورۃ نمبر 127..... کچھ سکتاس (ابواب) کنتاپ سکتاس (Kuntap Suktas) کہلاتی ہیں.....جس کا مطلب ہے کہ تکالیف اور مصائب کا خاتمہ کرنے والا.....یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ امن اور سلامتی اور تحفظ کا پیغام دینے والا اور اگر اس کا عربی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کا مطلب ہے''اسلام۔''

کنتاپ کا مطلب یہ بھی ہے کہ مخفی معانی جو کہ مستقبل میں ظاہر ہونے ہوں۔ اس کے مخفی معانی زمین کے درمیانی نقطے کے ساتھ بھی منسلک ہیں۔ مکہ شریف کو اُمّ القریٰ.....یعنی شہروں کی ماں یا زمین کا مرکز بھی کہا جاتا ہے..... بہت سی الہامی کتب کے مطابق یہ خدا کا پہلا گھر تھا جہاں سے خدا تعالیٰ نے دنیا کو روحانیت سے فیض یاب کیا۔

قرآن پاک سورۃ آل عمران..... سورۃ نمبر 3..... آیت نمبر 95..... میں فرماتا ہے کہ:

''بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ

ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔"

مکہ شریف کا ایک اور نام "بکہ" بھی ہے۔ لہٰذا کنتاپ (Kuntap) مکہ یا بکہ کا ذکر کرتی ہے۔

بہت سے لوگوں نے ان کنتاپ سکتاس کا ترجمہ کیا ہے...... مثلاً ایم۔ بلوم فیلڈ...... پروفیسر رالف گرفتھ...... پنڈت راجہ رام...... پنڈت کھیتم کرن وغیرہ وغیرہ۔

اتھاروا وید...... کتاب نمبر 20...... باب نمبر 127...... آیت نمبر 113......

کنتاپ سکتاس میں درج بڑے بڑے نکات درج ذیل ہیں۔

مانترا 1

- اس کی تعریف کی گئی ہے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
- وہ کوراما ہے...... امن کا شہزادہ...... یا مہاجرین کا شہزادہ...... جو محفوظ ہے...... حتیٰ کہ 60,090 دشمنوں میں بھی محفوظ ہے۔

مانترا 2

- وہ اونٹ پر سواری کرنے والا رشی (Rishi) ہے۔

مانترا 3

- وہ مماح رشی ہے (Mamah Rishi) ہے جس کو ایک سو سونے کے سکے...... 10 مالا (Necklaces)...... 300 گھوڑے اور 10,000 گائیں دی گئی ہیں۔

مانترا 4

- وہ جو شان سے نوازتا ہے۔

منترا 5

- اپنی نمازوں کے ذریعے عبادت کرتا ہے۔

منترا 6

- جو تعریف سرانجام دیتا ہے۔ دانش کا حامل ہے۔ جو اچھی باتوں کی نصیحت کرتا ہے۔

منترا 7

- وہ جہانوں کا بادشاہ ہے۔ بہترین انسان ہے اور تمام تر انسانیت کا رہنما ہے۔

منترا 8 اور 9

- وہ ہر ایک کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس نے دنیا میں امن پھیلایا ہے۔

منترا 10

- اس کی حکمرانی میں لوگ خوش ہیں اور پستی سے بلندی تک پہنچے ہیں۔

منترا 11

- اس کا کام دنیا کو جگانا اور خبردار کرنا ہے۔

منترا 12

- وہ بڑا مہربان ہے۔

منترا 13

- اس کے پیروکاروں کو دشمنوں کی عداوت سے بچایا گیا ہے اور ان کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں ہے۔
- ہم تعریفی نغمے کے ساتھ اس عظیم ہیرو کی تعریف کرتے ہیں۔ براہ مہربانی

اس تعریف کو قبول کیجئے تا کہ ہم بدی میں مبتلا نہ ہوں۔

(i) ''جس کی تعریف کی گئی'' جو کہ عربی لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ ہے۔

سنسکرت کے لفظ ''کوراما'' کا مطلب ہے کہ:

''وہ جو امن و سلامتی پھیلاتا ہے اور امن و سلامتی کو فروغ بخشتا ہے۔''

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''امن کے شہزادے'' تھے اور انھوں نے انسانیت کو مساوات اور عالمی بھائی چارے کا درس دیا تھا۔ ''کوراما'' کا مطلب ''ایک مہاجر'' بھی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ شریف سے مدینہ شریف ہجرت فرمائی تھی۔ لہٰذا وہ ایک مہاجر بھی تھے۔ ان کو 60,090 دشمنوں سے بچایا جائے گا جو کہ مکہ شریف کی آبادی تھی۔

(ii) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سواری کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہندوستانی رشی نہیں ہو سکتے کیونکہ برہمن کو اونٹ کی سواری ممنوع ہے (مشرق کی مقدس کتب...... والیم نمبر 25...... قوانین منو (Manu)...... صفحہ نمبر 472...... بمطابق منو سمرتی...... باب نمبر 11 آیت نمبر 202)

''ایک برہمن کے لیے اونٹ کی سواری یا گدھے کی سواری اور برہنہ حالت میں نہانا ممنوع ہے۔ اسے اپنے سانس کو دباتے ہوئے اپنے آپ کو پاک کرنا چاہیے۔''

(iii) مانترا نے رشی کو ممّاح کا نام دیا ہے۔ ہندوستان میں کسی رشی یا کسی اور پیغمبر کا یہ نام نہ تھا۔ یہ نام ماہ (Mah) سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے

بہت زیادہ عزت والا...... سنسکرت کی کچھ کتابوں نے پیغمبران کو ''محامد'' کا نام دیا ہے۔ لیکن یہ لفظ سنسکرت گرائمر کے حساب سے برے معانی کے تحت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایک عربی لفظ پر گرائمر کا اطلاق درست نہیں ہے۔ درحقیقت ممام کے وہی معانی ہیں جو کہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معانی ہیں۔

- ان کو 100 سونے کے سکے دیے گئے ہیں...... جو پیغمبران اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ساتھیوں کا ذکر ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ شریف کی مصائب بھری زندگی کے دوران آغاز ہی میں ایمان لے آئے تھے۔ مابعد ظلم وستم سے خلاصی پانے کی غرض سے پیغمبران اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مدینہ شریف کی جانب ہجرت کی۔
- 10 مالا سے مراد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس بہترین صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) تھے...... جو کہ ''عشرہ مبشرہ'' کہلاتے ہیں...... ان کو اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔ وہ درج صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت عمر (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت عثمان (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت علی (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت طلحہ (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت زبیر (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت سعد بن ابن وقاص (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت سعد بن زید (اللہ آپ پر راضی ہو)

حضرت ابوعبیدہ (اللہ آپ پر راضی ہو)

- تیسرا تحفہ 300 بہترین گھوڑے تھے۔ یہ گھوڑے عربی نسل کے تھے۔ سنسکرت لفظ آرواہ (Arvah) کا مطلب ہے بہترین عربی گھوڑے...... 300 گھوڑے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان 300 جان نثار صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) کا حوالہ پیش کرتے ہیں جنھوں نے بدر کے میدان میں اسلام اور کفر کے درمیان پہلے معرکے میں حصّہ لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے فتح یاب ہوئے تھے اگرچہ دشمن کی تعداد ان سے تین گنا زائد تھی۔

- سنسکرت کا لفظ ''گو'' (Go) لفظ ''گا'' (Gaw) سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے ''جنگ کے لیے روانہ ہونا''...... گائے کو ''گو'' کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ اور امن دونوں کی علامت ہے...... 10,000 گائیں ان 10,000 جان نثاروں کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس وقت ہمراہ تھے جب وہ فتح مکہ کے دوران مکہ میں داخل ہوئے تھے جو انسانی تاریخ میں ایک بے مثال فتح تھی...... ایک ایسی فتح جس میں بالکل خون خرابہ نہیں ہوا تھا۔ یہ 10,000 جان نثار گائے کی طرح بے ضرر اور دردمند تھے اور اس کے ساتھ ساتھ کافروں پر سخت بھی تھے۔

قرآن پاک سورۃ فتح......سورۃ نمبر 48......آیت نمبر 29 میں فرماتا ہے کہ:

> ''محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل......''

(iv) مانترا پیغمبر کو رب (Rebh) کہہ کر مخاطب کرتا ہے جس کا مطلب ہے ''وہ جس کی تعریف کی گئی ہو۔'' اس کا جب عربی زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے تو اس کا ترجمہ ''احمد'' بنتا ہے جو کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور نام مبارک ہے۔

(v) وہ اور ان کے صحابہ کرام (اللہ آپ سب پر راضی ہو) میدان جہاد میں بھی اپنی نمازوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

قرآن پاک سورۃ البقرہ......سورۃ نمبر 2......آیت نمبر 45 میں فرماتا ہے کہ:

''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔''

قرآن پاک سورۃ النساء......سورۃ نمبر 4......آیت نمبر 102 میں فرماتا ہے کہ:

> ''اور اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب وہ دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی۔ اب وہ تمھارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں۔''

(vi) مانترا میں جس حکمت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ قرآن پاک کی نشاندہی کرتی ہے۔ قرآن پاک نہ صرف اس دنیا میں بہتری کا ضامن ہے بلکہ آخرت کی دنیا میں بھی بہتری کا ضامن ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی تعلیمات کو فروغ بخشا۔ انھوں نے اپنے صحابہ کرام (اللہ آپ سب سے راضی ہو) کو اس کی تعلیم فرمائی اور ان میں سے کئی ایک ایسے تھے جنھوں نے قرآن پاک کو حفظ بھی کیا۔

(vii) اس مانترا میں بیان کی گئی تمام تر صفات پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لاگو ہوتی ہیں۔

- قرآن پاک سورۃ انبیاء...... سورۃ نمبر 21...... آیت نمبر 107 میں فرماتا ہے کہ:

''اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔''

- قرآن پاک سورۃ سبا...... سورۃ نمبر 34...... آیت نمبر 28 میں فرماتا ہے کہ:

''اے محبُوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔''

- قرآن پاک سورۃ قلم...... سورۃ نمبر 68...... آیت نمبر 4 میں فرماتا ہے کہ:

''اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔''

- قرآن پاک سورۃ احزاب...... سورۃ نمبر 33...... آیت نمبر 21 میں فرماتا ہے کہ:

''بے شک اللہ کا رسول بہترین اخلاق کا مجموعہ ہے۔''

(viii)-(ix) کعبہ کی تعمیر نو کے دوران پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت اور دانش کی وجہ سے عرب قبیلے ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہونے سے بچ گئے...... ان کے درمیان لڑائی کا خطرہ ٹل گیا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف سرزمین عرب کو امن اور سلامتی بخشی بلکہ تمام دنیا کو امن اور سلامتی بخشی۔ حتیٰ کہ فتح مکہ کے دوران بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امن قائم فرمایا...... سلامتی بخشی اور ایک قطرہ خون بہائے بغیر فتح مکہ کا عمل مکمل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بڑے سے

بڑے دشمن کو بھی امان بخشی اور فرمایا کہ:

''آج کے دن تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔''

(x) 1400 برس بیشتر عرب انتہائی جاہل واقع ہوئے تھے اور یہ دور ذور جہالت کہلاتا تھا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیغام کے ذریعے انھیں وقار بخشا اور ان جاہل لوگوں کی جہالت دور کرتے ہوئے انھیں روشنی کا علمبردار بنا دیا۔

(xi) یہ مانترا قرآن پاک کی سورۃ مدثر......سورۃ نمبر 74......آیات نمبر 1 تا 3 کا ترجمہ پیش کرتا ہے کہ:

''اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی برائی بولو۔''

پیغمبر اسلام اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خبردار کیا اور اپنے رب کی عظمت کے بارے میں لوگوں کو باخبر فرمایا۔

(xii) قرآن پاک سورۃ آل عمران......سورۃ نمبر 3......آیت نمبر 159 میں فرماتا ہے کہ:

''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمھارے گرد سے پریشان ہو جائے۔''

یہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم......مہربانی اور شفقت تھی کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوئے وگرنہ عربوں کے دل جیتنا آسان نہ تھا۔

(xiii) یہ مانترا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک دعا ہے......اسی قسم کی ایک دعا قرآن پاک کی آخری سورۃ میں بھی موجود ہے۔

سورۃ الناس......سورۃ نمبر 114......آیات نمبر 1 تا 3

''تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے دلوں میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی۔''

(xiv) آخری مانترا میں ویدا کے رشی ویدا کے پیروکاروں پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرزمین کی تعریف بیان کریں اور ان کی پیروی کریں تاکہ وہ دنیاوی برائیوں سے بچ سکیں۔

ویدوں میں بیان کی گئی جنگیں

اتھاروا ویدا...... کتاب نمبر 20...... آیت نمبر 21...... باب نمبر 6 میں درج ہے کہ:

''وہ بغیر جنگ کیے دس ہزار دشمنوں پر غالب آ گئے۔''

(i) ویدا کی یہ پیشین گوئی مشہور جنگ...... جنگ احزاب بیان کرتی ہے جو پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور حیات میں ہوئی تھی اس جنگ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لڑے بغیر ہی فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس جنگ کا تذکرہ قرآن پاک کی سورۃ احزاب...... سورۃ نمبر 33...... آیت نمبر 22 میں کیا گیا ہے:

''اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے......''

ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوا اور وہ ذوق شوق کے ساتھ تابعداری میں مصروف ہو گئے۔

(ii) ماترا میں سنسکرت کے لفظ ''کارو'' (Karo) کا مطلب ہے ''جس کی تعریف کی گئی ہو'' اس کا جب عربی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کا مطلب بنتا ہے ''احمد''......پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا نام مبارک۔

(iii) ماترا میں بیان کیے گئے 10,000 دشمن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تھے اور مسلمان تعداد میں محض 3000 تھے۔

(iv) ماترا کے آخری الفاظ یہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ لڑے بغیر ہی دشمنوں کو شکست سے دوچار کر دیا گیا۔

فتح مکہ میں دشمنوں کی شکست

اتھاروا ویدا...... کتاب نمبر 20...... باب نمبر 21...... آیت نمبر 7 میں بیان کیا گیا ہے کہ:

''تم اے ہندوستان تم نے 20 بادشاہوں اور 60,099 افراد کو شکست دی جو اس سے جنگ کرنے کے لیے آئے جس کی تعریف کی گئی یا جس کی شہرت دور دور تک تھی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یتیم تھے۔''

(i) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مکہ کی آبادی تقریباً 60,000 تھی۔

(ii) مکہ میں کئی ایک قبیلے آباد تھے۔ ہر ایک قبیلے کا ایک سردار تھا۔ تقریباً 20 سردار تھے جو مکہ کی آبادی پر حکومت کرتے تھے۔

(iii) ایک ''اباندھو'' (Abandhu) کا مطلب ہے بے یار و مددگار ہستی جس کی

شہرت دور دور تک تھی اور جس کی ''تعریف کی گئی تھی'' (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا کی مدد کے ساتھ دشمنوں پر غالب آئے۔ اسی طرح کی پیشین گوئی رگ ویدا...... کتاب نمبر 1...... باب نمبر 53...... آیت نمبر 9 میں بھی کی گئی ہے۔

سنسکرت کا لفظ ششرانہ (Sushrana) استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے ''جس کی تعریف کی گئی'' ہو...... یا جس کی ازحد تعریف کی گئی ہو۔ عربی میں اس کا مطلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

سام وید میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

کتاب نمبر II...... باب نمبر 6...... آیت نمبر 8

''احمد کو اس کے خدا نے دائمی قوانین عطا فرمائے...... میں نے ان سے روشنی پائی جیسے سورج سے روشنی پائی جاتی ہے۔''

اس پیشین گوئی میں یہ تصدیق کی گئی ہے کہ:

(i) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی احمد ہے...... تاہم احمد ایک عربی لفظ ہے۔

(ii) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دائمی قوانین عطا فرمائے گئے تھے...... یعنی شرع شریف۔

(iii) رشی شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے منور ہوا تھا۔

✿ قرآن پاک سبا......سورۃ نمبر 34......آیت نمبر 28 میں فرماتا ہے کہ:

''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا ہے اور ڈر سناتا ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔''

وہ سوالات جو ہندو اکثر اسلام کے بارے میں پوچھتے ہیں

کیا ویدیں الہامی کتب ہیں؟

سوال: اگر اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے ہیں تو ہندوستان میں کون سی کتاب نازل ہوئی تھی؟

کیا ہم ویدوں اور دیگر ہندو مذہبی کتب کو کلام الٰہی تصور کر سکتے ہیں؟

جواب: ہر دور میں الہامی کتب نازل فرمائی گئیں تھیں۔

سورۃ رعد......سورۃ نمبر 13......آیت نمبر 38 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

"ہر دور کے لیے ایک کتاب ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے چار الہامی کتب کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

قرآن پاک میں نام لے کر محض 4 الہامی کتب کا ذکر فرمایا ہے یعنی:

- تورات
- زبور
- انجیل
- قرآن پاک
- تورات وہ الہامی کتاب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی گئی تھی۔

- زبور وہ الہامی کتاب ہے جو حضرت داوٴد علیہ السلام پر نازل فرمائی گئی۔
- انجیل وہ الہامی کتاب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی گئی۔
- قرآن پاک آخری الہامی کتاب ہے جو آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی گئی تھی۔

تمام سابقہ الہامی کتب اپنے اپنے دور کے لوگوں کے لیے مخصوص تھیں۔

قرآن پاک سے پہلے نازل ہونے والی تمام تر الہامی کتب اپنے اپنے دور کے لوگوں کے لیے تھیں اور ایک مخصوص دورانیے تک کارآمد تھیں۔

قرآن پاک تمام تر انسانیت کے لیے نازل فرمایا گیا ہے

چونکہ قرآن پاک آخری الہامی کتاب ہے لہٰذا یہ محض مسلمانوں کے لیے نازل نہیں فرمائی گئی یا محض عربوں کے لیے نازل نہیں فرمائی گئی بلکہ یہ تمام تر انسانیت کے لیے نازل فرمائی گئی ہے۔

سورۃ ابراہیم...... سورۃ نمبر 14...... آیت نمبر 1

درج بالا سورۃ کی آیت نمبر 1 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

''الف۔ لام۔ را۔ یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اجالے میں لاوٴ۔'' (القرآن 14:1)

اسی قسم کا پیغام سورۃ ابراہیم...... سورۃ نمبر 14...... آیت نمبر 52 میں بھی دہرایا گیا ہے۔

''یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور وہ اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔'' (القرآن 14:52)

اسی قسم کا پیغام سورۃ زمر...... سورۃ نمبر 39...... آیت نمبر 41 میں دہرایا گیا ہے۔

''بے شک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اتاری۔'' (القرآن 41:39)

ہندوستان کے لیے کون سی کتاب نازل فرمائی گئی

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:

''ہندوستان میں کون سی الہامی کتاب نازل فرمائی گئی اور کیا ہم ویدوں اور دیگر ہندو مذہب کتب کو الہامی کتب تصور کر سکتے ہیں؟''

چونکہ قرآن پاک اور صحیح حدیث میں ویدوں اور دیگر ہندو مذہبی کتب کے نام نہیں پائے جاتے...... لہٰذا کوئی بھی شخص یہ یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ یہ الہامی کتب تھیں...... یہ الہامی کتب ہو سکتی ہیں اور نہیں بھی ہو سکتیں...... اس بارے میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اگر یہ تصور بھی کر لیا جائے کہ ویدا کلام الٰہی تھا تب بھی آج آپ کو قرآن پاک کی پیروی کرنا ہوگی

اگر یہ تصور بھی کر لیا جائے کہ ویدیں اور دیگر مذہبی کتب کلام الٰہی تھیں۔ لیکن وہ اس دور کے لوگوں کے لیے کارآمد تھیں جس دور کے لوگوں کے لیے یہ نازل ہوئی تھیں اور یہ مخصوص لوگوں اور مخصوص دور کے لیے کارآمد تھیں۔

آج کل تمام تر دنیا کے لوگوں بشمول ہندوستان کو محض خدا کے آخری اور حتمی کلام کی پیروی کرنا ہوگی...... یعنی قرآن پاک کی پیروی کرنا ہوگی۔ چونکہ سابقہ الہامی کتب کو دوام حاصل نہ تھا لہٰذا خدا تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی تھی۔ آج کل کسی بھی بڑے مذہب کی کوئی بھی الہامی کتاب جس کے بارے میں یہ دعویٰ

کیا جا سکتا ہے کہ وہ کلام الٰہی تھی اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہے اور اس میں من مرضی کی تبدیلیاں سرانجام دی جا چکی ہیں کیونکہ ان کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا تھا۔ چونکہ قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے لہٰذا اس کی حفاظت کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

سورۃ حجر...... سورۃ نمبر 15...... آیت نمبر 9

''بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔'' (القرآن 9:15)

۞......۞......۞

کیا رام اور کرشنا خدا کے پیغمبر ہیں؟

سوال اسلام کے مطابق...... پیغمبر یا نبی دنیا کی ہر ایک قوم میں مبعوث فرمائے گئے تھے...... لہٰذا ہندوستان میں کون سا پیغمبر مبعوث فرمایا گیا تھا...... کیا ہم رام اور کرشنا کو خدا کے پیغمبر تسلیم کر سکتے ہیں؟

جواب: ہر قوم میں پیغمبر مبعوث فرمائے گئے تھے۔

۞ قرآن پاک سورۃ فاطر...... سورۃ نمبر 35...... آیت نمبر 24 میں فرماتا ہے کہ:

''اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ڈر سنانے والا گزر چکا۔''

(القرآن 24:35)

۞ اس قسم کا پیغام سورۃ رعد...... سورۃ نمبر 13...... آیت نمبر 7 میں دہرایا گیا ہے کہ:

''تم ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی۔'' (القرآن 7:13)

محض چند ایک پیغمبران کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے

- اللہ تعالیٰ سورۃ النساء......سورۃ نمبر 4......آیت نمبر 164 میں فرماتا ہے کہ:

  ''اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے ہیں اور ان رسولوں کو جس کا ذکر تم سے نہ فرمایا۔'' (القرآن 164:4)

- اسی قسم کا پیغام سورۃ مؤمن......سورۃ نمبر 40......آیت نمبر 78 میں بھی دہرایا گیا ہے کہ:

  ''اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے ہی رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا۔''

  (القرآن 78:40)

قرآن پاک میں خدا کے کچھ پیغمبران کے اسمائے گرامی درج ہیں

قرآن پاک میں محض 25 پیغمبران خدا کے اسمائے گرامی درج ہیں۔ جن میں حضرت آدم علیہ السلام...... حضرت نوح علیہ السلام...... حضرت موسیٰ علیہ السلام......حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہیں۔

1,24,000 سے زائد پیغمبران خدا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک کے مطابق اس دنیا میں 1,24,000 سے زیادہ پیغمبران بھیجے گئے تھے۔

تمام تر سابقہ پیغمبران محض اپنی امت کی ہدایت کے لیے مخصوص تھے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیشتر جتنے بھی پیغمبران دنیا میں تشریف لائے وہ محض اپنی اپنی امتوں کے لیے مخصوص تھے اور ان کی پیروی ایک مخصوص دور تک کے لیے کارآمد تھی۔

- سورۃ آل عمران......سورۃ نمبر 3......آیت نمبر 49

''اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا۔''

(القرآن 49:3)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کے آخری رسول

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے آخری رسول ہیں...... نبی آخرالزماں ہیں۔

- سورۃ احزاب......سورۃ نمبر 33......آیت نمبر 40 میں فرمایا گیا ہے کہ:

''محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔'' (القرآن 40:33)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام تر انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا تھا

چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں...... نبی آخرالزماں ہیں لہٰذا ان کو محض مسلمانوں یا عربوں کے لیے رسول بنا کر نہ بھیجا گیا تھا بلکہ ان کو تمام تر انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا تھا۔

- قرآن پاک سورۃ انبیاء......سورۃ نمبر 21...... آیت نمبر 107 میں فرمایا ہے کہ:

''اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔''

(القرآن 107:21)

- اس قسم کا پیغام سورۃ سبا......سورۃ نمبر 34......آیت نمبر 28 میں دہرایا گیا ہے کہ:

''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔'' (القرآن 28:34)

✪ صحیح بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''ہر ایک نبی اپنی امت کے لیے مبعوث فرمایا گیا لیکن مجھے تمام انسانیت کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔''

ہندوستان میں کون سا پیغمبر مبعوث فرمایا گیا تھا

اس سوال کے بارے میں کہ:

''ہندوستان میں کون سا پیغمبر مبعوث فرمایا گیا تھا؟''

اور

''کیا ہم رام اور کرشنا کو خدا کے پیغمبر تسلیم کر سکتے ہیں؟''

یہ عرض ہے کہ قرآن پاک یا حدیث مبارکہ میں کسی قسم کا کوئی ذکر نہیں فرمایا گیا کہ ہندوستان میں کون سا پیغمبر مبعوث فرمایا گیا تھا۔ چونکہ رام اور کرشنا کے نام قرآن پاک یا حدیث مبارکہ میں نہیں پائے جائے لہٰذا کوئی بھی شخص پورے وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ:

''وہ خدا کے پیغمبر تھے یا نہیں تھے۔''

کچھ مسلمان بالخصوص کئی مسلم سیاستدان جو ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں...... وہ کہتے ہیں رام علیہ السلام...... یہ وطیرہ بالکل غلط ہے کیونکہ قرآن پاک اور حدیث مبارکہ اس امر کا کوئی ثبوت مہیا نہیں کرتی کہ وہ خدا کا پیغمبر تھا۔ تاہم کوئی بھی

شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ:

''عین ممکن ہے کہ وہ خدا کے پیغمبر ہوں۔''

اگر رام اور کرشنا پیغمبر تھے تو پھر بھی آج ہمیں نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنی ہے

اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ رام اور کرشنا خدا کے پیغمبر تھے تب یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے دور کے لوگوں کے لیے مبعوث فرمائے گئے تھے اور وہ ایک مخصوص دورانیے تک کے لیے پیغمبر تھے۔ آج تمام تر دنیا میں آباد تمام تر انسانیت کو بشمول ہندوستان...... نبی آخرالزماں، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنی چاہیے۔

ہندومت میں اوتار اور پیغام بر

ہندوستان میں پیغمبران خدا کا کوئی نظریہ...... کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ تاہم ان میں اوتار کا تصور...... اوتار کا نظریہ ضرور پایا جاتا ہے...... اوتار سنسکرت کی اصطلاح ہے...... اوتار مطلب ہے ''نیچے آنا'' یا ''نیچے نزول ہونا''...... اوکسفورڈ ڈکشنری میں (ہندومت کے حوالے سے) اوتار کے جو معانی بیان کیے گئے ہیں انھیں سادہ اور آسان الفاظ میں کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ:

> ''اوتار کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جسمانی حالت میں زمین پر نزول فرماتا ہے۔''

ہندومت میں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ زمین پر نزول فرماتا ہے کسی جسمانی حالت میں مذہب کو بچانے کی خاطر یا نمونہ پیش کرنے یا انسانیت کے لیے قوانین عطا کرنے کی خاطر...... ویدوں میں کسی بھی جگہ اوتاروں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ہندوؤں کی مقبول ترین اور ہندومت میں کثرت کے ساتھ پڑھی جانے والی بھگودوید گیتا......سورۃ نمبر 4......آیات نمبر 7 اور 8 میں درج ہے کہ:

"جب بھی اور جہاں کہیں بھی مذہب پر عمل درآمد زوال پذیری کا شکار ہوتا ہے اس وقت میں بذات خود نزول فرماتا ہوں۔"

"بدکرداروں کو نیست و نابود کرنے اور مذہب کے قوانین دوبارہ بحال کرنے کے لیے...... میں بذات خود نمودار ہوتا ہوں...... ہزاروں برس...... ہزاروں برس بعد۔"

لہٰذا بھگودوید گیتا کے مطابق...... خدا اوتار کا روپ دھارتا ہے تاکہ بدکرداروں کو نیست و نابود کرے اور مذہب یا اصولوں کو دوبارہ بحال کرے۔

پرانا کے مطابق کئی سو اوتار ہیں لیکن وشنو دس اوتار رکھتا ہے۔

(i) متسیا اوتار (Matsya Avatar)......مچھلی کی شکل میں

(ii) کرم اوتار (Kurm Avatar)...... کچھوے کی شکل میں

(iii) واراہ اوتار (Varah Avatar)......سور کی شکل میں

(iv) نراسیما اوتار (Narasimha Avatar)...... آدھے آدمی اور آدھے شیر کی شکل میں

(v) وامانا اوتار (Vamana Avatar)...... برہمن کی شکل میں

(vi) پراشو آرام اوتار (Parashuaram Avatar)...... پراشو راما کی شکل میں

(vii) راما اوتار (Rama Avatar)......راما کی شکل میں

(viii) کرشنا اوتار (Krishna Avatar)......کرشنا کی شکل میں...... گیتا کا ہیرو

(ix) بدھا اوتار (Buddha Avatar)...... گوتم بدھ کی شکل میں

(x) کالکی اوتار (Kalki Avatar)......کالکی کی شکل میں

(رگ ویدا سمہتی ...... والیم نمبر xii...... صفحہ نمبر 4309...... سوامی سیتا پراکش سراس وتی اور سیتا کام ودھیالانک)

یہ تمام تر مذہبی کتب اپنے قارئین کو بتا رہی ہیں کہ اگرچہ چیزیں اتنی واضح کر دی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ سچائی سے دور ہو جاتے ہیں۔

عقیدۂ حلول (Anthropomorphism)

خدا کا انسانی شکل یا انسانی جسم میں ظاہر ہونا

✿ خدا کو انسانوں کو سمجھنے کے لیے انسانی شکل اختیار کرنے کی کوئی ضرورت درپیش نہیں ہے۔

بہت سے دیگر مذاہب کبھی کبھار اس فلسفے پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا انسانی شکل اختیار کرتا ہے...... وہ اس کے لیے یہ منطق پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قدر پاک اور مقدس ہے کہ وہ انسانی مشکلات...... انسانی خامیاں...... انسانی مشکلات اور انسانی احساسات وغیرہ سے ناآشنا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ ایک شخص کو جب چوٹ لگتی ہے تو وہ کیسا محسوس کرتا ہے یا جب وہ کسی تکلیف یا مصیبت میں گرفتار ہو تو کیسا محسوس کرتا ہے وغیرہ۔ وغیرہ۔ لہٰذا انسانوں کے لیے قوانین مرتب کرنے کی غرض سے وہ زمین پر نزول فرماتا ہے اور انسانی شکل میں نزول فرماتا ہے...... یہ بظاہر ایک اچھی منطق دکھائی دیتی ہے۔

تخلیق کنندہ ہدایتی کتابچہ تیار کرتا ہے

فرض کریں کہ میں ایک ٹیپ ریکارڈر تیار کرتا ہوں۔ کیا مجھے یہ جاننے کے لیے کہ ٹیپ ریکارڈر کے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ بذات خود ٹیپ ریکارڈر بننا ہوگا۔ میں ایک ہدایاتی کتابچہ تیار کروں گا۔ آڈیو کیسٹ سننے کی غرض سے کیسٹ داخل

کریں اور پلے کا بٹن دبائیں۔ ٹیپ ریکارڈر کو بند کرنے کی غرض سے...... بند کرنے والا بٹن دبائیں...... اسے اونچائی سے نیچے مت گرائیں ورنہ اس کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے...... اسے پانی میں مت ڈالیں ورنہ یہ برباد ہو جائے گی...... ضائع ہو جائے گی۔ میں ایک ہدایتی کتابچہ تحریر کروں گا کہ اس ٹیپ ریکارڈر کے ضمن میں یہ کرنا ہے اور وہ نہیں کرنا ہے۔

قرآن پاک انسانوں کے لیے ہدایتی کتابچہ ہے

اسی طرح ہمارا خدا اور ہمارا تخلیق کنندہ...... ہمارا اللہ تعالیٰ...... اسے یہ جاننے کے لیے کہ اس کے بندوں کے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے انسانی شکل میں زمین پر نزول فرمانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اس نے محض ہدایتی کتابچہ جاری کرنا ہے اور انسانوں کے لیے آخری اور حتمی ہدایاتی کتاب قرآن پاک ہے۔

انسانوں کو جو کچھ کرنا ہے اور جو کچھ نہیں کرنا وہ سب کچھ اس میں درج ہے۔

اللہ تعالیٰ پیغمبران مبعوث فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ کو ہدایاتی کتابچہ تحریر کرنے کے لیے بذات خود نیچے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو منتخب کرتا ہے تاکہ وہ اس کا پیغام اس کے دیگر بندوں تک پہنچائے اور اپنے اس منتخب بندے کے ساتھ اونچی سطح پر بذریعہ وحی رابطہ رکھتا ہے۔ یہ منتخب بندے خدا کے پیغمبران کہلاتے ہیں۔

زندگی بعد از موت...... آخرت کی زندگی

✡ سورۃ بقرہ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 28 میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

"بھلا تم کیونکر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمھیں زندہ کیا۔ پھر تمھیں مارے گا پھر تمھیں دوبارہ زندہ کرے

گا۔ پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔"

اسلامی نظریے کے تحت انسان اس دنیا میں محض ایک مرتبہ آتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے...... اسے دوبارہ قیامت کے روز اٹھایا جائے گا...... زندہ کیا جائے گا اور اس نے اس دنیا میں جو کام کیے ہوں گے اور جو اعمال سرانجام دیے ہوں گے ان کی جزا وسزا کے نتیجے میں اسے جنت یا جہنّم میں داخل کیا جائے گا۔

✿ دنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے لیے...... ابدی زندگی کے لیے ایک امتحان ہے۔

سورۃ **ملک**...... سورۃ نمبر 67...... آیت نمبر 2 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

"وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو۔ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔"

اس دنیا میں ہم جو زندگی بسر کرتے ہیں وہ آخرت کا امتحان ہے۔ اگر ہم اللہ کے احکامات کی پیروی کریں گے...... اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں گے تو ہم انشاء اللہ اس امتحان میں کامیاب ہوں گے اور انشاء اللہ جنت میں داخل کیے جائیں گے جو ابدی سکون اور راحت کا مقام ہے...... اگر ہم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی نہیں کریں گے...... اس کے احکامات کو خاطر میں نہ لائیں گے...... نظر انداز کر دیں گے اور اس امتحان میں ناکام ثابت ہوں گے تب ہم خدانخواستہ جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔

یوم قیامت...... بدلے کا دن

قرآن پاک سورۃ آل عمران...... سورۃ نمبر 3...... آیت نمبر 185 میں فرماتا ہے کہ:

''ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمھارے بدلے تو قیامت ہی کو
پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل ہو گیا وہ
مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔''

✿ جنت......

جنت امن وسکون...... راحت و آرام کی جگہ ہے...... عربی میں جنت کے لغوی معانی ہیں ''باغ''...... قرآن پاک جنت کے بارے میں مفصل ذکر فرماتا ہے...... جنت وہ مقام ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں...... دودھ کی نہریں بہتی ہیں......شہد کی نہریں بہتی ہیں...... جنت میں ہر قسم کا پھل موجود ہے...... جنت میں کسی قسم کا رنج وغم اور تھکان نہ ہوگی نہ ہی کوئی فضول گفتگو سنائی دے گی...... جنت میں کوئی تکلیف نہ ہوگی...... محض سکون ہی سکون اور راحت ہی راحت ہوگی۔

✿ جہنّم

جہنّم اذیت کا مقام ہے جہاں پر لوگ ابدی اذیت میں گرفتار رہیں گے۔ زیادہ تر ذکر جہنّم کی آگ کے بارے میں کیا گیا ہے...... وہ آگ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

✿ یہ پونر جنم...... پیدائش نو...... دوبارہ پیدائش...... دوسرے جنم کا کوئی چکر نہیں ہے بلکہ زندگی بعد از موت ہے...... آخرت کی زندگی ہے...... ابدی زندگی ہے۔

''دوبارہ پیدائش'' کے نظریے کے لیے جو لفظ استعمال کیا جاتا ہے وہ پونر جنم (Punar Janam) ہے۔ سنسکرت میں پونر یا پونا کے معانی ہیں ''اگلی مرتبہ'' یا ''دوبارہ'' اور جنم کے معانی ہیں ''زندگی''۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بار بار زندگی سے مستفید ہونا۔ ویدوں کے علاوہ ہندوؤں کی دیگر مذہبی کتب میں پونر جنم کے بارے

میں جو حوالے دیے گئے ہیں اگر آخرت کی زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا مطالعہ کیا جائے بشمول بھگود وید گیتا اور اپنشد...... یہ ہمیں اگلی زندگی کے نظریے سے روشناس کرواتے ہیں...... یا دوسری زندگی...... یا دوسرے جنم سے روشناس کرواتے ہیں لیکن بار بار زندگی سے مستفید ہونے کے نظریے سے روشناس نہیں کرواتے۔

بار بار جنم لینے کا نظریہ ویدک دور کے بعد منظر عام پر آیا تھا۔

- زندگی بعد از موت کا ذکر ویدوں میں بھی آیا ہے۔
- ویدوں میں سورگ (Swarg)...... یعنی جنت کا ذکر بھی آیا ہے...... یہ ذکر ویدوں میں کئی ایک مقامات پر آیا ہے بشمول اتھاروا ویدا...... کتاب نمبر 4...... باب نمبر 34...... آیت نمبر 6 (دیوی چند)

"اس میں مکھن، شہد، دودھ، آب مقطر اور دہی کی نہریں بہتی ہیں جو راحت و سکون میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ مختلف طریقوں سے روح کو تقویت پہنچاتے ہوئے ان چیزوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

ہندوؤں کی درج ذیل کتب میں بھی جنت کا ذکر آیا ہے۔

اتھارویدا...... کتاب نمبر 4...... سورۃ نمبر 34...... آیت نمبر 6 (وید پرا)

اتھارویدا...... کتاب نمبر 4...... سورۃ نمبر 34...... آیت نمبر 2

اتھارویدا...... کتاب نمبر 2...... سورۃ نمبر 34...... آیت نمبر 5

اتھارویدا...... کتاب نمبر 6...... سورۃ نمبر 122...... آیت نمبر 3

رگ ویدا...... کتاب نمبر 10...... سورۃ نمبر 95...... آیت نمبر 18

- ویدوں میں نرکھ (جہنم) کا ذکر

نرکھ یا جہنم کا ذکر ویدوں میں بھی آیا ہے اور اس کے لیے سنسکرت کا جو لفظ

استعمال کیا گیا ہے وہ ''نراکس تھانم'' (Narakas Thanam) رگ ویدا......
کتاب نمبر 4......سورۃ نمبر 5......آیت نمبر میں بیان کیا گیا ہے کہ:

''جو خدا کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور قوانین توڑتے ہیں وہ آگ میں جھونکے جائیں گے۔''

تقدیر

- تقدیر کا نظریہ......اسلام میں قدر

قدر تقدیر کا نظریہ ہے۔ انسانی زندگی کے کئی ایک پہلو ہمارے خالق اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے پہلے سے مقرر رکھے ہیں......مثلاً کوئی انسان کب اور کہاں پیدا ہوگا......کب اور کہاں جنم لے گا......وہ کن حالات کے تحت جنم لے گا......وہ کتنی دیر تک اس دنیا میں حیات رہے گا اور کہاں پر اس کی موت واقع ہوگی۔

- مختلف افراد کے مابین مختلف امتیازات کا منطقی نظریہ

ہندومت میں دو افراد کے درمیان پیدائشی فرق......مثال کے طور پر ایک بچہ صحت مند پیدا ہوتا ہے جبکہ دوسرا بچہ معذور پیدا ہوتا ہے......ایک بچہ ایک امیر گھرانے میں جنم لیتا ہے جبکہ دوسرا بچہ ایک غریب گھرانے میں جنم لیتا ہے......پہلے جنم کے اعمال پر منحصر ہوتا ہے۔ دوبارہ پیدائش......دوسرے جنم کا کوئی سائنس یا منطقی ثبوت موجود نہیں ہے۔

- اسلامی نظریے کے تحت مختلف افراد کے درمیان ان امتیازات کے بارے میں قرآن پاک کی سورۃ ملک......سورۃ نمبر 67......آیت نمبر 2 میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

''وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں

کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔"

یہ دنیاوی زندگی جو ہم بسر کرتے ہیں وہ آخرت کا امتحان ہے۔

قرآن پاک میں کئی ایک آیات موجود ہیں جو واضح طور پر یہ بیان فرماتی ہیں کہ ہمارا خالق اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے ہماری آزمائش فرماتا ہے۔

- سورۃ البقرہ......سورۃ نمبر 2......آیت نمبر 214 میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

"کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے۔ ابھی تم پر اگلوں کی سی روداد نہ آئی۔ پہنچی انھیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد۔ سن لو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔"

- قرآن پاک سورۃ عنکبوت......سورۃ نمبر 29......آیت نمبر 2 میں فرماتا ہے کہ:

"کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔"

- قرآن پاک سورۃ انبیاء......سورۃ نمبر 21......آیت نمبر 35 میں فرماتا ہے کہ:

"ہر جان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمھیں لوٹ کر آنا ہے۔"

- قرآن پاک سورۃ البقرہ......سورۃ نمبر 2......آیت نمبر 155 میں فرماتا ہے کہ:

"اور ضرور ہم تمھیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوش خبری سنا ان صبر

والوں کو۔"

- سورۃ انفال......سورۃ نمبر 8...... آیت نمبر 28 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:
"اور جان رکھو کہ تمھارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔"

ہندومت میں زندگی بعداز موت

- ہندومت میں دوسرے جنم کا نظریہ...... ازسرنو تجسم ...... نیا جسم حاصل کرنا یا روح کا تناسخ واقع ہونا......روح کا دوسرے قالب میں ڈھلنا۔
- ہندومت پیدائش کے ایک تسلسل پر یقین رکھتا ہے......موت اور نیا جنم...... جس کو سمسارا (Samsara) کہا جاتا ہے۔ سمسارا یا نیا جنم از سرنو تجسیم (نیا جسم حاصل کرنے) کا نظریہ کہلاتا ہے یا روح کے تناسخ (روح کا دوسرے قالب میں ڈھلنا) کا نظریہ کہلاتا ہے اور یہ ہندومت کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس نظریے کے مطابق ایک انسان اور دوسرے انسان میں جو فرق پایا جاتا ہے حتیٰ کہ پیدائشی فرق مثلاً ایک بچہ صحت مند پیدا ہوتا ہے اور ایک بچہ معذور یا اندھا پیدا ہوتا ہے...... ایسا اپنے کرما کی بنا پر ہوتا ہے...... یعنی ان اعمال کی بنا پر ہوتا ہے جو اس نے گزشتہ جنم میں سرانجام دیے ہوتے ہیں۔ چونکہ تمام تر اعمال اس زندگی میں بار آور نہیں ہو سکتے...... اس زندگی میں ان کا پھل نہیں مل سکتا...... لہٰذا ایک اور جنم کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔
- یہ نظریہ اپنشد...... حصّہ چہارم......سورۃ نمبر 4...... آیت نمبر میں بیان کیا گیا ہے کہ:

"جس طرح ایک تتلی ایک پھول سے رس چوس کر دوسرے پھول کا رخ کرتی ہے اسی طرح روح اپنے جسم سے نکل کر ایک نئے جنم میں وجود پذیر ہوتی ہے۔"

- کرما (Karma)

کرما سے مراد ہے عمل...... عمل یا سرگرمی اور یہ نہ صرف ان اعمال کا احاطہ کرتا ہے جو جسم سرانجام دیتا ہے بلکہ ان اعمال کا احاطہ بھی کرتا ہے جو ذہن سرانجام دیتا ہے۔ کرما درحقیقت عمل اور ردعمل ہے۔ اس کو اس محاورے کے تحت واضح کیا گیا ہے کہ:

"جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔"

ایک کسان گندم بو کر چاولوں کے حصول کی امید نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہر ایک اچھی سوچ یا اچھا کام اسی قسم کے عمل کا متقاضی ہوتا ہے جو ہماری آئندہ زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ناقص سوچ اور برے کام ہمیں نقصان سے دوچار کرنے کے لیے واپس آتے ہیں...... اس زندگی میں یا آئندہ زندگی میں۔

- دھرما...... نیک اعمال

دھرما سے مراد نیک اعمال...... نیک ذمہ داریاں ہیں۔ ایک فرد کے لیے کیا بہتر ہے...... ایک خاندان کے لیے کیا بہتر ہے...... ایک گروہ یا ایک برادری کے لیے کیا بہتر ہے...... اور دنیا کے لیے کیا بہتر ہے...... یہ سب کچھ اس میں شامل ہے۔ اچھی کرما زندگی کے حصول کے لیے دھرما کے عین مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے وگرنہ اس کا نتیجہ برے کرما کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ دھرما موجودہ زندگی پر اثر انداز ہونے کے علاوہ مستقبل کی زندگی پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔

- مکشا (Moksha)...... دوبارہ جنم کے تسلسل سے آزادی

مکشا کا مطلب ہے دوبارہ جنم کے تسلسل سے آزادی...... یعنی سمسارا۔ ہر ایک ہندو کا قطعی مقصد یہ ہے کہ ایک نہ ایک دن دوبارہ جنم کا تسلسل ختم ہو جائے گا اور ان کو دوبارہ جنم نصیب نہ ہوگا۔ یہ محض اس وقت ممکن ہوگا جبکہ کوئی کرما موجود نہ ہوگا جس کی بنا پر کسی فرد کو نیا جنم بخشا جائے...... یعنی اپنا اچھا اور برا کرما کھو بیٹھتا ہے۔

- دوبارہ پیدائش کا ذکر ویدوں میں نہیں ہے

دوبارہ جنم کا نظریہ کسی بھی ویدا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ روحوں کے لیے جسم حاصل کرنے کا نظریہ موجود نہیں ہے۔

سوال: اگر خدا انصاف پسند ہے تو پھر ایسا کیوں ہے کہ کچھ بچے صحت مند پیدا ہوتے ہیں جبکہ کچھ بچے نقائص لیے پیدا ہوتے ہیں...... مثلاً گونگے اور بہرے...... کچھ بچے امیر گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں جبکہ کچھ بچے غریب گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں؟

جواب:

- یہ زندگی آخرت کا امتحان ہے۔ اس کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ ملک...... سورۃ نمبر 67...... آیت نمبر 2 میں بیان فرمایا گیا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اپنے مختلف بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے...... ان کی آزمائش مختلف طریقوں سے کرتا ہے۔

ہر برس امتحانی پرچہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے مختلف بندوں کی آزمائش مختلف طریقوں سے کرتا ہے۔ اپنے کچھ بندوں کو وہ صحت کی دولت سے نوازتا ہے اور کچھ بندوں کو معذور پیدا فرماتا ہے۔ اپنے کچھ بندوں کو وہ دولت عطا کرتا ہے اور کچھ بندوں کو غربت عطا کرتا ہے۔

- فیصلہ اس امتحان کی مشکلات کے پیشِ نظر کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو سہولتیں اور جو خصوصیات عطا فرمائی ہیں انھیں سہولتوں اور خصوصیات کے تناظر میں فیصلہ فرمایا جائے گا۔ اگر امتحان مشکل ہوگا تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتے وقت نرم رویہ اختیار فرمائیں گے اور اگر امتحان آسان ہوا تب بھی فیصلہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ نرم رویہ اختیار فرمائیں گے۔ مثال کے طور پر ایک غریب بندے پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور جہاں تک زکوٰۃ ادا کرنے کا تعلّق ہے اس سلسلے میں اسے پورے نمبر ملیں گے۔ دوسری طرف ایک امیر بندے پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ بہت سے امیر لوگ اس فرض سے سبکدوش نہیں ہوتے یا حقیقی زکوٰۃ سے کم زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا جہاں تک زکوٰۃ ادا کرنے کا تعلّق ہے تو وہ کم نمبر حاصل کریں گے۔

- اللہ تعالیٰ کچھ بچوں کو پیدائشی نقائص کے ہمراہ اس دنیا میں بھیجتا ہے...... کچھ بچے گونگے اور بہرے پیدا ہوتے ہیں...... کچھ بچے دیگر معذوری لیے پیدا ہوتے ہیں۔ اس نقص یا اس معذوری کے لیے نوزائیدہ بچہ ذمہ نہیں ہے۔ ایسی صورت میں عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کا امتحان لے رہا ہوتا ہو کہ کیا وہ اس سانحے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک سورۃ انفال...... سورۃ نمبر 8...... آیت نمبر 28 میں بیان فرماتا ہے۔

"اور جان رکھو کہ تمھارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔"

سوال: ہندو پنڈت اور مفکرین اس امر سے اتفاق کرتے ہیں کہ ویدوں اور دیگر مذہبی ہندو کتب میں بتوں کی پوجا کی ممانعت کی گئی ہے۔ لیکن ابتداء میں چونکہ ذہن

پختہ کار نہیں ہوتا تو عبادت اور پوجا پاٹ کے دوران توجہ مرکوز کرنے کی غرض سے ایک بت درکار ہوتا ہے۔ لیکن جب ذہن شعور کی بلند سطح پر پہنچ جاتا ہے تب توجہ مرکوز کرنے کی غرض سے بت کی ضرورت درپیش نہیں ہوتی۔

جواب: اگر محض اپنی توجہ مرکوز کرنے کے لیے ابتدائی مدارج میں بت درکار ہوتا ہے اور مابعد جب ذہن شعور کی بلند تر سطح پر پہنچ جاتا ہے اس وقت بت درکار نہیں ہوتا تب میں یہ کہوں گا کہ مسلمان پہلے ہی شعور کی بلند تر سطح حاصل کر چکے ہیں کیونکہ ہم جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو ہمیں کسی بت یا مجسمے کی ضرورت درپیش نہیں ہوتی۔

✿ آسمان پر گھن گرج کیوں ہوتی ہے۔

جب میں انٹرنیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن میں ایک سوامی کے ساتھ مصروف گفتگو تھا تو اس سوامی نے بتایا کہ جب ہمارا بچہ یہ سوال کرتا ہے کہ:

''آسمان پر گھن گرج کیوں ہوتی ہے؟''

تو ہم جواب دیتے ہیں کہ:

''اماں چکی پیس رہی ہے۔''

یعنی آسمانوں پر اماں (دادی اماں) آٹا پیس رہی ہے اور چونکہ وہ بہت چھوٹا ہوتا ہے اس لیے وہ سمجھ نہیں سکتا...... بالکل اسی طرح ابتدائی مدارج میں لوگوں کو توجہ مرکوز کرنے کی خاطر بت کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔

اسلام جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ اسلام وقت گزاری کے لیے بھی جھوٹ بولنے کی عادت فراہم نہیں کرتا۔ میں کبھی بھی اپنے بچے کو ایسا غلط جواب نہیں دوں گا کیونکہ مابعد بچہ جب شعور کی منازل طے کرتا ہوا آسمان پر بادلوں کی گھن گرج کی حقیقت سے آگاہ ہو جائے گا تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوگا کہ میرے باپ نے میرے ساتھ جھوٹ بولا تھا۔ اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ بچے کچھ مشکل

چیزوں کونہیں سمجھ سکتے تب آپ اس کو آسان اور سادہ زبان میں بھی جواب دے سکتے ہیں اور بچے کو کبھی بھی غلط یا جھوٹ پر مبنی جواب نہیں دینا چاہیے۔ اگر بچے کے کسی سوال کا جواب آپ کو نہ بھی آتا ہو تو آپ میں اتنی جرأت موجود ہونی چاہیے کہ آپ سچ کا اظہار کرتے ہوئے بچے سے کہہ سکیں کہ:

''میں نہیں جانتا۔''

اگرچہ کچھ بچے اس جواب سے مطمئن نہ ہوں گے لیکن آپ کو بہرحال سچ بولنا چاہیے...... اگر یہی جواب میرے بچے کو دیا جائے تو وہ کہے گا کہ:

''آپ کو کیوں میرے سوال کا جواب نہیں آتا۔''

لہٰذا آپ کا یہ فرض ہوگا کہ آپ اپنی قابلیت بھی بڑھائیں اور اپنے بچے کی قابلیت بھی بڑھائیں۔

✿ (وہ بچے جو اوّل جماعت میں اس امر پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے کہ 2 جمع 2...... چار ہوتے ہیں (2 + 2 = 4) بت درکار رکھتے ہیں وہ جماعت اوّل سے لے کر جماعت دہم تک یہی عمل درآمد درکار رکھیں گے)

کچھ پنڈت پوجا پاٹ کے اس نظریے سے مجھے قائل کرنے کی خاطر یہ کہتے ہیں کہ جماعت اوّل میں بچے کو یہ بنیادی سبق دیا جاتا ہے کہ ایک بت کی مدد سے اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے خدا کی پوجا کی جائے لیکن مابعد جب وہ اپنی گریجوایشن مکمل کر لیتا ہے تب اسے خدا کی پوجا کرنے کی غرض سے اپنی توجہ مرکوز کرنے کے لیے کسی بت کی ضرورت درپیش نہ ہوگی۔

ایک اہم حقیقت جو زیرِ غور رکھنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی مخصوص مضمون کی بنیادیں مضبوط ہوں گی تب ہی مستقبل میں اس مضمون میں سبقت حاصل کرنے کی امید کی جاسکتی ہے...... مثال کے طور پر جماعت اوّل کا ریاضی کا استاد طلباء کو یہ درس دیتا ہے دو جمع دو چار ہوتے ہیں...... قطع نظر اس امر کے کہ طالب علم

اسکول پاس کرتا ہے...... یا گریجوایشن پاس کرتا ہے...... یا پی ایچ ڈی کا امتحان پاس کرتا ہے...... ریاضی میں دو جمع دو کی بنیادیں وہی رہیں گی...... اور دو جمع دو پانچ یا چھ کبھی نہیں ہوگا۔ بڑی جماعتوں میں طلباء الجبراء...... ٹریگنومیٹری اور لاگ ارتھ ازم کے بارے میں پڑھ سکتے ہیں لیکن جمع کی بنیاد ہنوز وہی رہے گی۔ اگر کلاس اوّل کا استاد بذات خود غلط بنیادوں کا درس دیتا ہے...... وہ کیسے امید کر سکتا ہے کہ مستقبل میں بچے اس مضمون میں سبقت حاصل کریں؟

تصور خدا کے بارے میں ویدوں کا یہ بنیادی اصول ہے کہ خدا کی کوئی شکل وصورت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت جاننے کے بعد بھی مفکرین لوگوں کو غلط عمل اختیار کرنے پر کیسے خاموش رہ سکتے ہیں۔

کیا آپ اپنے بچے کو جو جماعت اوّل میں زیر تعلیم ہے یہ بتائیں گے کہ دو جمع دو چار نہیں ہوتے بلکہ پانچ یا چھ ہوتے ہیں اور اس کو حقیقت اس وقت بتاتے ہیں جب وہ اسکول کا دور ختم کر لیتا ہے۔ درحقیقت اگر وہ کوئی غلطی کرے تو آپ اس کی غلطی کی اصلاح کریں گے اور اس کو بتائیں گے کہ دو جمع دو چار ہوتا ہے اور یہ انتظار نہیں کریں گے کہ وہ گریجوایشن کرے تب آپ اسے بتائیں۔ اگر آپ ابتدائی مراحل میں اس کی تصحیح سرانجام نہ دیں گے تو آپ اس کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیں گے۔

سوال: بہت سے غیر مسلم مسلمانوں پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ جب اسلام بت پرستی کے خلاف ہے تب مسلمان اپنی نماز کے دوران کیوں کعبہ کی پوجا کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں؟

جواب:

کعبہ قبلہ شریف ہے...... ایک سمت ہے

نماز کے دوران مسلمان کعبہ شریف کی پوجا نہیں کرتے بلکہ کعبہ شریف قبلہ

شریف ہے...... وہ ایک سمت ہے جس طرف منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں...... اور ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کے سامنے نہیں جھکتے...... اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

اسلام اتفاق و اتحاد پر یقین رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر مسلمان نماز ادا کرنا چاہیں...... کچھ مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم شمال کی جانب منہ کر کے نماز ادا کریں گے...... کچھ مسلمان یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم مشرق کی جانب منہ کر نماز ادا کریں گے...... لہٰذا اتفاق و اتحاد قائم رکھنے کی غرض سے مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ وہ محض ایک ہی سمت کی جانب منہ کر کے نماز ادا کریں...... یعنی کعبہ شریف کی جانب منہ کر کے نماز ادا کریں۔

کعبہ شریف زمین کا مرکز ہے

سب سے پہلے مسلمانوں نے دنیا کا نقشہ بنایا تھا اور کعبہ شریف اس کا مرکز تھا...... اس کے درمیان میں واقع تھا۔ مابعد اہل مغرب نے بھی دنیا کے نقشے بنائے لیکن کعبہ شریف دنیا کے نقشے میں دنیا کا مرکز ہی رہا۔

کعبہ شریف کے گرد طواف خدا کے ایک ہونے کا اظہار ہے

جب مسلمان مکہ شریف میں واقع مسجد حرم میں جاتے ہیں...... ہم کعبہ شریف کے گرد طواف کرتے ہیں...... اسے طواف کعبہ کہا جاتا ہے...... یعنی کعبہ شریف کے گرد چکر لگاتے ہیں جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ چونکہ ہر ایک دائرہ ایک مرکز رکھتا ہے...... بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اسی اللہ کی عبادت کرنی چاہیے...... اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حصّہ دوم

انسانوں کے لیے گوشت خوری
جائز ہے یا ناجائز؟

ایک مناظرہ

ڈاکٹر ذاکر نائک
مسٹر رشمی بھائی زاویری

(ڈاکٹر محمد)

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان انتہائی رحم کرنے والا ہے۔

مسٹر وائی۔ پی۔ تریویدی ...... اس شام کے مہمان خصوصی ...... مسٹر راشمی بھائی زاویری ...... ڈاکٹر ذاکر نائک ...... مسٹر چمن بھائی وُہرہ ...... مسٹر دھن راج سلیچا ...... معزز مہمان گرامی ...... خواتین وحضرات ...... السلام علیکم ...... آپ پر سلامتی ہو۔

منتظمین کی جانب سے ...... ہندوستانی سبزی خور کانگرس ...... اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن اور رُشبھ فاؤنڈیشن ...... میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں ...... آج کے مثالی پروگرام ...... آج کی مثالی تقریب میں خوش آمدید کہتا ہوں ...... آج کے موضوع پر ایک عوامی مباحثے میں خوش آمدید کہتا ہوں ...... آج کے مباحثے کا موضوع یہ ہے کہ:

''کیا انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز ہے؟''

یہ مباحثہ ایک دوستانہ ماحول میں ہو رہا ہے ...... اس مباحثے میں شریک تمام تر احباب کے مابین ہم آہنگی اور دوستانہ ماحول پایا جاتا ہے۔ میں ...... ڈاکٹر محمد نائک ...... میں اس مباحثے کے کوآرڈی نیٹر کے فرائض سرانجام دوں گا ...... لہٰذا میں ایک غیر جانبدار فرد کا کردار ادا کروں گا ...... یہ میرا ایک مقدس فرض ہے کہ میں اس اجلاس کو ایک مناسب اور منصفانہ ماحول مہیا کروں اور یہ ایک مناسب اور منصفانہ ماحول میں جاری وساری رہے۔ لہٰذا میں اپنے دونوں مقررین کے علاوہ سامعین سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس تقریب کا وقار بحال رکھیں اور ایک صحت مند ماحول اس مباحثے کے لیے مہیا کریں۔ اب ہم ہندوستانی سبزی خور کانگرس کے سابق صدر مسٹر جیانتی لال، آر دوشی کا استقبال کرتے ہوئے انھیں آج کی شام کے مہمان

خصوصی کو متعارف کروانے کے فرائض سونپیں گے۔ آج کے مہمان خصوصی مسٹر وائے۔ پی۔ ترویدی ہیں۔

(تالیاں)

(مسٹر جیانتی لعل دوشی)

مسٹر وائی۔ پی۔ ترویدی سپریم کورٹ آف انڈیا کے ایک سینئر ایڈووکیٹ ہیں اور ممبئی کے ایک نامور ٹیکس ماہر بھی ہیں۔ معاشی میدان میں بھی ان کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ وہ انڈین مرکنٹائل چیمبرز کے سابق صدر ہیں اور دیگر کئی ایک اداروں...... ٹریڈ اور انڈسٹری باڈی کے فعال رکن بھی ہیں...... پیشہ وارانہ میدان میں...... وہ چیمبر آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کنسلٹنٹ کے صدر تھے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ٹربیونل کے علاوہ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر تھے...... سیاسی میدان میں وہ مدھیہ پرادیش کانگرس کمیٹی بی آر سی سی کے ٹریڈر ہیں۔ وہ بہت سی پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے چیئرمین اور ڈائریکٹر بھی ہیں...... تعلیمی میدان میں وہ بمبئی یونیورسٹی سے منسلک رہے ہیں۔ اُن کے کئی ایک آرٹیکل مختلف اخبارات اور رسائل کی زینت بنتے ہیں۔ انھوں نے روٹری لائن کلب...... ائیر انڈیا...... اور دور درشن سے خطابات بھی کیے ہیں...... شکریہ

✡......✡......✡

(ڈاکٹر محمد)

اب مسٹر دھن راج سلیچا...... صدر رُشبھ فاؤنڈیشن ہمارے معزز مہمان خصوصی کا استقبال کرتے ہوئے انھیں ہار پہنائیں گے۔

(تالیاں)

✡......✡......✡

اب ہمارے مہمان خصوصی مسٹر وائی۔ پی۔ تریویدی ہمارے سامعین سے خطاب فرمائیں گے جو آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں...... مسٹر وائی۔ پی۔ تریویدی

(مسٹر تریویدی)

ڈاکٹر ذاکر نائک...... مسٹر راشی زاویری...... ڈاکٹر محمد نائک...... ڈاکٹر دھن راج سلیچا...... چمن لعل وہرہ اور دوستو!

بیشتر اس کے کہ میں اپنا تعارفی خطاب پیش کروں...... مجھے بتایا گیا تھا...... اور میرا خیال ہے کہ مجھے یہ دہرا دینا چاہیے...... اور پورے وثوق کے ساتھ کہنا چاہیے...... ہماری تہذیب کا ایک عظیم ترین دوست اور عظیم ترین دشمن...... موبائل فون ہے۔ اور وہ لوگ جو اس فون کے حامل ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ ایک عظیم دوست ہے بشرطیکہ آپ اس کی واقعی ضرورت محسوس کریں...... شدید ضرورت محسوس کریں...... اور جب آپ کسی اجلاس میں مصروف ہوں...... یہ آپ کا عظیم ترین دشمن ہے...... لہٰذا میں ان احباب سے درخواست کروں گا جن کے پاس ایسے فون موجود ہیں...... براہ مہربانی اپنے فون بند کر دیں اور دوسروں کے لیے خلل اندازی کا باعث نہ بنیں...... کیونکہ یہ سوچ بچار کے رجحان پر اثر انداز ہوتا ہے...... ان کی سوچ بچار پر اثر انداز ہوتا ہے جو خطاب کر رہے ہوتے ہیں اور ان کے خیالات پر بھی اثر انداز ہوتا ہے جو اس خطاب سے مستفید ہو رہے ہوں اور دیگر افراد کو بھی اپنا نشانہ بناتا ہے۔

دوستو! میں تمام تر مقررین اور آپ سب احباب کو خوش آمدید کہتا ہوں...... اس مباحثے میں شرکت پر خوش آمدید کہتا ہوں جو ایک صحت مند ماحول میں پروان چڑھ رہا ہے۔ مجھے یہ یقین ہے یہ مباحثہ دیگر مباحثوں کے لیے ایک بہتر پیش خیمہ ثابت ہو گا جو مستقبل قریب میں سرانجام پائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مباحثہ اس جیسے دیگر مباحثوں کے آغاز کا سبب ثابت ہوگا...... یہ مباحثہ...... گفت وشنید یا آپ

اس کو کچھ بھی کہہ لیں غالباً ایک بہترین روایت قائم کرنے کا باعث ثابت ہوگا...... ہندو تہذیب اور اسلام کے لیے...... ہمارے مذہب اور ہماری تاریخ میں ایسے مناظروں کی مثال ملتی ہے جو کہ جنک (Jaṅak) جیسے بادشاہوں کے دربار میں منعقد ہوتے تھے...... جہاں پر مختلف خیالات کے حامل لوگ...... کیونکہ ہندوستانی کبھی بھی یکساں خیالات کے حامل نہیں رہے...... کئی ایک افکار کے تحت خدا کی ذات کا اقرار نہیں کیا جاتا تھا...... لہٰذا بادشاہ جنک ان کو باہم اکٹھا کرتا تھا اور ان کو مباحثے پر اکساتا تھا...... وہ کسی پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کرتا تھا بلکہ ان کو اظہارِ خیال کی دعوت دیتا تھا...... اور مابعد اس مباحثے کے نتائج حاضرین پر چھوڑ دیتا تھا کہ وہ اپنے ذہن بذات خود آمادہ کریں۔ لہٰذا ہندوستانی سرزمین پر یہ ہمارے ہندو مذہب کی ایک روایت تھی...... اور یہ اسلام کی بھی ایک روایت رہی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد آنے والے برسوں کے دوران...... اسلام ایک مذہب تھا...... عرب کی سرزمین وہ سرزمین تھی جو منطق، ریاضی اور علم فلکیات وغیرہ سیکھنے کی آماجگاہ تھی ان تمام امور پر مباحثے ہوتے تھے اور عرب کے عظیم مفکرین اپنے افکار قائم کرتے تھے...... تحقیق کرتے تھے اور اس علم کو اہل مغرب تک پہنچاتے تھے۔ میرے خیال میں یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا ماخذ بھی ان مفکرین کے افکار تھے...... جو اپنے دور کے عظیم مفکر تھے۔ عربوں نے سائنس ٹیکنالوجی، ریاضی، فلسفہ اور منطق کے میدان میں بڑے معرکے مارے تھے...... اسلام کی یہ روایت آج تک قائم ہے کہ وہ آزادانہ سوچ کا موقع فراہم کرتا ہے۔

مغل شہنشاہ اکبر...... وہ بھی تمام مذاہب کے لوگوں کو طلب کرتا تھا...... حتیٰ کہ عیسائیوں کو بھی جو اس وقت موجود تھے...... وہ ہندوستان کے ساحل پر اترے تھے...... ان کو بھی طلب کیا جاتا تھا اور ان کو بھی موقع دیا تھا کہ وہ اس بارے میں

اظہار کریں کہ ان کا مذہب کیا کہتا ہے۔ لہٰذا یہ صحت مند مباحثے...... صحت مند ماحول میں پروان چڑھنے والے مباحثے کسی بھی تہذیب، ثقافت اور قوت برداشت کے حامل معاشرے کی ترقی کے لیے ازحد ضروری ہیں۔

ڈاکٹر وہرہ نے کہا کہ وہ غیر جانبدار ہے...... میں بھی آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں...... اسے بھی بتانا چاہتا ہوں...... اور آپ سب احباب کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں بھی غیر جانبدار ہوں...... اگر میں غیر جانبدار نہ ہوتا تو مجھے کبھی بھی مہمان خصوصی نہ بنایا جاتا...... اور میں اس موضوع پر کوئی حتمی تبصرہ پیش کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا...... لیکن ایک بات...... میں یہاں پر بیان کرنا چاہوں گا...... اس کو میں نے کسی جگہ پر پڑھا تھا کہ وہ تمام تر جانور...... فطری طور پر جو گھاس خور واقع ہوئے ہیں...... وہ جانور جو گھاس پھوس اور پتوں کو اپنی غذا بناتے ہیں وہ ہموار دانتوں کے حامل ہوتے ہیں...... نوکدار دانتوں کے حامل نہیں ہوتے...... تمام وہ جانور جو گوشت خور ہیں...... وہ نوکدار دانتوں کے حامل ہوتے ہیں...... انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو دونوں اقسام کے دانتوں کی حامل ہے...... یعنی ہموار اور نوکدار دونوں اقسام کے دانتوں کی حامل ہے۔ عین ممکن ہے کہ ایسا اس وجہ سے ہو کہ فطرت چاہتی ہو کہ یہ مخلوق قائم دائم رہے...... فطرت یہ سوچتی ہو کہ یہ مخلوق...... یعنی انسان...... اہم ترین مخلوق ہے اور اس کو دنیا کو رونق بخشنے کے لیے قائم رہنا چاہیے...... ان کو دنیا میں حصہ بٹانا چاہیے...... ان کو میرا پیغام پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے...... لہٰذا فطرت شاید یہ چاہتی تھی کہ یہ مخلوق یعنی حضرت انسان ہر طرح کے حالات کے تحت زندہ وسلامت رہ سکے۔ اس حقیقت کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا کہ ابتدائی دور کا انسان گوشت پر ہی گزارہ کرتا تھا...... اس وقت زراعت کا رواج نہ تھا بلکہ زراعت ابھی متعارف ہی نہیں ہوئی تھی...... جوں جوں تہذیب ترقی کرتی گئی...... اپنے ارتقا کی منازل طے کرتی گئی......

لوگ زراعت کی جانب متوجہ ہوئے...... اس کے بعد کچھ لوگ سبزی خور بن گئے اور کچھ گوشت خوری پر قائم رہے...... اور آج کل کے بہت سے گوشت خور حضرات سبزی خوری بھی کرتے ہیں اور وہ سبزی خوری کو بھی اپنی غذا کا ایک جزو تصور کرتے ہیں...... میرا خیال ہے کہ جب ہم اس پہلو پر بات کرتے ہیں کہ کیا اس کی اجازت ہے یا یہ ممنوع ہے...... ہم مذہب کی جانب سے اس کی اجازت یا ممانعت کی بات کر رہے ہوتے ہیں...... اس ایک پہلو پر ڈاکٹر نائک...... میں شاید آپ سے اختلاف کرنا پسند کروں۔ میرا خیال ہے کہ یہ مذہب کا کام نہیں ہے کہ وہ ہمیں یہ بتائے کہ:

"ہمیں کیا کچھ کھانا چاہیے اور کیا کچھ نہیں کھانا چاہیے۔"

مذہب کو ہماری روح کو پاکیزہ کرنا چاہیے...... ہمارے ضمیر کو پارسا بنانا چاہیے...... اچھے عمل کی تلقین کرنی چاہیے...... ہمیں اس راستے پر چلانا چاہیے جو راستہ خدا کی طرف جاتا ہے...... اور ہمیں کیا کھانا چاہیے اور کیا نہیں کھانا چاہیے...... یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ ڈاکٹروں کو حل کرنا چاہیے...... ڈاکٹروں کو بتانا چاہیے کہ ہمیں کیا کھانا چاہیے اور کیا نہیں کھانا چاہیے...... غذائی ماہرین کو ہمیں بتانا چاہیے...... یہ ہمارے مذہب کا کام نہیں کہ وہ ہمیں بتائے کہ:

"تمھیں پیاز نہیں کھانا چاہیے...... تمھیں ادرک نہیں کھانا چاہیے۔"

یہ ایسی باتیں ہیں جو غذائی ماہرین کو بتانی چاہئیں کہ یہ چیز وہ چیز ہے جو آپ کی صحت کے لیے بہت اچھی ہے...... یہ آپ کی بقا کے لیے بہت اچھی ہے...... یہ بیماریوں کے خلاف آپ کی قوت مدافعت بڑھانے کے لیے بہت اچھی ہے...... آپ کو اس چیز کو ضرور استعمال کرنا چاہیے...... اپنی خوراک کا حصہ بنانا چاہیے...... کیونکہ یہ موضوع آج کل کی جدید سائنس کا موضوع ہے...... ہم نے آگے بڑھنا، مزید ترقی کرنی ہے...... اور اپنی اگلی منزل کی جانب دیکھنا ہے...... ہم 21 ویں صدی

میں داخل ہونے کے قریب ہیں...... ہم سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں...... آج میں ایک رسالے میں پڑھ رہا تھا...... یہ ایک عطائی ماہر کی پیشین گوئی تھی...... وہ عطائی ماہر اس سوچ کا حامل تھا کہ یہ مخصوص ملک...... جو تین اطراف سے سمندر میں گھرا ہوا ہے...... یہ ملک دنیا کا چوٹی کا ملک بن جائے گا اور ہم دنیا کی چوٹی کی طرف جا رہے ہیں...... ایک عالمی طاقت بن رہے ہیں...... اپنے آپ کو کچھ فرسودہ نظریات کا پابند کرتے ہوئے۔ اگر اس ملک نے ترقی کرنی ہے...... آگے بڑھنا ہے...... اگر ہم نے بطور ایک قوم اپنا ایک مقام پیدا کرنا ہے...... اگر ہم نے کچھ حاصل کرنا ہے تو ہمیں فرسودہ نظریات سے دست بردار ہونا ہوگا...... جیسا کہ میں پہلے بھی کہتا آیا ہوں کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں کو ایک دوسرے کے نزدیک آنا ہوگا...... اس طرح وہ 21 ویں صدی کے راہنما کے طور پر ابھر سکتے ہیں اور اگر ایسا ممکن ہو جائے تب میں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کروں گا کہ ہم ان فرسودہ نظریات کو بالائے طاق رکھ دیں گے...... ہمیں کیا کھانا چاہیے اور کیا نہیں کھانا چاہیے...... یہ ڈاکٹروں کو بتانا چاہیے۔ اگر سائنس کی ایک نئی دریافت سامنے آتی ہے کہ ٹماٹر سرطان کے امراض سے بچانے میں معاون ثابت ہوسکتا ہے اور اگر کوئی مجھے یہ پوچھے کہ کیا آپ ٹماٹر کھائیں گے؟...... میرا جواب یہی ہوگا کہ مجھے ٹماٹر کھانے چاہئیں کیونکہ سائنسی تحقیقات کے مطابق یہ سرطان کے امراض سے بچاؤ میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں قطع نظر اس امر کے کہ میرا مذہب ٹماٹر کھانے یا نہ کھانے کے بارے میں کیا کہتا ہے...... لہٰذا میرا خیال ہے کہ ہمیں سائنس دانوں سے باہم رابطہ رہنا چاہیے اور ان کی تحقیقات کی روشنی میں اپنا لائحہ عمل طے کرنا چاہیے...... ہمیں چاہیے کہ ہم ایک جدید ذہن کے حامل بنیں...... ایک سائنسی نقطہ نظر اپنانے کے حامل بنیں...... تب میرا خیال ہے کہ آج نہیں تو کل تمام دنیا ہمارے قدموں میں ہوگی......

ان تعارفی کلمات کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر یہ باور کروانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ میں غیر جانبدار ہوں اور میں فاضل احباب کے نقطہ ہائے نظر سننا پسند کروں گا جنھوں نے اس عنوان پر تحقیقات سرانجام دی ہیں۔

(ڈاکٹر محمد)

شکریہ مسٹر ترویدی...... اب ہم ہر ایک مقرر کا مختصر تعارف پیش کریں گے اور اس کے بعد بقایا پروگرام کی جانب بڑھیں گے۔

مسٹر چمن بھائی وہرہ جو ہمارے ساتھ موجود ہیں...... وہ ہندوستانی سبزی خوروں کی کانگرس کے سینئر نائب صدر ہیں...... وہ مسٹر راشمی بھائی زیویری کو متعارف کروائیں گے۔

(مسٹر چمن بھائی وہرہ)

آج مجھے ہندوستانی سبزی خوروں کی کانگرس کے صدر شری راشمی بھائی زاویری کو متعارف کرواتے ہوئے دلی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ عوامی مباحثہ بہت ہی دلچسپ ثابت ہوگا۔ ہمارے مہمان خصوصی کی تعارفی تقریر سے بھی یہ بات عیاں ہے کہ یہ مباحثہ ایک دلچسپ مباحثہ ثابت ہوگا...... لہٰذا آیئے ہم ایک بہترین مباحثے کی امید واثق رکھتے ہوئے آگے بڑھیں۔

راشمی بھائی زاویری پیشے کے اعتبار سے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہیں...... ان کی اپنی فرم ہے جس کا نام ہے "راشمی زاویری اینڈ کمپنی"...... وہ اپنے میدان میں کافی زیادہ شہرت کے حامل ہیں...... وہ ایک بہترین مقرر ہیں...... جہاں تک مذہبی تقاریر کا تعلق ہے...... وہ بہت سے مذہبی فلسفوں کے ماہر ہیں...... ان پر دسترس رکھتے ہیں...... وہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سوسائٹی کے ایک فعال رکن ہیں...... وہ بھارت جین مہامنڈل کے رکن بھی ہیں...... وہ جین دانش وروں کے فورم کے بانی بھی ہیں...... جین مت کے

حامل افراد کے لیے یہ ایک اہم ادارہ ہے۔ وہ کالا گجاری (Kala Gujari) کے ساتھ بھی بخوبی منسلک ہیں...... 63 برس کی عمر میں بھی وہ نوجوان دکھائی دیتے ہیں...... وہ سخت محنتی ہیں اور توانائی سے بھرپور ہیں اور وہ ہمیشہ اس قسم کے مباحثوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں...... اور آج کا مباحثہ حقیقت میں ایک اچھا مباحثہ ہے۔ میں مسٹر راشمی بھائی زاویری کا تعارف پایہ اختتام کو پہنچانے سے قبل میں اپنے مہمان خصوصی کے علاوہ دھن راج جی اور ذاکر نائک صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے اس مباحثے کے اہتمام میں بڑھ چڑھ کر کاوش سرانجام دی جس کا عنوان ہے کہ:

"کیا انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز ہے؟"

(ڈاکٹر محمد)

جناب اشرف محمدی...... ڈاکٹر ذاکر نائک کو متعارف کروائیں گے۔

(اشرف محمدی)

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک...... عمر 33 برس...... اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن ممبئی کے صدر ہیں...... اگرچہ پیشے کے اعتبار سے وہ ایک طبی ڈاکٹر ہیں لیکن وہ اسلام اور تقابلی مذاہب کے میدان میں بین الاقوامی خوش بیاں مقرر کا درجہ رکھتے ہیں...... ڈاکٹر ذاکر اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو رفع کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتے...... وہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے حوالے سے ان غلط فہمیوں کو رفع کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ انھیں دیگر مذاہب کی مذہبی اور مقدس کتب پر بھی گراں قدر عبور حاصل ہے...... وہ دلائل...... منطق اور جدید سائنسی حقائق کی روشنی میں اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے تنقیدی تجزیات اور قائل کر لینے والے جوابات کے لیے بھی مشہور ہیں...... وہ ان

سوالات کے قائل کر لینے والے جوابات پیش کرتے ہیں جو ان کے سامعین ان سے دریافت کرتے ہیں اور یہ سوالات ان کی عوامی تقاریر اور مباحثوں کے بعد ان سے کیے جاتے ہیں...... گذشتہ تین برسوں کے دوران انھوں نے دنیا بھر میں 300 سے زائد عوامی مباحثے منعقد کیے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر دنیا بھر میں کئی ایک بین الاقوامی ٹیلی ویژن اور سیٹلائٹ ٹیلی ویژن چینل جات کی بھی زینت بن چکے ہیں...... انھوں نے مختلف مذاہب کی حامل کئی ایک شخصیات کے ساتھ کئی ایک مذاکرے بھی سرانجام دیے ہیں۔
(ڈاکٹر محمد)

بہت سے افراد نے مجھے یہ سوال کیا ہے کہ:

''ہم یہ مباحثہ کیوں کر رہے ہیں...... ہم نے اس موضوع کا انتخاب کیوں کیا ہے...... ان مقررین کا انتخاب کیوں کیا ہے؟

میں اس کی وضاحت پیش کرنا چاہوں گا۔

''تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل مسٹر دھن راج سلیچا ایک روز اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے دفتر آئے۔ آپ کو پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ وہ رُشبھ فاؤنڈیشن کے صدر ہیں...... ان کے پاس کچھ لٹریچر موجود تھا جس میں سبزی خوری کا پرچار کیا گیا تھا...... سبزی خوری کی تعریف کی گئی تھی...... اور سبزی خوری اپنانے کو سراہا گیا تھا...... اس لٹریچر میں دنیا کے بڑے مذاہب کے حوالے بھی شامل تھے۔ اس میں قرآن پاک کے حوالے بھی شامل تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات بھی شامل تھے...... بقول ان کے یہ سب کچھ یہ ظاہر کرتا تھا کہ گوشت خوری انسانوں کے لیے ناجائز ہے...... انسانوں کے لیے ممنوع

ہے...... کچھ بحث مباحثے کے بعد مسٹر سلیچا نے یہ تجویز پیش کی کہ پاٹکر ہال میں ایک عوامی مناظرے کا اہتمام ہونا چاہیے...... اور یہ مباحثہ مسٹر راشمی بھائی زاویری...... صدر۔ ہندوستانی سبزی خوروں کی کانگرس اور ڈاکٹر ذاکر نائیک صدر اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے درمیان ہونا چاہیے اور اس مناظرے کا عنوان ہونا چاہیے کہ:

''انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز؟''

''اس طرح سامعین کرام کے لیے یہ ممکن ہوگا کہ وہ مختلف اقسام کے نقطہ ہائے نظر کو جان سکیں اور دونوں مقررین کے نقطہ نظر سے استفادہ حاصل کرسکیں اور اپنی ذاتی رائے قائم کرسکیں۔ دونوں مقررین اس امر کے لیے متفق ہو گئے...... یہ محض پانچ روز پہلے کی بات ہے...... میں نے مسٹر زاویری سے ملاقات کی اور انھوں نے درخواست کی کہ اپنی گفتگو کے دوران...... اپنے خطابات کے دوران دونوں مقررین کو دیگر مذہب کو موضوع بنانے سے احتراز کرنا چاہیے...... اگرچہ ڈاکٹر ذاکر تقابلی مذاہب کے میدان میں انتہائی سرگرم اور پُرجوش ہیں لیکن وہ بھی مان گئے۔ اس لیے جہاں تک مذہبی نکات کا تعلق ہے...... خطاب کے دوران اور ہمارے مقررین کے لیے جوابات کے دوران...... مسٹر زاویری فقط جین مت کے نقطہ نظر کے حوالے سے بات کریں گے جبکہ ڈاکٹر ذاکر محض اسلام کے نقطہ نظر کے حوالے سے بات کریں گے...... بشرطیکہ اس سے ہٹ کر لائحہ عمل

اختیار کرنے کے لیے مجبور نہ کیا گیا۔

چنانچہ اس مباحثے کے پس منظر کا یہ ایک مختصر سا خلاصہ تھا جو مباحثے کے اغراض و مقاصد واضح کرنے کے لیے ضروری تھا۔

یہ پروگرام اس طرح جاری و ساری رہے گا جس طرح طے پایا گیا ہے...... جس طرح دونوں مقررین کے درمیان طے پایا ہے...... مسٹر راشمی بھائی زاویری پہلے خطاب فرمائیں گے۔ وہ 50 منٹ تک ہمیں اپنے خطاب سے نوازیں گے...... خطاب کا موضوع ہوگا کہ:

''انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز؟''

''اس کے بعد ڈاکٹر صاحب خطاب فرمائیں گے۔ وہ بھی 50 منٹ تک ہمیں اپنے خطاب سے نوازیں گے...... ان کے خطاب کا موضوع بھی وہی ہوگا۔''

دونوں مقررین کے خطاب کے بعد خطاب کے جواب کا ایک اجلاس ہوگا...... اس دوران مسٹر زاویری 15 منٹ کے اندر اندر ڈاکٹر ذاکر کے خطاب کا جواب پیش کریں گے...... ڈاکٹر ذاکر نے اپنے خطاب کے دوران جو مواد پیش کیا ہوگا اس پر اپنا جوابی ردعمل ظاہر کریں گے۔ جب خطاب کے دورانیے کے پانچ منٹ بقایا رہ جائیں گے تب میں ہر ایک مقرر کو یہ باور کروا دوں گا کہ آپ کے دورانیے کے پانچ منٹ باقی ہیں تاکہ وہ اپنی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے اختتام تک پہنچا سکیں۔

آخر میں ہمارا سوال جواب کا اجلاس ہوگا۔ اس اجلاس میں سامعین کرام دونوں مقررین سے باری باری سوالات پوچھ سکتے ہیں...... یہ سوالات مائک کی وساطت سے پوچھے جا سکتے ہیں جو کہ ہال میں مہیا کیے گئے ہیں...... تحریری سوال بھی

قابل قبول ہوں گے لیکن اس کو دوسری ترجیح حاصل ہوگی...... اگر وقت نے مہلت دی تو ان کے جواب بھی پیش کیے جائیں گے۔

اب میں اپنے پہلے مقرر سے درخواست کروں گا (مسٹر راشمی بھائی زاویری) کے وہ اپنا خطاب پیش کریں۔

خواتین وحضرات مسٹر راشمی بھائی زاویری

(مسٹر زاویری)

بیشتر اس کے کہ میں اپنے خطاب کا آغاز کروں...... میں حقیقت میں ازحد خوش ہوں...... مجھے بھائی چارے کے اس ماحول...... بھائی چارے کی اس فضا کو دیکھ کر ازحد خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

(تالیاں)

''مہمان خصوصی مس�ر وائی۔ پی۔ تریویدی...... صدر رُشبھ کارپوریشن...... شری دھن راج سلیچا...... فاضل مقرر ڈاکٹر ذاکر نائک...... ماہر تبصرہ نگار اور کوآرڈی نیٹر ڈاکٹر محمد نائک...... آئی وی سی کے نائب صدر شری چمن بھائی وہرہ...... دیگر معزز حاضرین کرام...... میرے دوستو...... بھائیو اور بہنوں......''

سب سے پہلے میں اس کاوش کو خراج تحسین پیش کروں گا جس کے تحت تینوں اداروں بالخصوص اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے یہ زحمت فرمائی کہ اس لیکچر کا بخوبی انتظام سرانجام دیا...... مجھے یہ کہنے میں کوئی قباحت اور کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ اس کا تمام تر سہرا اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے سر ہے۔ دوستو آج کا موضوع ہے:

''انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز؟''

اس موضوع کے بارے میں کوئی بھی دلیل یا کوئی بھی بیان ہمیشہ متعلقہ نقطہ نظر کے تحت زیرِنظر رکھا جاتا ہے...... اس بارے میں قطعی حقائق...... قطعی بیان موجود نہیں ہے جو یہ یقین دہانی کروا سکے کہ یہ 100 فیصد جائز ہے یا سو فی صد ناجائز ہے...... لہٰذا دوستو...... آیئے ہم دیکھیں...... مسٹر ترِیویدی نے بجا فرمایا ہے کہ ہم محض مذہبی نقطہ نظر کے تحت بات نہیں کریں گے...... مذہب...... مذہب کو داخل کرنا ہوگا...... آپ آج کے موضوع سے مذہب کو کسی بھی صورت الگ نہیں کر سکتے۔ لیکن میں اس موضوع پر بات کرنا...... خطاب کرنا پسند کروں گا کہ:

''گوشت خوری انسان کے لیے ناجائز ہے۔''

یا

''گوشت خوری انسان کے لیے ممنوع ہے۔''

یہ کئی ایک زاویوں...... کئی ایک نظریات...... کئی ایک وجوہات کے تحت ممنوع ہے۔

مثال کے طور پر جغرافیائی وجوہات ہو سکتی ہیں...... تاریخی وجوہات ہو سکتی ہیں...... اخلاقی وجوہات ہو سکتی ہیں...... مذہبی وجوہات ہو سکتی ہیں...... معاشی...... ماحولیاتی...... فطرتی اور نفسیاتی وجوہات ہو سکتی ہیں اور سب سے بڑھ کر طبی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے...... اب یہ نظریہ مکمل طور پر قائم ہو چکا ہے کہ ہمارے اعمال...... ہماری سوچوں کے ذریعہ کنٹرول ہوتے ہیں...... ہماری سوچیں ہمارے عمل کو کنٹرول کرتی ہیں۔

ہم جو کچھ سوچتے ہیں...... جو عمل کرتے ہیں...... اور ہماری سوچوں کو ہماری خوراک کنٹرول کرتی ہے...... ہم جیسی خوراک کھاتے ہیں ویسا ہی عمل سرانجام دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یہ موضوع بڑی اہمیّت کا حامل ہے...... ہمیں خوراک کا انتخاب

کچھ اس طرح کرنا چاہیے کہ ہماری سوچ کا زاویہ مثبت حیثیت کا حامل ہو...... لفظ ''مثبت'' میں سب کچھ شامل ہے...... اور یقین کریں میرے دوستو...... نہ صرف تمام تر مذاہب نے بلکہ طبی سائنس نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ لازمی طور پر ہماری سوچوں کو متاثر کرتی ہے...... اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے عمل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ دوستو ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ نعم البدل میسر نہ تھا...... جیسا کہ مسٹر ترویدی نے درست کہا تھا کہ:

''اس دنیا میں ایسے مقامات بھی موجود تھے...... اور حتیٰ کہ اب بھی ایسے مقامات موجود ہیں جہاں پر سبزیاں دستیاب نہیں ہیں۔ لہٰذا ان حالات میں ایسے مقامات کے لوگ کیسے سبزیوں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔''

لیکن اب دنیا ازحد ترقی کر چکی ہے...... اس ترقی کی بدولت نقل وحمل کے ذرائع بھی برق رفتار ہو چکے ہیں...... نقل وحمل کے ذرائع نے بھی ازحد ترقی کر لی ہے...... اب نقل وحمل کا برق رفتار نظام دستیاب ہے اور کوئی بھی چیز بشمول غذا وغیرہ دنیا کے ایک حصّے سے دوسرے حصّے میں بخوبی بھیجی جا سکتی ہے اور اس کی نقل وحمل اب کوئی مسئلہ نہیں رہا۔

اب چونکہ ہمیں نعم البدل دستیاب ہے لہٰذا ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہیے کہ کون سا نعم البدل بہتر ہے...... اور ہمیں یہ سوچ بچار تمام حوالوں سے سرانجام دینا چاہیے...... جو میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں...... اور میرے دوستو یہی وجہ ہے کہ اب میں اصل موضوع کی طرف آ رہا ہوں...... ''گوشت خوری کی اجازت نہیں ہے''...... محض ہندوستان کے لیے اس کی اجازت بند نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے لیے اس کی اجازت بند ہے...... پوری دنیا کے لیے گوشت خوری ناجائز ہے۔ پہلی بات یہ

ہے کہ میں یہ کہوں گا کہ:

''تمام تر ہندوستانی فلاسفروں کا یہ کہنا ہے کہ ہمیں کسی جاندار مخلوق کو نقصان سے دوچار نہیں کرنا چاہیے...... نہ صرف اس جاندار مخلوق کو نقصان سے دوچار نہیں کرنا چاہیے جو ہمیں دکھائی دیتی ہے بلکہ اس جاندار مخلوق کو بھی نقصان سے دوچار نہیں کرنا چاہیے جو ہمیں دکھائی نہیں دیتی...... ایسی جاندار مخلوق ہوا...... پانی...... اور آگ میں موجود ہے۔''

لیکن ہر کام کی ہمیشہ ایک حد ہوتی ہے...... انسان کے لیے یہ ایک مشکل امر ہے کہ وہ کسی ایک کام سے مکمل طور پر باز رہے...... خلاف ورزی اس کی ضرورت کی شکل میں سر اٹھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لارڈ مہاویر نے کہا ہے کہ:

''کم از کم آپ لازمی ہلاکتوں کو تو محدود کر سکتے ہیں اگرچہ مکمل ہلاکتوں سے اپنا دامن نہیں بچا سکتے...... اپنے خود غرضانہ مقاصد یا پھر اپنی بھوک کی ضرورت کے پیش نظر آپ مکمل ہلاکتوں سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔''

اور یہی وجہ ہے کہ:

''جین مت کے تحت اور ہندوستان کے اکثر فلسفوں کے تحت گوشت خوری مکمل طور پر ممنوع ہے۔''

چونکہ یہ ہمارا مذہبی پہلو ہے لہٰذا میں اس کی گہرائی میں نہیں اتروں گا...... لیکن جہاں تک نفسیاتی پہلو کا تعلّق ہے...... کہ گوشت خوری ہماری سوچوں اور ہمارے عمل اور افعال پر اثر انداز ہوتی ہے...... یہ ایک اہم ترین حصّہ ہے...... فاضل مصنفین...... فی الحال میں ان کے نام فاش نہیں کروں گا لیکن میرے پاس ان کے

حوالے موجود ہیں...... انھوں نے کہا کہ:

''سبزی خوری دنیا سے غیر ضروری تکالیف اور مصائب کا خاتمہ کرتی ہے اور ہمارے جسمانی نظام کی نگہداشت کرتی ہے۔''

دیکھیں جب میں نعم البدل کی بات کرتا ہوں...... آپ ادھر دیکھیں...... آپ ان درندوں کی جانب دیکھتے ہیں جو جنگلوں میں بسیرا کرتے ہیں...... وہ جو گوشت خور ہیں...... محض وہ درندے ہی اپنے آپ کو گوشت خوری تک محدود رکھیں گے...... لیکن وہ جانور جو نباتات خور ہیں وہ کبھی گوشت کو منہ نہیں لگائیں گے۔ محض انسان ہی ایسی مخلوق ہے...... کچھ غلط نظریات کی بنا پر میں یہ کہوں گا کہ انسان میں دونوں خصوصیات پائی جاتی ہیں...... وہ بیک وقت سبزی خور بھی ہے اور گوشت خور بھی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ:

''اگر نعم البدل موجود ہے تو کیوں غیر ضروری ہلاکتوں کو اپنے سر لیا جائے۔''

اس اصول کے پیچھے جو مقصد کارفرما ہے وہ عدم تشدد ہے...... جانوروں سے محبت اور ہمدردی ہے...... پرندوں کے لیے...... مچھلیوں کے لیے وغیرہ وغیرہ محبّت اور ہمدردی ہے۔

کیونکہ گوشت خوری اور گوشت پر مشتمل غذائیں ایک ایسے درجے میں شامل ہیں جو ایک ضروری اور لازمی درجہ نہیں کہلاتا جبکہ سبزی خوری...... سبزی پر مشتمل غذائیں ایک لازمی درجے میں شامل ہیں...... نفسیاتی طور پر بھی گوشت خوری ایک ظالمانہ رویے کی عکاسی کرتی ہے...... یہ نہ صرف جانوروں کے ساتھ ظلم ہے بلکہ گوشت خوری کی بدولت انسان میں بھی جانوروں والی خصلتیں اور خصوصیات عود کر آتی ہیں...... انسان میں بھی حیوانی جبلت عود کر آتی ہے...... اگر ہم حیوانی جبلت سے

اپنا دامن بچا سکیں تب ہی ہم انسان کہلوانے کے مستحق ہو سکتے ہیں...... وگرنہ انسانوں میں ایک فاضل خصوصیت بھی پائی جاتی ہے...... وہ استدلالی ذہن کا حامل ہے...... گوشت خوری کی بدولت انسان کی یہ خاصیت زنگ آلود ہو جاتی ہے اور انسان زیادہ جانور کی موافق ہو جاتا ہے...... اس کی سائنسی وجہ یہ ہے کہ گوشت جانور کے جسم کا ایک کامل حصّہ ہوتا ہے...... یہ ''تماسک'' (Tamasik) اقدار سے لبریز ہوتا ہے...... تین اقسام کی اقدار ہوتی ہیں:

(i) تماسک (Tamasik)

(ii) راج یاسک (Raj Yasik)

(iii) شارترک (Shart Rik)

مختصر طور پر یہ کہ ''تماسک'' وحشیانہ حس ہوتی ہے...... یا جانور کی وحشیانہ خصلت ہوتی ہے...... ایک انسان زیادہ جانور کی طرح ہو جاتا ہے...... وہ لاپروا ہو جاتا ہے...... ظالم بن جاتا ہے...... وہ جاہل اور بے خبر بن جاتا ہے۔ اگر وہ اس خوراک کو استعمال کر رہا ہے جو مردہ جانوروں کے حصوں پر مشتمل ہے۔ جرائم کی شرح بڑھ جاتی ہے...... گوشت پر مبنی غذا جارحیت پسند بنا ڈالتی ہے...... یہ سوچ بچار اور استدلال کی قوت کو نقصان پہنچاتی ہے...... یہ نہ صرف بذات خود ایک مسئلہ ہے بلکہ کئی دیگر مسائل کو بھی جنم دیتا ہے...... مثلاً جرائم کی شرح میں اضافہ...... ظلم وغیرہ۔ وغیرہ...... گوشت پر مشتمل غذائیں استعمال کرنے کی بدولت ذاتی کنٹرول...... رحم دلی وغیرہ رخصت ہو جاتی ہے...... اگر ہم جانوروں کے ساتھ زیادہ ظالمانہ سلوک روا رکھیں تب ہمارا عمل ایک انسانی عمل کی بجائے ایک وحشیانہ عمل ہوگا۔ میں ایک شاعری کا حوالہ پیش کروں گا کہ کیا وقوع پذیر ہوگا اگر ہمارے دل میں جانوروں جیسی خصلتیں سما جائیں گی...... انسان کیا بن کر رہ جائے گا......

آدمی کی شکل سے اب ڈر رہا ہے آدمی
آدمی کو لوٹ کر گھر بھر رہا ہے آدمی
آدمی ہی مارتا ہے مر رہا ہے آدمی
سمجھ کچھ آتا نہیں کیا کر رہا ہے آدمی

دوستو یہ اس وجہ سے ہے کہ انسان حیوان بن چکا ہے...... وہ یہ فرق سمجھنے سے قاصر ہو چکا ہے جو ایک انسان اور حیوان کے درمیان موجود ہے...... وہ اب اس فرق کی پہچان نہیں کرسکتا کہ کیا وہ ایک حیوان ہے یا انسان ہے کیونکہ یہ خوراک کا اثر ہے...... اس خوراک کا جو گوشت خوری پر مبنی ہے اور جو وہ بڑے شوق کے ساتھ کھاتا ہے...... گوشت خوری نفسیاتی الجھنوں کا بھی باعث بنتی ہے...... لہٰذا اب یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ گوشت خوری اخلاقی اور روحانی انحطاط کا بنیادی سبب ہے۔

ہم...... ہندوستانی سبزی خوروں کی کانگرس کے ارکان...... ہم ایک اہم کام سرانجام دے رہے ہیں...... ہمارا یہ کام انسان کو جانوروں کے ساتھ امن و امان کے ساتھ رہنے میں معاونت فراہم کرے گا...... انسان اور حیوان ایک دوسرے کے ساتھ امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں گے...... ہم ہندوستانی سبزی خوروں کی کانگرس والے ایک سبزی خور کی تعریف کچھ یوں سرانجام دیتے ہیں کہ:

> ''وہ شخص جو کسی بھی وقت...... کسی بھی حالت میں گوشت، مچھلی...... پرندوں یا مرغی کا گوشت...... انڈے اور دیگر اقسام کی گوشت پر مشتمل غذائیں استعمال نہیں کرتا۔''

نارمن کونسن نے کیا کہا تھا اور البرٹ سوئزر کیا کہتا ہے......

> ''جب تک انسان اپنی ہمدردی کا دائرہ کار تمام تر جاندار مخلوق تک نہیں بڑھاتا اس وقت تک انسان اپنے لیے امن وسکون حاصل

نہیں کر سکتا۔ یہ انسان کی ہمدردی..... تمام تر جاندار مخلوق کے ساتھ ہمدردی ہی ہے جو اسے حقیقی معنوں میں انسان بناتی ہے۔"

اب دوستو میں کچھ مزید پیش قدمی کرتے ہوئے ایک اہم ترین موضوع کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں...... اور وہ ہے طبی نقطہ نظر میرے دوستو یہ غلط ہے...... یہ جھوٹ ہے...... یہ ایک من گھڑت قصہ ہے کہ ہم سبزیوں پر مشتمل غذا سے زیادہ پروٹین حاصل نہیں کر پاتے اور پروٹین کی کمی کو پورا کرنے کے لیے انسان کو گوشت خوری کرنی چاہیے چونکہ یہ پروٹین کا خزانہ ہے...... میں ایک ایک کر کے اس غلط نظریے کا بھید کھولوں گا۔

سب سے پہلے...... سب سے پہلے میں آپ کو ان جانوروں کی مثال دوں گا جو مضبوط ترین جانور کہلانے کے مستحق ہیں...... مثال کے طور پر ہاتھی اور گینڈا وغیرہ وغیرہ...... یہ جانور روئے زمین پر مضبوط ترین جانور ہیں...... کیا یہ جانور گوشت خور ہیں؟ نہیں...... وہ خالص سبزی خور ہیں...... اگر وہ مر بھی جائیں تو گوشت نہیں کھائیں گے...... وہ بھوک کے ہاتھوں مرنا تو برداشت کر سکتے ہیں مگر گوشت خوری برداشت نہیں کر سکتے...... اس کے باوجود بھی وہ مضبوط ترین جانور ہیں۔

آپ گھوڑے کی مثال مدنظر رکھ سکتے ہیں...... ہم "ہارس پاور" کی بات کرتے ہیں...... یہ بہت طاقتور مخلوق ہے...... ہمارے مقصد کے لیے کارآمد بھی ہے...... اور یہ مخلوق بھی خالص سبزی خور ہے۔

آپ مویشیوں کی مثال بھی مدنظر رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً گائے، بیل وغیرہ وغیرہ اور دیگر مویشی بھی زیرِ غور لا سکتے ہیں...... یہ مویشی نہ صرف ہمارے لیے سودمند ہیں بلکہ یہ خالص سبزی خور ہیں۔

میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ سبزی خور جانور ضرورت سے زیادہ مضبوط

واقع ہوئے ہیں اور ان کو گوشت خوری کی کوئی ضرورت درپیش نہیں ہے۔

اگر حماقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان جانوروں کو گوشت خوری کروائی جائے تب کیا وقوع پذیر ہوگا؟ آپ تمام احباب ''پاگل گائے کی بیماری (The mad cow disease) کے بارے میں جانتے ہیں...... دوستو آپ جانتے ہیں کہ چند برس پہلے کیا ہوا تھا؟ انگلستان میں کیا وقوع پذیر ہوا تھا؟...... مویشیوں کو پروٹین مہیا کرنے کی غرض سے ان کو بھیڑ کی پروٹین ملی خوراک استعمال کروائی گئی تھی...... بھیڑ کسی قسم کی بیماری کے جراثیم کی حامل تھی...... اگر ایک بھیڑ گائے کو پاگل بنا سکتی ہے تو آپ انسان پر اس کا کیا نتیجہ مرتب ہونے کی توقع کر سکتے ہیں؟ لاکھوں گائیں بے دردی کے ساتھ ہلاک کی گئیں کیونکہ ان کا اس مرض میں گرفتار ہونے کا خدشہ تھا حالانکہ اس میں ان کا کوئی قصور نہ تھا...... لیکن احمقانہ طریقے سے انھیں بھیڑ کی پروٹین کھلانا...... جو کہ ایک گائے کے لیے غیر فطری خوراک ہے اور یہی کچھ انسان کے ضمن میں بھی ہے...... حیوانی پروٹین ہمارے لیے فطری نہیں ہے۔ اسی طرح مشرقی ایشیا کے ممالک میں لاکھوں مرغیاں ہلاک کی گئی تھیں کیونکہ وہ بھی کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہوگئی تھیں۔ اب آیئے ایک صحت مند غذا کو زیر بحث لاتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں ڈاکٹر ڈین آرنش کا حوالہ پیش کروں گا...... اس نے ایک انتہائی مفید کتاب تحریر کی ہے کہ:

> ''اپریشن اور ادویات کے بغیر دل کے عوارض سے چھٹکارا حاصل کرنا کس طرح ممکن ہے؟''

اور میرے دوستو یہ کتاب امریکہ میں کثیر تعداد میں فروخت ہونے والی کتاب کی حیثیت حاصل کر چکی ہے...... یہ کتاب امریکی عوام کے لیے دلچسپی کا باعث بنی ہوئی ہے...... اس کتاب نے امریکہ کے علاوہ تمام دنیا میں یہ شعور اجاگر کیا ہے کہ:

> ''طبی نقطہ نظر سے سبزیوں پر مشتمل غذا یقینی طور پر ایک بہترین

غذا ہے۔"

اس نے دو اقسام کی غذا کا ذکر کیا ہے...... ایک غذا وہ غذا ہے جو دل کے عوارض سے چھٹکارا دلانے میں معاونت سرانجام دیتی ہے۔

اور دوسری وہ غذا ہے جو دل کے عوارض سے بچانے میں معاونت سرانجام دیتی ہے۔

اور یہ دونوں اقسام کی غذائیں سبزیوں پر مشتمل غذائیں ہیں۔ کیونکہ اس نے سائنسی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ:

"سبزیوں پر مشتمل غذا ایک بہترین غذا کا درجہ رکھتی ہے اور یہ غذا انسان کے لیے ایک بہترین غذا ہے۔ یہ غذا نہ صرف دل کے عوارض میں مبتلا مریضوں کی معاونت سرانجام دیتی ہے بلکہ ان عوارض کے لاحق ہونے کے خطرات بھی کم کرتی ہے جو گوشت پر مشتمل غذا کے استعمال سے لاحق ہو سکتے ہیں...... عوارض مثلاً جسم کے مختلف حصول کے سرطان...... بلند فشار خون...... ذیابیطس...... دل کا دورہ وغیرہ وغیرہ۔"

امریکی سرجن جنرل نے اس امر کی تصدیق کی ہے۔ یہ تصدیق اس نے "غذائیت اور صحت" کی ایک رپورٹ میں کی ہے۔ اس نے پروٹین کے بارے میں چند حقائق سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔

دوستو اس سلسلے میں ہمیں قدرے ٹیکنیکل بننے کی ضرورت درپیش ہو گی۔

پروٹین بلڈنگ بلاک سے بنتی ہے...... جو امائنو ایسڈ کہلاتے ہیں...... یہ لاکھوں اقسام کے حامل ہوتے ہیں لیکن محض تین اقسام ہمارے لیے ناگزیر ہیں...... لے سین (Lysine)...... ٹرائپ ٹوپان (Tryptophan) اور میتھو مائن

(Mythomine)...... یہ تمام حیوانی اور نباتاتی غذاؤں میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص ان کے حصول کے لیے حیوانی غذا استعمال کرتا ہے...... ان تینوں ایمینو ایسڈ کے حصول کے لیے تو وہ اس کے ساتھ ساتھ غیر ضروری عناصر مثلاً کولسٹرول، روغنیات وغیرہ بھی استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ دوستوں یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو انسانی زندگی کو ہلاکت کا شکار کرنے میں سرفہرست ہیں۔

(i) کولیسٹرول

(ii) روغنیات

آیئے اب ہم اس مسئلے کی طرف اپنی توجہ مرکوز کروائیں جس کے تحت یہ کہا جاتا ہے کہ:

''سبزی خوری کی بدولت...... سبزی پر مشتمل غذائیں استعمال کرنے کی بدولت ہم مناسب پروٹین کے حصول میں کامیاب نہیں ہوتے لہٰذا ہمیں گوشت خوری کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے تاکہ امائنو ایسڈ کی مناسب فراہمی کو ممکن بنایا جا سکے۔''

یہ خیال بالکل غلط ہے۔ آپ دالوں...... گندم، چاول وغیرہ وغیرہ پر مشتمل غذائیں استعمال کریں تو آپ ایک مکمل متوازن غذا کے حصول میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یہ آپ کو مکمل پروٹین مہیا کرے گی اور یہ پروٹین اس پروٹین سے مختلف ہرگز نہ ہوگی جو آپ انڈوں اور گوشت سے حاصل کرتے ہیں...... مزید یہ کہ آپ کولیسٹرول کے علاوہ حیوانی خصلتوں کے حامل ہونے سے بھی بچ سکیں گے۔

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سبزی پر مشتمل غذا زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے اور زیادہ صحت مند واقع ہوتی ہے...... نباتاتی غذا کولیسٹرول سے مکمل طور پر پاک ہوتی ہے جبکہ کولیسٹرول محض حیوانی مصنوعات میں پایا جاتا ہے مثلاً گوشت......

پولٹری...... مچھلی اور ڈیری وغیرہ وغیرہ۔ گوشت پر مشتمل غذاؤں میں اور روغنیات بھی پائے جاتے ہیں اور ہمارا جگر ان کو کولیسٹرول میں تبدیل کر دیتا ہے...... ہمیں جتنی مقدار میں کولیسٹرول کی ضرورت درپیش ہوتی ہے وہ ہمارا جسم بذات خود مہیا کرتا ہے۔ دوستو اب یہ ایک اہم نکتہ ہے اور آپ کو یہ نکتہ سمجھنا چاہیے کہ اگرچہ ہمیں کولیسٹرول کی ضرورت درپیش ہوتی ہے لیکن ہمیں یہ کولیسٹرول حیوانی غذاؤں سے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے...... ہمارا جسم...... یہ ایک حیران کن مشینری ہے...... ہمارا جسم تمام تر پروٹین...... کولیسٹرول اپنے نظام کے تحت بذات خود مہیا کر سکتا ہے۔ ہمارے خون میں شامل کولیسٹرول کا 3/4 حصہ ہمارا جسم بذات خود بناتا ہے۔ ہم غذا کے ذریعے جو فاضل کولیسٹرول اور روغنیات اپنے جسم میں داخل کرتے ہیں وہ دل کے عوارض کی وجہ بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ گوشت خوری کی بدولت دیگر کئی ایک عوارض لاحق ہو سکتے ہیں۔

امریکہ کے ڈاکٹر دیپک چوپڑا کے بقول:

"ہمارا جسم اتنی اہلیت کا حامل ہے کہ وہ سو برس سے زائد عرصہ تک زندہ رہ سکے بشرطیکہ ہم اس کی مناسب نگہداشت کریں۔"

آپ انتہائی شمال کی آبادی کی جانب دیکھیں...... اسکیمو...... چونکہ ان کے ہاں سبزیاں دستیاب نہیں ہیں لہٰذا انھیں گوشت خوری کرنا پڑتی ہے...... ان کی مجبوری ہے...... اور ایک اسکیمو کی اوسط زندگی محض تیس برس ہے۔ گوشت پر مشتمل تمام غذاؤں میں وٹامن سی اور وٹامن اے نہیں پایا جاتا اور یہ دونوں وٹامن فطری طور پر سبزیوں میں دستیاب ہیں۔ انڈوں میں شامل ایواڈن (Avidin) اور دیگر خطرناک بیکٹیریا کئی ایک جلدی بیماریوں کا موجب بنتے ہیں جن میں اگزیما بھی شامل ہے۔

اب میں آپ کو کچھ سائنسی حقائق سے بھی مطلع کروں گا۔ ایک طبی تحقیق کے نتیجے میں یہ بات منظر عام پر آئی ہے کہ سبزی خوروں میں گوشت خوروں کی نسبت

دل کی بیماریاں کم پائی جاتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی جانور کو ذبح کرنے سے پہلے ان کے طبی معائنے کا کوئی معقول بندوبست نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا متعلقہ جانور جن بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے وہی بیماریاں اس کے گوشت سے لطف اندوز ہونے والے احباب کو منتقل ہو جاتی ہیں۔

دوستو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ انسانوں کی طرح جانور بھی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ ان میں بھی مختلف اقسام کی بیماریوں کے جراثیم پائے جاتے ہیں اور جب ان جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے اور یہ جانور انسانی خوراک بنتے ہیں تو ان کے جراثیم انسانوں کے جسموں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ فوڈ پوائزننگ کی بیماری میں مبتلا ہونے والے احباب میں سے 90 فیصد وہ ہوتے ہیں جو گوشت خوری کرتے ہیں۔ جب ایک جانور یا پرندہ مذبح خانے لایا جاتا ہے...... دوستو یہ مسئلہ کچھ وضاحت درکار رکھتا ہے...... میں آپ کو وضاحت کے ساتھ بتاتا ہوں...... اگر آپ نے کبھی مذبح خانہ یا پولٹری فارم دیکھا ہو تو آپ یہ ضرور جانتے ہوں گے کہ جب جانور مذبح خانے لائے جاتے ہیں اور جب ان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذبح کیے جا رہے ہیں...... ان میں غم و غصے...... تکلیف اور درد کا احساس اجاگر ہوتا ہے اور یہ احساس ان کے تمام تر جسمانی نظام میں گردش کرنے لگ جاتا ہے...... یہ ایک ایسے ہارمون کی افزائش کا سبب بنتا ہے جسے ایڈر لائن (Adre Line) کہا جاتا ہے جو خون میں شامل ہو جاتا ہے اور جانور کے گوشت میں بھی شامل ہو جاتا ہے۔ اب خوف و ہراس، غم و غصہ اور ناراضگی، مایوسی وغیرہ کی تمام تر خصلتیں...... تمام تر منفی نکات اس گوشت پر مشتمل غذا کا حصہ بن جاتے ہیں اور ان افراد کو منتقل ہو جاتی ہیں جو اس گوشت کو کھاتے ہیں۔ دوستو یہی وجہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ

''جب کوئی شخص گوشت خوری کرتا ہے تو وہ حیوان کے موافق زیادہ بن جاتا ہے اور انسان کے موافق کم بنتا ہے۔''

اب میں اس مغالطے کی طرف بڑھتا ہوں جس کے تحت یہ کہا جاتا ہے کہ:

''تیزی کے ساتھ بڑھنے والے بچوں کے لیے انڈے کا استعمال ازحد ضروری ہے کیونکہ ان میں پروٹین موجود ہوتی ہے۔''

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ پروٹین سودمند ثابت ہونے کی بجائے نقصان دہ زیادہ ثابت ہوتی ہے اور جو پروٹین ہمیں دالوں...... گندم اور دیگر اناج سے حاصل ہوتی ہے وہ اس پروٹین کی نسبت بدرجہا بہتر اور قدرتی ہوتی ہے جو ہم حیوانی غذاؤں سے حاصل کرتے ہیں...... اب میں آپ کو ایک مثال پیش کروں گا تاکہ مزید وضاحت ممکن ہو سکے:

''ہر ایک انڈے کا وزن تقریباً 100 گرام ہوتا ہے اور اس میں 170 کلوریز ہوتی ہیں...... اس میں 13.6 فیصد پروٹین ہوتی ہے جبکہ کسی بھی دال میں 24 فیصد پروٹین ہوتی ہے...... یعنی 100 گرام وزن کے حامل انڈے کی نسبت 100 گرام دال میں کہیں زیادہ مقدار میں پروٹین پائی جاتی ہے۔ انڈے میں روغنیات کی مقدار 13.3 فیصد ہوتی ہے جبکہ دال وغیرہ میں اس کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہے یعنی محض ایک فیصد۔

ایک انڈے میں 450 تا 500 ملی گرام کولیسٹرول پائی جاتی ہے...... ایمینو ایسڈ جو کہ ''میلونائن'' کہلاتا ہے...... جو وٹامن بی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے کہ علاوہ سوڈیم سالٹ کی بڑی مقدار پائی جاتی ہے...... یہ سب کچھ انڈے کا ایک لازمی جزو ہے۔''

اور جب کوئی شخص انڈا کھاتا ہے تو وہ اپنے جسم کو روگ لگا بیٹھتا ہے...... یہ روگ کیوں لگتا ہے...... یہ روگ اس لیے لگتا ہے کہ پروٹین کی زیادتی کے علاوہ کولیسٹرول اور روغنیات کی زیادتی اس روگ لگانے کا باعث بنتے ہیں۔ انڈے میں کاربوہائیڈریٹ اور ریشے دار اجزاء بالکل نہیں پائے جاتے۔

دوستو طبی سائنس اب انتہائی ترقی کر چکی ہے اور یہ بیان کرتی ہے کہ نظام ہضم کو بہتر بنانے...... اسے فعال رکھنے...... اور اسے کسی خطرے سے دوچار ہونے سے بچانے کے لیے ہمیں ریشے دار غذائیں استعمال کرنی چاہئیں اور یہ ریشے دار غذائیں اسی صورت میں دستیاب ہوسکتی ہیں جبکہ ہم سبزیوں پر مشتمل غذائیں استعمال کریں اور گوشت پر مشتمل غذاؤں سے پرہیز کریں۔

اب خرچ کے حساب سے میں انڈے کا موازنہ سرانجام دے رہا ہوں...... ایک گرام پروٹین کے حصول کے لیے انڈے کی قیمت دالوں، گندم اور سویا بین کی قیمت سے چار یا پانچ گناہ زائد ہے...... 100 کلوریز کی قیمت دالوں کی قیمت سے تقریباً ایک سو گنا زائد ہے...... لہٰذا دالیں، گندم وغیرہ وغیرہ نہ صرف قیمت کے لحاظ سے سستی ہیں بلکہ وہ دیگر اہم غذائیت فراہم کرنے کا بھی سبب بنتی ہیں۔ مثلاً وٹامن، دھاتیں، ریشے وغیرہ وغیرہ۔

آیئے اب ہم پولٹری فارم کی طرف بھی ایک نظر دوڑائیں...... لوگ اسے پولٹری فارم کہتے ہیں...... لیکن یہ پولٹری فارم نہیں بلکہ پولٹری فیکٹری ہے...... جس طریقے سے پرندوں کو قید رکھا جاتا ہے...... ان کو کھانے پینے کے لیے ایک دوسرے کے اوپر چڑھائی کرنی پڑتی ہے کیونکہ جگہ کی قلت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس میدان سے وابستہ لوگ بھی یہی کہتے ہیں کہ:

''یہ ہماری فیکٹری ہے...... اور یہ پرندے ہماری مصنوعات''

ہیں...... یہ سامان تجارت ہیں...... یہ ہماری مصنوعات کے
علاوہ کچھ بھی نہیں ہیں......ہمیں اس امر سے کوئی غرض نہیں کہ
وہ جاندار مخلوق ہیں یا نہیں۔''

یہ لوگ جذبہ رحم دلی اور ہمدردی سے یکسر عاری ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان چیزوں کی عکاسی جانوروں میں بھی ہوتی ہے...... پرندوں کو سامان تجارت کی طرح ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ ان کی پرورش غیر فطری خوراک سے کی جاتی ہے اور ان کو وہ ادویات دی جاتی ہیں جو انسانوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ یہ سب کچھ محض اس لیے کیا جاتا ہے کہ وہ جلد نشوونما پائیں اور منافع کا باعث بنیں اور زیادہ سے زیادہ گوشت اور انڈوں کے حصول کو ممکن بنایا جا سکے۔ یہ لوگ محض اپنا منافع بنانے کے چکر میں ہوتے ہیں......ان کو محض اپنا الو سیدھا کرنے سے غرض ہوتی ہے۔

انڈا بچوں کے لیے زہر قاتل ہے۔ یہ ایک مغالطہ اور دھوکا ہے کہ انڈے کا تعلق سبزی کے خاندان سے ہے......کوئی بھی انڈا سبزی کے خاندان سے متعلق نہیں ہو سکتا...... یہ ایک حیوانی پیداوار ہے...... یہ سبزی کی پیداوار کبھی نہیں کہلا سکتا۔

دوستو اب میں معاشی پہلو کی جانب آپ کی توجہ مرکوز کرواؤں گا۔ میں نے بہت سے رسائل میں مطالعہ کیا ہے......طبی سائنس کا مطالعہ کیا ہے...... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ شماریات کی رپورٹوں کا مطالعہ کرنے کے علاوہ گورنمنٹ آف امریکہ...... برطانوی گورنمنٹ وغیرہ کی رپورٹیں بھی ملاحظہ کی ہیں...... میں زیادہ تفصیل میں جانے کی بجائے آپ سے مختصر بات کروں گا...... برطانیہ کے ایک سروے کے بعد یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ:

''جانوروں سے گوشت حاصل کرنے کے لیے ان کی خوراک
وغیرہ کاشت کرنے کے لیے سبزی حاصل کرنے سے 14 گنا

زائد زمین کی ضرورت درپیش ہوتی ہے جو براہ راست انسانی
خوراک بن سکتی ہے۔"

پہلے آپ چارہ کاشت کرتے ہیں...... آپ اسے جانوروں کو کھلاتے ہیں اور مابعد ان کا گوشت حاصل کرنے کی خاطر انھیں ہلاک کرتے ہیں اور اس طرح آپ اپنی گوشت خوری کا بندوبست کرتے ہیں...... لیکن اگر وہی زمین جو آپ جانوروں کے لیے چارہ کاشت کرنے کی خاطر بروئے استعمال لاتے ہیں...... اسی زمین کو اگر سبزیوں کی کاشت کے لیے بروئے استعمال لایا جائے...... دالیں کاشت کرنے کے لیے بروئے استعمال لایا جائے...... گندم کی کاشت اور دیگر زرعی اجناس کی کاشت کے لیے بروئے استعمال لایا جائے...... زمین کا وہی ٹکڑا کئی ایک زائد خاندانوں کی کفالت سرانجام دے سکتا ہے اور اس زمین کو چراگاہ کے طور پر استعمال میں لانے کی بدولت محض چند خاندانوں کی کفالت ممکن ہو سکے گی۔

میں آپ کو ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

"10 ایکڑ رقبے پر مشتمل زمین دس انسانوں یا 10 مویشیوں کو
سال بھر کی خوراک کا ذخیرہ فراہم کر سکتی ہے۔ لیکن 10 مویشی
ایک شخص کی بھی خوراک کی سالانہ ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔"

جانور بائیوکیمیکل کھاد کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہوتے ہیں...... ہم سالانہ کروڑوں روپے...... کروڑوں روپے کا زرمبادلہ مصنوعی کھاد اور کیمیکل کھاد کے درآمد پر صرف کرتے ہیں جس کے بارے میں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ انتہائی نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہے...... لیکن چونکہ ہم قدرتی کھاد کے حصول میں ناکام رہتے ہیں...... کیوں ناکام رہتے ہیں؟...... کیونکہ یہ ہم مویشیوں سے حاصل کرتے ہیں اور مویشیوں کو ہم نیست و نابود کر رہے ہیں...... کیوں نیست و نابود کر رہے ہیں......

انھیں اپنی خوراک بنانے کے لیے احمقانہ طور پر نیست و نابود کر رہے ہیں...... لیکن ہم یہ نہیں سوچتے کہ ان جانوروں کے توسط سے ہم جو کھاد حاصل کرتے ہیں وہ نہ صرف زیادہ سستی پڑتی ہے بلکہ زیادہ صحت مند اور ہمارے ملک کے لیے زیادہ کارآمد بھی ثابت ہوسکتی ہے۔

یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ ایک جانور کو خوراک کے طور پر 16 کلوگرام چارہ درکار ہوتا ہے اور اس 16 کلوگرام خوراک سے ایک کلوگرام گوشت کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا جانوروں کو اس لیے خوراک فراہم کرنا...... محض اس لیے ان کی نشوونما اور پرورش کرنا کہ ان کو ذبح کر کے ان کا گوشت حاصل کیا جائے...... ملک کو اہم غذائی اجناس سے محروم رکھنے کے مترادف جن سے بہت سے لوگ اپنا پیٹ بھر سکتے ہیں...... لہٰذا نہ صرف چارہ اگانے کے لیے چراگاہیں بنانے بلکہ گوبر کے لیے بھی جگہ درکار ہوتی ہے۔

امریکہ کے ایک ماہر ڈاکٹر وِل پینچ کے مطابق کہ:

> ''جانور کے گوشت سے ایک کلوری حاصل کرنے کے لیے سبزی کی سات کلوریز خرچ کی جاتی ہیں۔''

اس کا مطالعہ مزید کہتا ہے کہ:

> ''ایک جانور کا پیٹ بھرنے کے لیے اس کا چارہ کاشت کرنے کے لیے جتنی زمین درکار ہوتی ہے...... اس زمین سے پانچ خاندانوں کی کفالت کی جاسکتی ہے۔''

دوستو میں آپ پر اعداد و شمار اور حقائق کا بوجھ نہیں لادنا چاہتا۔ قصہ مختصر یہ کہ:

> ''گوشت کی بجائے سبزی سے لوگوں کا پیٹ بھرنا ایک بہت ہی

ستا عمل ہے۔''

آیئے اب ہم معیشت، ماحول، مذبح خانے وغیرہ پر ایک دوسرے زاویے سے غور کرتے ہیں۔ جانوروں کے گوشت کے حصول کی خاطر ہمیں زیادہ زمین درکار ہوتی ہے...... جانوروں کی پرورش کے لیے ان کو کھلانے کے لیے زیادہ اناج کی ضرورت درپیش ہوتی ہے...... یہ سب کچھ ایک بار پھر ہمارے ماحول کے توازن میں خلل اندازی کا باعث ثابت ہوتا ہے کیونکہ وسائل ہمیشہ محدود ہوتے ہیں اور ہمیں ان وسائل کا بہترین استعمال کرنا چاہیے اور ان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنا چاہیے...... ہم یا تو فصلیں لگا سکتے ہیں یا گوشت کے حصول کی خاطر جانور پال سکتے ہیں...... دو کاموں میں سے ایک کام کر سکتے ہیں۔

آپ اس طریقہ کار پر بھی نظر دوڑائیں جس طریقہ کار کے تحت مذبح خانے کام کرتے ہیں...... ان کا نظام کیسے چلایا جاتا ہے...... ان کی صورت حال غیر معیاری اور غیر صحت مند ہوتی ہے...... حفظان صحت کے اصولوں کی قطعاً پرواہ نہیں کی جاتی...... یہ صورت حال مایوس کن اور تشویش ناک ہوتی ہے اور یہ سب کچھ محض ترقی پذیر ممالک کا ہی المیہ نہیں بلکہ دنیا بھر میں یہی کچھ دیکھنے میں آ رہا ہے۔

کل مجھے انٹرنیٹ پر غیر ممالک کی ایک رپورٹ سے آشنا ہونے کا موقع میسر آیا تھا...... یہ ممالک ترقی یافتہ ممالک تھے مثلاً امریکہ اور فرانس وغیرہ...... کہ وہاں پر مذبح خانوں کی صورت حال تشویش ناک ہے اور یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ ان کی صورت حال حفظانِ صحت کے اصولوں کے عین منافی ہے۔ میرے پاس اس وائٹ پیپر کی ایک نقل موجود ہے جو حکومت امریکہ کے احتسابی پراجیکٹ نے شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے کہ:

''موت کے فرش پر میدان جنگ...... امریکہ کے خاندانوں کے

لیے زندگی اور موت کا مسئلہ۔''

جانوروں کو ذبح کرنا...... گوشت پراسس کرنے کے پلانٹ اور ان سب سے بڑھ کر حفظان صحت کے اصولوں کے انتہائی منافی نقل وحمل کے ذرائع اور گوشت کی فروخت وغیرہ...... ان سب نے مل جل کر گوشت کو انسانی استعمال کے لیے بالکل ناکارہ اور نقصان دہ بنا کر رکھ دیا ہے...... اگر آپ کے ذہن میں یہ خیال سمایا ہو کہ درآمد شدہ گوشت کے پیکٹ یا ڈبوں میں محفوظ کیا گیا گوشت حفظان صحت کے اصولوں کے عین مطابق یا استعمال کے لیے محفوظ تصور کیا جا سکتا ہے تو یہ آپ کی خام خیالی ہوگی۔ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا...... میرے دوستوں وہ انہی مذبح خانوں سے آتا ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ کوئی آسمانوں سے اتر کر نہیں آتا...... اس کے علاوہ اسے محفوظ بنانے کے لیے کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے جو اسے مزید ضرر رساں بنا ڈالتا ہے یعنی سونے پر سہاگہ کا کام کرتا ہے۔ ماحولیاتی باخبری نے ہندوستان اور دیارِ غیر کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں سبزی خوری کی جانب راغب کیا ہے۔ ''ماحول دوست'' سبزی پر مشتمل غذائیں اب دستیاب ہیں۔ اب تمام دنیا میں یہ رجحان پرورش پا رہا ہے کہ ''ماحول دوست'' سبزیوں پر مشتمل غذا کی جانب پیش قدمی کی جائے کیونکہ ان کو دوستانہ اور صحت مندانہ تصور کیا جاتا ہے۔

سبز فیکٹریاں (Green Factories) یا گراس ہاؤس (Grass House) اب نباتاتی خوراک جن میں پھل بھی شامل ہیں ان ممالک کو برآمد کر رہے ہیں جو کہ اپنی آب و ہوا کی وجہ سے ان کے حصول سے محروم ہیں۔ ذرائع آمد و رفت کے موجودہ نظام نے بھی خوراک کے انتخاب میں بہت نعم البدل عطا کیا ہے۔

درحقیقت ترقی پذیر ممالک مثلاً ہندوستان...... حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کو سبزیوں کی زیادہ پیداوار کی طرف اپنی توجہ مبذول کروانی چاہیے اور ان کو زیادہ

سے زیادہ برآمد کرنا چاہیے۔ اس طرح ہماری ملکی معیشت پر بھی خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔

اب آیئے ماحولیاتی آلودگی پر بھی کچھ تبصرہ کرتے ہیں...... قانونی اور غیر قانونی مذبح خانے جس ماحولیاتی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں وہ دہشت ناک اور خوفناک ہے...... مویشیوں کا فضلہ...... ان کا بہتا ہوا خون مزید ماحولیاتی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ انسانی غذا کے لیے جانوروں کو لقمہ بنانا کہاں کی دانش مندی ہے بلکہ ان کا زندہ رہنا ہمارے لیے سود مند ثابت ہوتا ہے کیونکہ جانور اور انسان دونوں ایک دوسرے پر انحصار کرنے والے ہیں...... دونوں باہمی انحصار کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں...... یہی وجہ ہے کہ بھیڑوں، مچھلی، گائے، مینڈکوں وغیرہ کا زندہ رہنا ہمارے لیے سود مند ہے...... ان کو ہلاک کرنے کی نسبت ان کو زندہ رکھنا ہمارے حق میں بہتر ہے...... یہ کہاں کی دانش مندی ہے کہ ہم اپنے دوستوں اور اپنے معاونوں کو اپنے ہی ہاتھ سے ہلاک کریں؟...... وہ بھی محض اپنے چسکے کی خاطر...... اپنی لطف اندوزی کی خاطر...... میرے دوستو ہمیں اس قدرے بے رحم اور ناشکرا نہیں ہونا چاہیے...... وہ ہم سے کمتر درجے کی مخلوق ہیں...... ہم انھیں جانور یا پرندے کہتے ہیں...... انھیں ایک اور نقطہ نظر کے تحت دیکھیں...... وہ قدرتی کھاد کی فراہمی کا باعث بنتے ہیں۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جانور مصنوعی کھاد کی نسبت زیادہ قدرتی اور صحت مند کھاد فراہم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ مصنوعی کیمیکل اور کھاد ہمیں ازحد مہنگی پڑتی ہے...... اب دوبارہ میں اپنی معاشی صورت حال کی طرف لوٹ رہا ہوں...... ہم مصنوعی کیمیکل درآمد کر رہے ہیں جن کو ہم بطور کھاد استعمال کرتے ہیں...... یہ ہمارے زرمبادلہ کو ضائع کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

میرے دوستو اب میں مختصر طور پر تاریخی اور جغرافیائی نقطہ نظر پیش کروں گا۔

میں اس کا مختصر اشارہ پہلے ہی آپ کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔ تاریخی اعتبار سے کئی ایک خشک علاقوں میں میلوں تک صحرا ہی صحرا پھیلا ہوئی ہے جہاں پر کسی قسم کی کوئی بھی سبزی کاشت نہیں کی جاسکتی...... ان علاقوں میں زندہ رہنے کے لیے گوشت خوری کا سہارا لینا انتہائی ضروری تھا۔ جغرافیائی لحاظ سے میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں...... مثلاً اسکیمو...... ان کے پاس بھی کوئی نعم البدل موجود نہ تھا...... لیکن جب ہمیں ایک بہتر نعم البدل میسر آ جائے جو کہ نہ صرف صحت مندی بلکہ معاشی لحاظ سے بھی برتر ہو تو ہم اس نعم البدل سے کیوں استفادہ حاصل نہ کریں؟

اب میں ایک انتہائی اہم نکتے کی جانب پیش رفت کروں گا جو کہ میرے نقطہ نظر کو بغیر کسی شک وشبے کے ثابت کرنے میں معاون ثابت ہوگا کہ:

''انسان فطری طور پر کیوں سبزی خور ہے؟''

میرے پاس کم وبیش 20 نکات ہیں جن کا موازنہ درکار ہے......

''ہمارے جسم نے کیسی ساخت پائی ہے۔''

جیسا کہ مسٹر ترویدی نے نباتات خور اور گوشت خور دانتوں کا ذکر کیا تھا...... یعنی ہموار دانت اور نوکیلے دانت...... اب میں پہلے سبزی خور دانتوں کے بارے میں کچھ تذکرہ پیش کروں گا...... نباتات خور جانوروں کے دانت ان کے جبڑوں میں جمے ہوئے ہوتے ہیں...... وہ چھوٹے...... کند اور ایک دوسرے کے قریب ترین ہوتے ہیں جبکہ گوشت خور درندوں کے دانت تیز...... نوکیلے اور لمبے ہوتے ہیں...... انسان بھی اس قسم کے دو یا چار دانتوں کا حامل ہوتا ہے...... نباتات خور جانوروں کے جبڑے اوپر اور نیچے...... دائیں اور بائیں یعنی تمام تر سمتوں میں حرکت کرتے ہیں...... وہ چبانے کے بعد اپنی خوراک ہڑپ کر جاتے ہیں...... جبکہ گوشت خور درندوں کے ضمن میں ان کے جبڑے محض اوپر اور نیچے حرکت کرتے ہیں اور وہ چبائے بغیر اپنی

خوراک ہڑپ کر جاتے ہیں۔

دوستو اب آپ بذات خود موازنہ کرتے جائیں۔ میں محض نباتات خور یا گوشت خور کی اصطلاح استعمال کروں گا۔ یہ آپ روشن دماغ سامعین کرام کا کام ہے کہ وہ نوٹ فرمائیں کہ ہمارا انسانی جسم اور ہمارے انسانی جسم کے حصے کس کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں...... نباتات خور جانوروں کے ساتھ...... یا گوشت خور درندوں کے ساتھ۔

زبان...... نباتات خور جانوروں کی زبان بالکل ہموار ہوتی ہے جبکہ گوشت خور درندوں کی زبان کھردری ہوتی ہے۔

پانی پینے کی عادات...... یہ ایک انتہائی اہم چیز ہے...... میرے دوستو...... ڈاکٹر پارس دلال نے مجھے بتایا تھا کہ:

> ''یہ نباتات خور جانور...... یہ اپنے ہونٹوں سے چسکی لگاتے ہوئے پانی پیتے ہیں جبکہ تمام تر گوشت خور درندے اپنی زبان کے ساتھ پانی پیتے ہیں۔''

ہم بھی پانی پینے کے لیے اپنے ہونٹ استعمال کرتے ہیں۔

آیئے اب آنت کی لمبائی زیرِ غور لاتے ہیں...... نباتات خور جانوروں میں لمبی انتڑیاں پائی جاتی ہیں...... یہ ان کے جسم کی لمبائی سے تقریباً چار گنا زائد لمبائی کی حامل ہوتی ہیں یہ گوشت پر مبنی خوراک کو جلدی باہر نکالنے میں معاون ثابت نہیں ہو سکتیں...... جبکہ گوشت خور درندوں میں چھوٹے سائز کی انتڑیاں پائی جاتی ہیں جو کہ ان کی جسم کی لمبائی کے مساوی ہوتی ہیں اور گوشت پر مبنی غذا کو باہر نکالنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں پیشتر اس کے کہ وہ نجاست بن جائے۔

جگر اور گردے...... نباتات خور جانوروں میں نسبتاً چھوٹے سائز کے حامل

ہوتے ہیں لٰہذا وہ بہ آسانی ضائع شدہ مواد باہر نکالنے پھینکنے کے قابل نہیں ہوتے جبکہ گوشت خور درندوں کے جگر اور گردے لمبے ہوتے ہیں لٰہذا وہ ضائع شدہ مواد بہ آسانی باہر پھینکنے کے قابل ہوتے ہیں۔

نظام ہضم...... نباتات خور جانوروں کے نظام ہضم میں ہائیڈروکلورک ایسڈ کم مقدار میں پایا جاتا ہے لٰہذا وہ گوشت بہ آسانی اور بخوبی ہضم نہیں کر سکتے جبکہ گوشت درندوں کے نظام ہضم میں ہائیڈروکلورک ایسڈ وافر مقدار میں پایا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ بہ آسانی گوشت ہضم کر جاتے ہیں...... لیکن انسان ایسا نہیں کرسکتا۔

لعاب دہن...... نباتات خور جانوروں میں انسانوں کی طرح لعاب دھن (Alkaline) کا حامل ہوتا ہے اور (Vitaline) کا بھی حامل ہوتا ہے جو کہ اناج میں پائے جانے والے کاربوہائیڈریٹ کو ہضم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے جبکہ گوشت خور درندوں میں...... ان کا لعاب دہن ہمیشہ تیزابی (Acidic) نوعیت کا حامل ہوتا ہے۔

خون...... نباتات خور جانوروں میں انسانوں کی طرح پی ایچ (Alkaline) ہوتا ہے...... اور گوشت خور درندوں میں (Acidic) ہوتا ہے......

خون کی لپو پروٹین (Lipoprotein)...... انسانی خون کی لپو پروٹین نباتات خور جانوروں سے مشابہہ ہوتی ہے جبکہ یہ گوشت خور درندوں کے مشابہہ نہیں ہوتی۔

حواس...... تمام تر حواس بالخصوص نظر...... نباتات خور جانوروں میں کمزور ہوتی ہے جبکہ گوشت خور درندوں میں حواس بالخصوص نظر انتہائی طاقتور ہوتی ہے۔

آواز...... نباتات خور جانوروں حتیٰ کہ انسانوں کی آواز خوفناک انداز لیے ہوئے نہیں ہوتی...... یہ ڈرا دینے والی آواز نہیں ہوتی تاوقتیکہ ہم بذات خود اسے

خوفناک اور ڈراؤنی بنانے پر نہ تلے ہوں لیکن تمام تر نباتات خوروں کی قدرتی آواز خوفناک نہیں ہوتی جبکہ گوشت خور درندوں مثلاً شیر اور ببر شیر وغیرہ کی آواز خوفناک اور ڈراؤنی ہوتی ہے اور اب آخر میں بچے...... دیکھنے کی نارمل قوت...... نباتات خوروں کے بچے زیرِ غور لائیں...... ان کی پیدائش کے لمحے سے...... وہ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں جبکہ گوشت خور درندوں کے بچے پیدائش سے تقریباً ایک ہفتہ بعد تک دیکھنے کے قابل نہیں ہوتے۔

دوستو اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ:

''فطری طور پر انسان کیا نباتات خور جانوروں کے درجے میں شامل ہوتا ہے...... اناج خور...... یا گوشت خور درندوں کے درجے میں شامل ہوتا ہے؟...... گوشت خور۔''

اب میں آپ کو کچھ ایسی شخصیات کے بارے میں بتاؤں گا...... عظیم شخصیات کے بارے میں جنھوں نے گوشت خوری کی مذمت کی تھی...... دنیا کی تاریخ پر ایک نظر دہرائیں...... ہم دیکھیں گے کہ تمام تر عظیم مفکرین...... فلاسفر۔ سائنس دان مثلاً آئن سٹائن...... فن کار مثلاً لیونارڈو...... ڈاونچی...... شاعر مثلاً ملٹن پوپ شیلے اور لکھاری مثلاً جارج برناڈشا...... اور دنیا بھر کے مذہبی راہنما...... ریاضی دان...... سائنس دان نیوٹن اور آئن سٹائن...... ڈاکٹر اینی بسانٹ...... ڈاکٹر واٹر والش...... جارج برناڈشا...... ٹالسٹائی...... یونانی فلاسفر سقراط اور ارسطو...... یہ تمام افراد روشن ذہن لوگ تھے...... روشن دماغ لوگ تھے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ:

''وہ لوگ شریفانہ خصائل...... قوت برداشت...... جذبہ ہمدردی اور رحم دلی...... پیار اور عدم تشدد سے نوازتے جاتے ہیں جو گوشت خوری نہیں کرتے۔''

دوستو اب میں برناڈ شا کا ایک قول پیش کروں گا...... برناڈ شا جو کہ ایک نامور لکھاری تھا......اس کا قول ہے کہ:

''ہم ہلاک شدہ جانوروں کی زندہ قبریں ہیں۔''

سنو دوستو وہ کیا کہتا ہے کہ:

''ہم زندہ قبریں ہیں......چلتی پھرتی قبریں ہیں......حرکت پذیر قبریں ہیں۔''

کن کی زندہ قبریں ہیں؟

''ہلاک شدہ جانوروں کی زندہ قبریں ہیں۔ جن کو ہم نے اپنی بھوک مٹانے کی خاطر ہلاک کیا۔''

ایک مرتبہ برناڈ شا بستر علالت پر دراز تھا...... وہ سخت بیمار تھا...... ڈاکٹروں نے اسے مشورہ دیا کہ:

''تمھیں گوشت کا شوربہ پینے کی حاجت ہے۔''

برناڈ شاہ نے جواب دیا کہ:

''میں گوشت پر مشتمل کسی غذا کو استعمال کرنے کی بجائے مر جانے کو ترجیح دوں گا۔''

اور میرے دوستو یقین کرو کہ وہ صحت یاب ہو گیا اور اُس کے اس عمل کی بدولت ڈاکٹر بھی سبزی خور بن گیا۔

اسی طرح مہاتما گاندھی......اس کا بیٹا شدید علیل تھا......اسے بھی گوشت کا شوربہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا...... اور اس نے بھی انکار کر دیا...... اور اس کا بیٹا بھی صحت سے ہمکنار ہو گیا۔ میرے دوستوں میں کیوں آپ کو یہ سب کچھ بتا رہا ہوں کہ مسٹر ترویدی نے کہا تھا کہ:

''ہاں طبی نکتہ نگاہ سے ڈاکٹر جو کچھ کہتا ہے ہمیں وہ تسلیم
کرنا چاہیے۔''

اس میں کوئی شک نہیں لیکن جیسا کہ میں نے آغاز میں کہا تھا...... میں نے کہا تھا کہ:

''ہر چیز اہم ہے۔''

جب ڈاکٹر کچھ کہتا ہے...... وہ محض ڈاکٹری نقطہ نظر کے تحت کہتا ہے...... اور دوستو ہم اس روئے زمین پر آباد رہنا چاہتے ہیں لیکن ہماری آبادی دوسروں کی بربادی نہیں ہونی چاہیے۔

بہت بہت شکریہ دوستو...... 21 ویں صدی سبزی خوروں کی صدی ہوگی۔

میرے دوستو میرا خیال ہے کہ میں نے ایک سادہ طریقے سے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کہ میں ان لوگوں کو بھی جانتا ہوں جو عادی گوشت خور ہیں...... وہ کسی بھی تہذیب...... کسی بھی خاندان...... کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں...... انھوں نے کبھی کبھی اپنے ذہن کو سبزی خوری کی طرف راغب نہیں کیا اور یہی وہ سب کچھ ہے جو مسٹر ترویدی نے بیان کیا ہے کہ:

''آیئے...... آج ہم یہاں جمع ہیں...... آیئے ہم اپنے ذہنوں
کو استعمال کریں نہ محض مذہبی نقطہ نگاہ سے...... نہ محض سماجی نقطہ
نگاہ سے......''

حتیٰ کہ میں نے...... میں یہ کہنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے اپنے جین مت کے حامل افراد کو بھی دیکھا ہے...... جب وہ کسی اجتماع میں شریک ہوتے ہیں...... چونکہ وہ سماجی رتبے سے خائف ہوتے ہیں...... وہ بھی گوشت کھانا شروع کر دیتے ہیں...... میں اس حرکت کو قطعاً پسند نہیں کرتا...... لیکن ہر کسی کے لیے

خواہ وہ سبزی خور ہو یا گوشت خور ہو...... یہ ضروری ہے کہ وہ اپنا ذہن استعمال کرے...... ہر ایک نقطہ نظر اور ہر ایک زاویہ نگاہ کے تحت دیکھنے کی کوشش کرے کہ:

''کیا انسان کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز ہے۔''

اپنی صحت کے نقطہ نظر کے تحت......قومی نقطہ نظر کے تحت......سماجی نقطہ نظر کے تحت...... ماحولیاتی نکتہ نظر کے تحت اور سب سے بڑھ کر رحم دلی اور جذبہ ہمدردی کے نقطہ نظر کے تحت......

دوستو جب قدرت نے تمام مخلوق تخلیق فرمائی ہے...... جانور بھی تخلیق فرمائے ہیں...... انسان بھی تخلیق فرمائے ہیں...... تمام مخلوق برابر ہے...... کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو ہلاک کرے...... اور وہ بھی محض اپنی پیٹ پوجا کی خاطر......شکریہ...... بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

(ڈاکٹر محمد)

خواتین و حضرات...... اب ڈاکٹر ذاکر اپنا خطاب پیش کریں گے۔

(ڈاکٹر ذاکر)

قابل قدر مسٹر راشمی بھائی زاویری...... مسٹر ترویدی...... ڈاکٹر محمد نائک...... معزز مہمانان گرامی...... میرے عزیز بزرگو...... میرے عزیز بھائیو اور بہنوں...... میں آپ سب کو اسلامی طرز پر خوش آمدید کہتا ہوں......

اسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

(آپ سب پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو)

آج کے مباحثے کا عنوان:

''گوشت خوری انسان کے لیے جائز ہے یا ناجائز؟''

ہے نہ کہ یہ عنوان ہے کہ:

''گوشت خوری یا سبزی خوری...... کون سی خوراک صحت کے لیے بہتر ہے۔''

اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ:

''ایک سیب'' ''ایک آم'' سے بہتر ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ''آم'' ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔''

اگر چہ میرا درج بالا بیان اس مباحثے کو پایہ تکمیل تک پہچانے کے لیے کافی ہے۔ لیکن مجھے جواب ضرور دینا ہے۔

تعریف کے اعتبار سے گوشت خوری کا مطلب یہ ہے کہ:

''ایک شخص جو حیوانی ذرائع سے حاصل ہونے والی خوراک بھی استعمال کرتا ہو۔''

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ:

''وہ شخص سبزی خوری نہ کرتا ہو یا نباتاتی خوراک استعمال نہ کرتا ہو......''

اس کا یہ مطلب نہیں کہ:

''گوشت خور شخص ایک ایسا شخص ہے جو سبزی اور پھل استعمال نہیں کرتا۔''

یہ نکتہ آپ سب حضرات پر واضح ہونا چاہیے۔

ایک اور فنی اور سائنسی اصطلاح ''ایک اومنی وورس غذا'' ہے۔

(An omnivorous diet)

ایک شخص جو کئی اقسام کی غذائیں استعمال کرتا ہے...... بالخصوص سبزی یا نباتاتی خوراک اور حیوانی ذرائع سے حاصل ہونے والی خوراک مثلاً گوشت وغیرہ...... اس کے لیے یہ فنی اور سائنسی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ ''سبزی خور'' (Vegetarian) جیسا کہ مسٹر راشمی بھائی نے درست کہا ہے کہ یہ اصطلاح ''سبزی'' (Vegetable) سے نہیں نکلی بلکہ یہ وجیٹاس (Vegetas) سے نکلی ہے جس کا مطلب ہے کہ:

''سانس کی رمق سے بھرپور...... زندگی کی رمق سے بھرپور۔''

انھوں نے اس کی زیادہ وضاحت پیش نہیں کی...... ہم اس بارے میں مزید بات کر سکتے ہیں مگر انھوں نے مزید وضاحت نہیں کی...... کئی اقسام کے سبزی خور موجود ہیں...... ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو محض پھل اور گری دار میوہ پر گزارہ کرتے ہیں...... ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ویدانت (Vedanta) کہلاتے ہیں۔ وہ کسی بھی حیوانی غذا کو استعمال نہیں کرتے...... کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو 'لیکٹو سبزی

خور" (Lacto vegetarian) کہلاتے ہیں...... میرا خیال ہے کہ مسٹر راشمی بھائی زاویری لوگوں کے اسی گروہ سے تعلّق رکھتے ہیں...... یہ لوگ دودھ استعمال کرتے ہیں...... کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو 'لیکٹو اوو و سبزی خور" (Lacto -ovo vegetarian) کہلاتے ہیں...... یہ لوگ انڈے اور دودھ دونوں استعمال کرتے ہیں...... کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو 'پیسکو سبزی خور (Pesoco vegetarian) کہلاتے ہیں...... یہ لوگ مچھلی کھاتے ہیں...... کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو "نیم سبزی خور" (Semi vegetarian) کہلاتے ہیں...... یہ لوگ مرغ کا گوشت استعمال کرتے ہیں۔

یہ درجہ بندیاں سبزی خور سوسائٹی نے بنا رکھی ہیں...... ان درجہ بندیوں کو قائم کرنے میں میرا کوئی عمل دخل نہیں ہے...... میں ایسے مزید 20 اقسام کے لوگوں کی فہرست پیش کرسکتا ہوں لیکن وقت اس امر کی اجازت نہیں دیتا۔

میں ڈاکٹر ولیم ٹی۔ جارِوس کا ایک قول پیش کرنا چاہوں گا۔ ڈاکٹر ولیم ٹی۔ جاروس کون ہے؟

- امریکی کونسل برائے سائنس اور صحت کا ایڈوائزر ہے۔
پبلک ہیلتھ انسدادی ادویات کا پروفیسر ہے۔ وہ یہ خدمات لوما لنڈا یونیورسٹی میں سرانجام دے رہا ہے۔
- وہ ہیلتھ فراڈز کے خلاف نیشنل کونسل کا بانی اور صدر بھی ہے۔
- وہ کتاب "دی ہیلتھ روبرز" (صحت کے لٹیرے) کا شریک مرتب ہے۔

ڈاکٹر موصوف کے مطابق وہ سبزی خوروں کو دو درجوں میں درجہ بند کرتا ہے......

"استدلالی سبزی خور" اور "نظریاتی سبزی خور"

"استدلالی سبزی خور"...... یہ سبزی خور صحت کے تقاضے مدنظر رکھتے ہوئے

اپنی غذا منتخب کرتا ہے..... وہ اپنے نظریے میں زیادہ استدلال پسند واقع ہوتا ہے بہ نسبت جذباتی ہونے کے..... دوسری طرف نظریاتی سبزی خور..... یہ سبزی خور اپنی غذا کا انتخاب اس اصول کے تحت کرتا ہے جو کہ کسی نظریے پر بنیاد کرتا ہے..... یہ زیادہ جذباتی ہوتا ہے بجائے اس کے کہ استدلال پسند ہو اور ڈاکٹر ولیم ٹی۔ جاروس مزید کہتا ہے کہ:

> ''ایک نظریاتی سبزی خور اس امر سے پہنچانا جاتا ہے کہ وہ سبزی خوری کے فوائد بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔''

اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میرے پیشرو مقرر نے سبزی خوری کے فوائد بڑھا چڑھا کر بیان کیے ہیں۔ انھوں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ بے انتہا سبزی خوری آپ کو صحت کو بھی داؤ پر لگا سکتی ہے۔ ڈاکٹر موصوف مزید کہتا ہے کہ:

> ''ایک نظریاتی سبزی خور اپنے آپ کو ایک سائنس دان ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ ایک وکیل کی طرح ہوتا ہے..... اور سائنس دان کی نسبت وکیل زیادہ دکھائی دیتا ہے۔''

اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میرے پیشرو مقرر کا خطاب ایک سائنس دان کی بجائے ایک وکیل کا خطاب معلوم ہوتا ہے..... نظریاتی سبزی خور کا پیش کردہ مواد اگرچہ ایک اچھا خطاب تشکیل دے سکتا ہے جیسے کہ ابھی ہم نے ایسا ہی خطاب سنا تھا لیکن یہ سائنسی نظریات پر پورا اترنے کے لائق نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر ولیم ٹی جاروس مزید کہتا ہے کہ:

> ''نفسیاتی سبزی خور منافقت سے بھرپور ہوتا ہے..... وہ انتہا پسندی سے بھی معمور ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کی منافقت اور انتہا

پسندی سے ڈاکٹر اور سائنس دان بھی محفوظ نہیں ہوتے۔"

اور آپ اس حوالے کو زیرِ غور رکھ سکتے ہیں...... مسٹر راشمی بھائی زاویری نے کہا تھا کہ:

"کئی ایک بیماریاں......"

اور میرے لیے یہ ممکن ہے کہ میں ہر ایک کو جھٹلا سکوں...... ہر ایک سے انکار کر سکوں...... لیکن اگر وقت نے اجازت دی تو میں ضرور ایسا کروں گا۔ سائنس کی بات کرتے ہوئے ان کا نظریہ ایک سائنسی نظریہ نہ تھا۔

ہر قسم کی امراض سے بچا جا سکتا ہے۔

"پرہیز علاج سے بہتر ہے۔"

طب کی بنیاد اسی مقولے پر استوار ہے...... وقت مجھے اجازت نہیں دے گا کہ میں صحت کے بارے میں تفصیل میں جا سکوں...... اپنے تردیدی بیان میں...... اگر وقت نے اجازت دی میں دیگر کئی ایک پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کروں گا...... اور "صحت"...... میں کوشش کروں گا کہ اپنی تردید کے دوران اس پہلو پر بھی روشنی ڈالوں۔

آیئے ہم ان مختلف وجوہات کا تجزیہ کریں کہ کوئی شخص اپنی غذائی عادات کا انتخاب کیسے کرتا ہے:

- یہ انتخاب مذہبی بھی ہو سکتا ہے۔
- یہ انتخاب جغرافیائی صورت حال کے پیش نظر بھی ہو سکتا ہے۔
- یہ ذاتی انتخاب بھی ہو سکتا ہے۔
- یہ انتخاب ذائقے...... رنگ اور خوشبو کا مرہونِ منت بھی ہو سکتا ہے۔
- یہ انتخاب انسانی یا اخلاقی اقدار کا مرہونِ منت بھی ہو سکتا ہے۔

- یہ انتخاب نفسیاتی وجوہات کی بنا پر بھی ہوسکتا ہے۔
- یہ انتخاب چال ڈھال اور عمل درآمد کا مرہون منت بھی ہوسکتا ہے۔
- یہ انتخاب غذائیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی کیا جا سکتا ہے۔
- یہ انتخاب صحت اور سائنسی بنیادوں پر بھی ہوسکتا ہے۔

آیئے پہلے ہم مذہبی وجوہات کا تجزیہ کریں۔

مسٹر تریویدی نے فرمایا تھا کہ:

''مذہب کو انسانی معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے...... اور یہ کہ ہمیں یہ سب کچھ ایک ڈاکٹر پر چھوڑ دینا چاہیے۔''

مذہبی اتھارٹی...... بڑی اور عظیم بنیاد...... وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک ہے...... اگر وہ ڈاکٹر نہیں ہے...... وہ خدا جس کو آپ پوجتے ہیں...... جس کی آپ پرستش کرتے ہیں...... جس کی آپ عبادت کرتے ہیں...... اگر وہ ڈاکٹر نہیں تو آپ کو اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

وہ کہتا ہے کہ:

''اسے ایک ڈاکٹر پر چھوڑ دینا چاہیے۔''

لیکن اسلام میں:

''ہم اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارا خالق ہے...... اور انسانوں کا خالق انسانوں کے بارے میں بہترین اور برتر علم رکھتا ہے۔ اگر دنیا کے تمام ڈاکٹروں کے تمام تر برسوں کے علم اکٹھے کر لیے جائیں تو وہ اس کے علم کے ایک ذرے کے برابر بھی نہیں بن سکتے۔''

اور آپ غور کر سکتے ہیں مسٹر راشمی بھائی زاویری کے بیان پر کہ:

''کہ تمام تر انحصار ڈاکٹروں پر۔''

وہ ان کتب کے حوالے سے بات کر رہا ہے میرے خیال کے مطابق جو اس ہال سے باہر فروخت ہو رہی ہیں...... برائے فروخت موجود ہیں...... میں ان تمام تر نکات پر بات کروں گا...... ان میں سے اکثریت ایسے نکات کی ہے جو کہ فرضی، بناوٹی اور خود ساختہ ہیں...... ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے...... کچھ غیر متعلقہ ہیں...... کچھ غیر مصدقہ ہیں...... اور کچھ حقیقی ہیں...... وہ بھی آدھے پکے ہوئے ہیں...... پورے پکے ہوئے نہیں ہیں۔ میں ایک بات مکمل طور پر واضح کر دینا چاہوں گا کہ:

''جب میں یہ ثابت کر رہا ہوں گا کہ گوشت خوری انسان کے لیے جائز ہے اور انسان کو گوشت خوری کی اجازت فراہم ہونی چاہیے...... اس دوران میری ذرہ برابر بھی یہ نیت نہیں ہوگی کہ میں کسی سبزی خور کے جذبات مجروح کروں اور بلکہ میں منطقی اور سائنسی حوالوں سے یہ ثابت کروں گا کہ گوشت خوری انسان کے لیے جائز ہے...... انسان کو اس کی اجازت فراہم ہے اور اگر اس امر سے کسی کے جذبات اور احساسات مجروح ہوتے ہیں تو میں اس سے پیشگی معذرت طلب کر رہا ہوں...... میں اس سے پیشگی معذرت خواہ ہوں...... میں بڑی سنجیدگی کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔ میری نیت کسی کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں ہے لیکن میں نے اپنے پیشرو مقرر کے بیان کردہ نکات کا جواب بھی دینا ہے۔''

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے:

''اسلام انسان کو اس امر کا پابند نہیں کرتا کہ وہ لازماً گوشت خوری کرے...... ایک مسلمان اگر محض سبزی خوری کرتا ہے تو وہ بھی ایک بہتر مسلمان ہو سکتا ہے۔ لیکن...... لیکن جب ہمارا خالق...... خدا تعالیٰ...... اللہ تعالیٰ ہمیں یہ اجازت فراہم کرتا ہے کہ ہم گوشت خوری بھی کر سکتے ہیں تو ہم کیوں اپنے خالق کی اس اجازت سے فائدہ نہ اٹھائیں۔''

اور میں نے اپنی گفتگو کا آغاز قرآن پاک کی سورۃ مائدہ...... سورۃ نمبر 5 آیت نمبر 1 کے حوالے سے کیا تھا۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

''اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو۔ تمھارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر جو آگے سنایا جائے گا تم کو۔''

قرآن پاک سورۃ نحل...... سورۃ نمبر 16...... آیت نمبر 5 میں مزید فرماتا ہے کہ:

''اور چوپائے پیدا کیے ان میں تمھارے لیے گرم لباس اور مُنفعتیں اور ان میں سے کھاتے ہو۔''

آیئے ہم جغرافیائی وجوہات اور ماحولیاتی صورت حال کا جائزہ لیں...... اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ انسانی غذائی عادات پر اثر انداز ہوتا ہے...... مثال کے طور پر جو لوگ ساحلی علاقوں میں آباد ہیں...... وہ مچھلی زیادہ استعمال کرتے ہیں...... جو لوگ جنوبی ہند میں رہائش پذیر ہیں وہ چاول کا استعمال زیادہ کرتے ہیں...... جو لوگ ریگستانی علاقوں میں رہائش پذیر ہیں وہاں پر سبزیوں کی قلت پائی جاتی ہے اور ان علاقوں کے رہائشی زیادہ تر گوشت خوری پر انحصار کرتے ہیں۔ اسکیمو...... وہ بھی سبزی کی نعمت سے محروم ہیں اور زیادہ تر سمندری خوراک پر گزارہ

کرتے ہیں اور مسٹر زاویری نے کہا ہے کہ:

''وہ جانتے ہیں کہ دنیا کے کئی علاقوں میں سبزیاں دستیاب نہیں ہیں...... لیکن آج کل ذرائع نقل و حمل اتنے ترقی یافتہ اور برق رفتار ہو چکے ہیں کہ ہم ان علاقوں کو سبزی برآمد کر سکتے ہیں۔''

میں ہندوستانی سبزی خوروں کی کانگرس سے درخواست کروں گا کہ:

''وہ کم از کم اس نقل و حمل کا خرچہ برداشت کرے جو اسکیمو اور سعودی عربیہ تک سبزی پہنچانے کے لیے درکار ہوگا۔''

اگر آپ سعودی عربیہ سبزی برآمد کرنا چاہتے ہیں تو یہ ایک زیادہ لاگت کا حامل کام ہوگا۔ کیوں؟...... کیونکہ نقل و حمل کا خرچہ...... یہ بہت زیادہ اٹھے گا اور سبزی کو مہنگا ترین بنا دے گا۔ یہ غیر منطقی فعل ہے......اور غیر سائنسی فعل بھی ہے کہ اس غذا کے لیے کثیر رقم خرچ کی جائے جو غذائی اعتبار سے بھی کم غذائیت کی حامل ہو۔

آیئے اب ہم ''ہمدردی پر مبنی وجوہات'' اور ''اخلاقی وجوہات'' کا تجزیہ کریں:

اور خاص سبزی خور یہ کہتے ہیں کہ:

''ہر ایک زندگی مقدس ہے اور کسی بھی جاندار مخلوق کو ہلاک نہیں کرنا چاہیے۔''

وہ یہ محسوس کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ آج کل...... یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ:

''پودے (نباتات) بھی زندگی رکھتے ہیں۔ وہ بھی جاندار مخلوق کے زمرے میں آتے ہیں۔''

لٰہذا ان کی یہ بڑی دلیل (ان کی دانست میں) کہ:

''جاندار مخلوق کو ہلاک کرنا۔''

آج کل اس کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی۔

سابقہ ادوار میں...... ممکن ہے دو صدیاں بیشتر...... عین ممکن ہے کہ ان کی یہ دلیل کچھ وزن رکھتی ہو لیکن آج کل یہ کوئی وزن نہیں رکھتی...... کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

آج کل وہ مزید دلیل پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

''ہاں...... ہم جانتے ہیں کہ نباتات بھی زندگی رکھتے ہیں...... وہ بھی جاندار مخلوق ہیں لیکن ان کو درد اور تکلیف کا احساس نہیں ہوتا...... لہٰذا ایک پودے کو ہلاک کرنا...... نباتات کو ہلاک کرنا کسی جانور کو ہلاک کرنے کے مقابلے میں کم تر درجے کا حامل گناہ ہے۔''

آج کل سائنس ترقی کی مزید منازل طے کر چکی ہے اور ہم یہ جان چکے ہیں کہ:

''نباتات بھی درد اور تکلیف محسوس کرتے ہیں...... وہ روتے بھی ہیں...... لیکن ان کا رونا انسانی کان نہیں سن سکتے کیونکہ انسان کان کی قوت سماعت کی حد 20 سائیکلز فی سیکنڈ تا 20,000 سائیکلز فی سیکنڈ ہوتی ہے...... اس حد سے نیچے یا اوپر کوئی بھی آواز انسانی کان نہیں سن سکتے۔''

(تالیاں)

جانور کے رونے اور چیخنے کی آواز انسانی کان بخوبی سن سکتے ہیں...... لیکن نباتات کے رونے دھونے اور چیخنے چلانے کی آواز انسانی کان نہیں سن سکتے...... اگر آپ نباتات کے رونے دھونے اور چیخنے چلانے کی آواز نہیں سن سکتے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ ان کو درد میں مبتلا کریں یا ہلاک کریں تو آپ کا یہ امر آپ کے لیے جائز قرار پائے گا۔

ایک ''نظریاتی سبزی خور'' تھا...... وہ میرے ساتھ بحث کرنے لگ گیا۔ اس

نے مجھے بتایا کہ:

''ذاکر بھائی...... میں جانتا ہوں کہ نباتات بھی زندگی کے حامل ہوتے ہیں...... وہ بھی جاندار مخلوق ہیں...... وہ بھی درد اور تکلیف محسوس کرتے ہیں...... لیکن آپ جانتے ہیں کہ نباتات...... ان کے دو حواس کم ہوتے ہیں...... جانوروں کے مقابلے میں ان کے دو حواس کم ہوتے ہیں۔''

میں نے اسے جواب دیا کہ:

''فرض کرو کہ میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ نباتات کے دو حواس کم ہوتے ہیں...... جانوروں کی نسبت ان کے دو حواس کم ہوتے ہیں......''

لیکن اس کے بعد میں نے اس سے ایک سادہ سا سوال پوچھا کہ:

فرض کرو کہ تمہارا بھائی پیدائشی گونگا اور بہرہ ہے...... وہ سن نہیں سکتا...... بول نہیں سکتا...... یعنی اس کے دو حواس کم ہیں...... اور جب وہ جوان ہو جاتا ہے...... کوئی شخص آتا ہے اور اسے قتل کر ڈالتا ہے...... کیا تم جج کے پاس جا کر اسے یہ کہو گے کہ:

''جج صاحب قاتل کو کم سزا دیں کیونکہ میرے بھائی کے دو حواس کم تھے۔''

میں نے اس سے مزید کہا کہ:

''تم جو کچھ جج سے کہو گے وہ یہ ہوگا کہ جج صاحب قاتل نے ایک معصوم شخص کو ہلاک کیا ہے...... اس کو زیادہ سے زیادہ سزا دیں۔''

اور اگر ہم اس امر کا تجزیہ سرانجام دیں کہ:

''جہاں تک جاندار مخلوق کا تعلّق ہے اسلام اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے...... انسانی مخلوق جو ایک جاندار مخلوق ہے اور غیر انسانی جاندار مخلوق۔''

جہاں تک انسانی مخلوق کو ہلاک کرنے کا تعلّق ہے اس ضمن میں اس سلسلے میں قرآن پاک فرماتا ہے......سورۃ مائدہ......سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 32 کہ:

''جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو بچا لیا اور اس نے گویا سب لوگوں کو بچا لیا۔''

جہاں تک غیر انسانی جاندار مخلوق کا تعلّق ہے...... کسی بھی انسان کو یہ اجازت نہیں کہ وہ انھیں غیر ضروری طور پر نقصان پہنچائے...... انھیں غیر ضروری طور پر ہلاک کرے...... کھیل کھیل میں انھیں ہلاک کرے...... اپنے کھیل تماشے کے لیے انھیں ہلاک کرے...... یا نشانہ بازی کے لیے انھیں ہلاک کرے...... اس امر کی قطعاً اجازت نہیں ہے...... اگر آپ کو اپنا تحفظ درکار ہو...... اپنی سلامتی درکار ہو...... تب آپ انھیں روک سکتے ہیں حتیٰ کہ ہلاک بھی کر سکتے ہیں...... یا اگر آپ حلال خوراک کے طلب گار ہیں تو آپ حلال جانور ذبح کر کے ان کو اپنی خوراک بنا سکتے ہیں...... لیکن کھیل تماشے یا نشانہ بازی یا شکار کی غرض سے آپ جانوروں کو ہلاک نہیں کر سکتے۔

اگر آپ ایک جانور کی زندگی لیتے ہیں...... ایک اوسط درجے کے جانور کو اگر آپ ذبح کرتے ہیں...... یہ تقریباً 100 انسانوں کی خوراک بن سکتا ہے...... دوسری طرف انہی 100 انسانوں کو خوراک مہیا کرنے کی غرض سے آپ کو 100 سے زائد پودے (نباتات) ہلاک کرنا ہوں گے۔

''کیا یہ قابل ترجیح عمل نہیں ہے کہ ایک سو جاندار پودوں

(نباتات) کی جان لینے کی بجائے ایک جاندار جانور کی جان لی جائے؟"

کون سا گناہ بڑا ہے؟

کیا یہ گناہ بڑا ہے کہ ان انسانوں کو ہلاک کر دیا جائے جو معذور ہیں یا ایک صحت مند انسان کو ہلاک کر دیا جائے؟......کون سا گناہ بڑا ہے؟......آپ بذات خود فیصلہ کریں۔

ایک سبزی خور سوسائٹی موجود ہے جس کا نام......

"تمام جانداروں کے احترام کی عالمی فاؤنڈیشن۔"

بہت سے حوالے جو میرے پیشرو مقرر نے پیش کیے ہیں وہ اس سوسائٹی اور ان تین عدد کتابوں سے دیے ہیں......تقریباً تمام تر حوالے......اس فاؤنڈیشن کا نام......

"تمام جانداروں کے احترام کی عالمی فاؤنڈیشن۔"

ہے۔لیکن وہ یہ لکھنا بھول گئے ہیں کہ:

"ماسوائے نباتات کے۔"

یہ جملہ انھیں بریکٹ میں تحریر کرنا چاہیے تھا۔

اور یہ کہتی ہے کہ:

"تمام مخلوق ایک کنبہ ہے......ایک خاندان ہے......تمام جانیں مقدس ہیں۔"

یہ کس قسم کا نظریہ ہے کہ:

"آپ اپنے خاندان کے ایک رکن کو ہلاک کرنے کی اجازت فراہم کر رہے ہیں اور دوسرے رکن کو ہلاک کرنے کی اجازت نہیں دے رہے؟"

یہ غیر منطقی اور غیر سائنسی نظریہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ:

''امریکہ میں سبزی خور سوسائٹیاں موجود ہیں جو طالب علموں کو مذبح خانوں میں لے جاتی ہیں اور وہ انھیں جانوروں کا خون بہتا دکھاتی ہیں اور ان کو سبزی خوری کی جانب راغب کرتی ہیں۔''

یہ عمل بالکل اسی طرح ہے جس طرح......

''ایک ڈاکٹر نوجوان لڑکیوں کو بچے کی پیدائش کا ایک پیچیدہ کیس دکھانے کے لیے لے آئے اور مابعد یہ کہے کہ:

یہی وجہ ہے کہ آپ شادی نہ کریں...... اور بچے پیدا کرنے سے اپنے آپ کو بچائیں۔''

ذہن کو کنٹرول کرنے کی یہ غیر اخلاقی اقسام ہیں...... غیر اخلاقی...... حقیقت میں ہمیں اپنے بچوں کو باور کروانا چاہیے کہ:

''جب حصول خوراک کی خاطر سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں تب حصول خوراک کی خاطر جانور کیوں نہیں پالے جا سکتے۔''

تمام جانیں مقدس ہیں...... میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں...... کسی بھی جان کو غیر ضروری طور پر ہلاک کرنا غلط ہے...... لیکن اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے...... حلال خوراک کی اجازت ہے...... حلال غذا کی اجازت ہے۔

آیئے اب بیماریوں کے نقطہ نظر سے تجزیہ سرانجام دیں...... میرے پیشرو مقرر نے کئی ایک چیزوں کی پوری فہرست گنوائی تھی...... آپ جانتے ہیں کہ وہ تحریری تقریر 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پڑھ رہے تھے...... میں کوشش کرتا رہا کہ نوٹ کروں کہ انھوں نے کتنی بیماریاں شمار کی ہیں...... میں ایک طبی ڈاکٹر ہونے کی حیثیت

سے جواب پیش کر سکتا ہوں...... دس بیماریاں...... ان کا نام شمار کرتے ہوئے محض چند سیکنڈ درکار ہوتے ہیں اور ان دس بیماریوں کا جواب پیش کرنے میں ایک گھنٹے سے زائد عرصہ درکار ہوگا...... بشرطیکہ آپ ایسی کتابوں کا حوالہ پیش کریں جو سند کا درجہ رکھتی ہیں...... مستند کتابیں...... نہ کہ وہ تحقیق جو نظریاتی سبزی خوروں نے سرانجام دی ہو...... بہت سے جوابات طبی پہلو کے تحت دیے گئے ہیں اور انھوں نے صحیح کہا ہے کہ:

"اگر آپ نباتات خور جانوروں کے دانتوں کا جائزہ لیں......
گائے...... بکری...... بھیڑ وغیرہ...... ان کے دانت ہموار ہوتے ہیں...... وہ محض نباتات پر گزارا کرتے ہیں۔
اگر آپ گوشت خور جانوروں کے دانتوں کا جائزہ لیں تو ان کے دانت نوکدار ہوتے ہیں مثلاً شیر، ببر شیر وغیرہ۔
لیکن اگر آپ انسانی دانتوں کا جائزہ لیں تو یہ دانت ہموار اور نوکیلے دونوں اقسام کے دانتوں پر مشتمل ہیں۔
اگر خدا تعالیٰ...... ہمارا خالق...... یہ چاہتا کہ ہم محض سبزی خوری کریں...... محض نباتاتی غذا پر اکتفا کریں تو اس نے ہمیں نوکدار دانت کیوں عطا کیے؟"

اگر آپ انسانی نظام ہضم کی تشریح کریں...... یہ دونوں اقسام کی غذائیں ہضم کرنے پر قادر ہے...... یہ گوشت پر مشتمل غذائیں بھی ہضم کر سکتا ہے اور سبزی پر مشتمل غذائیں بھی ہضم کر سکتا ہے۔ باالفاظ دیگر یہ سبزی خوری اور گوشت خوری دونوں مقاصد کے لیے یکساں مفید ہے۔ اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا کہ ہم محض سبزی خوری کریں تو وہ ہمیں کیوں ایسا نظام ہضم عطا فرماتا جو سبزی خوری اور گوشت دونوں مقاصد کے لیے یکساں مفید ہو؟

اور مسٹر زاویری...... میرے پیشرو مقرر نے یہ کہا ہے کہ:

''ہم کچا گوشت ہضم نہیں کر سکتے۔''

میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ:

''بہت سے انسان کچا گوشت استعمال نہیں کر سکتے...... بالکل اسی طرح بہت سے لوگ کچی سبزیاں نہیں استعمال کر سکتے...... کچی نباتاتی غذا...... مثلاً گندم چاول...... وغیرہ کچے استعمال نہیں کیے جا سکتے...... کیا آپ انھیں کچا استعمال کر سکتے ہیں؟''

مزید برآں..........

''کیا آپ کچی دالیں استعمال کر سکتے ہیں؟''

آپ بدہضمی اور نظام ہضم کی خرابی کا شکار ہو جائیں گے۔ لہٰذا یہ کیا دلیل ہوئی؟ نہیں...... نہیں...... آپ کو انھیں پکا کر استعمال کرنا ہوگا...... ایک طبی ڈاکٹر ہونے کے ناطے میں یہ جانتا ہوں کہ:

''اگر آپ کچی گندم...... کچے چاول...... کچی دالیں استعمال کریں گے...... آپ مسائل کا شکار ہوں گے...... آپ انھیں ہضم نہیں کر سکتے...... لہٰذا آپ ان کو پکا کر استعمال کریں گے۔ یہی کچھ گوشت کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے ہم گوشت خور...... ہم انھیں اس لیے پکاتے ہیں تاکہ انھیں ہضم کرنے میں آسانی ہو۔ لیکن اس کے باوجود بھی کچھ انسان ایسے ہیں جو کچا گوشت کھاتے ہیں۔''

میرے پیشرو مقرر نے اسکیمو کا بھی ذکر کیا تھا...... وہ اس لفظ کے معانی سے آشنائی نہیں رکھتے...... اسکیمو کے لغوی معانی ہیں کہ:

''کچی مچھلی کھانے والے۔''

لہٰذا......

''ایسے انسان بھی موجود ہیں جو کچا گوشت بھی کھا جاتے ہیں......
وہ اس کے عادی ہو چکے ہیں......کل اگر آپ کچی گندم اور کچے
چاول کھانے کے عادی ہو جاتے ہیں...... تو آپ ان کو ہضم
کرنے بھی قادر ہو سکتے ہیں۔''

لیکن بہت سے انسان کچی سبزیاں ہضم نہیں کر سکتے...... اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو چاول نہیں کھانے چاہئیں...... آپ کو گندم نہیں کھانی چاہیے...... آپ کو دالیں نہیں کھانی چاہئیں۔

مزید برآں ابتدائی دور کے انسان جیسا کہ پہلے مقرر کے علاوہ مہمان خصوصی نے بھی کہا کہ:

''آثار قدیمہ کے شواہد یہ واضح کرتے ہیں...... کہ ابتدائی دور
کے انسان گوشت خور تھے۔''

لہٰذا اب تبدیلی کیوں؟

ہم بھی وہی دانت رکھتے ہیں...... وہی نظام ہضم رکھتے ہیں۔ میرے پیشرو مقرر نے موازنے کی ایک فہرست بھی پیش کی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ ہمیں محض سبزی خوری کرنی چاہیے...... میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں......

''میں نے کب کہا ہے کہ آپ کو سبزیاں نہیں کھانی چاہئیں......
ایک گوشت خور شخص وہ شخص ہوتا ہے جو گوشت خوری کے علاوہ
سبزی خوری بھی کرتا ہے۔''

میرے پیشرو مقرر نے یہ بھی کہا کہ گوشت خور جانوروں کے جگر اور گردے بڑے ہوتے ہیں اور انسانی گردے اور جگر چھوٹے ہوتے ہیں جس طرح نباتات خور

جانوروں کے ہوتے ہیں...... کیونکہ جانوروں نے کچا گوشت کھانا ہوتا ہے...... لہٰذا انھوں نے زہریلا مواد زیادہ مقدار میں خارج کرنا ہوتا ہے...... ہم خوراک پکا کر کھاتے ہیں...... لہٰذا خدا نے ہمیں چھوٹے گردے اور چھوٹا جگر دیا ہے جو کہ اس قابل ہے کہ پکائی گئی گوشت اور سبزی دونوں پر مشتمل غذائیں بخوبی ہضم کر سکے۔

اسی طرح ایچ سی ایل کی دلیل...... یہ زیادہ تیزابی نہیں ہوتا...... کیوں؟ کیونکہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہوتی...... اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو خدا آپ کو غیر ضروری طور پر کیوں عطا فرمائے؟ یہی کچھ لعاب دہن...... خون کے پی ایچ اور لپو پروٹین کے ساتھ...... یہ تمام دلائل اس لیے ہیں کہ کیونکہ جانوروں نے کچا گوشت کھانا ہوتا ہے...... لہٰذا انھیں اس کی ضرورت ہے...... ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے...... لہٰذا خدا کیوں ہمیں عطا کرتا؟

میرے پیشرو مقرر نے یہ بھی کہا کہ گوشت خور درندے اپنی زبان کے ساتھ پانی پیتے ہیں جبکہ نباتات خور جانور اپنے ہونٹوں سے چسکی لگاتے ہوئے پانی پیتے ہیں...... ہم انسان دونوں طرح پانی پی سکتے ہیں...... جب ہم پانی پیتے ہیں جبکہ ہم پانی پی رہے ہوتے ہیں ہم چسکی لے کر پیتے ہیں...... لیکن جب ہم آئس کریم کھا رہے ہوتے ہیں تو ہم اسے زبان کے ساتھ چاٹ کر کھاتے ہیں...... ہم چاٹتے بھی ہیں اور چسکی لے کر بھی پیتے ہیں...... یہ اس غذا پر منحصر ہے جو ہم استعمال کر رہے ہوتے ہیں...... حتیٰ کہ ہم چائے کو بھی چاٹ سکتے ہیں...... وہ کون سی چیز ہے جس کو ہم زبان کے ساتھ چاٹ نہیں سکتے۔ لیکن میں یہ چیزیں شمار کرنے میں وقت کیوں ضائع کروں؟ یہ امر مزید وقت ضائع کرنے کا باعث ثابت ہوگا۔

اسی طرح میرے پیشرو مقرر کے تمام تر دلائل جو اس نے دانتوں کے بارے میں...... کہ دانت ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں کیونکہ ہم نے سبزی

خوری بھی کرنی ہوتی ہے...... اگر خدا نے ہمیں سبزی خوری سے منع فرمایا ہوتا...... تب ممکن تھا کہ ہمارے دانت آپس میں ایک دوسرے سے دور ہوتے...... فاصلے پر ہوتے...... خدا نے ہمیں حکم دیا کہ ہم دونوں طرح کی غذائیں استعمال کریں...... گوشت خوری بھی کریں...... اور سبزی خوری بھی کریں۔

اور قرآن پاک میں کئی ایک آیات ایسی ہیں جن میں کئی ایک غذاؤں کے بارے میں ذکر فرمایا گیا ہے...... سبزیوں کے بارے میں ذکر ہے...... کھجوروں کے بارے میں ذکر ہے...... وہ غذائیں جو ہم استعمال کر سکتے ہیں۔

نباتات...... پودے وغیرہ...... بہت سے سبزی خور یہ کہتے ہیں کہ:

"وہ دوبارہ اگ آتے ہیں لہٰذا ہم نباتات کو ہلاک نہیں کر رہے ہوتے۔"

کچھ نباتات (پودے) ایسے ہیں جو اس خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں لیکن تمام تر پودے اس خصوصیت کے حامل نہیں ہوتے۔ کئی ایک نباتات ایسے ہیں...... کئی ایک پودے ایسے ہیں جن کو کاٹ دو تو وہ دوبارہ اگ آتے ہیں۔ دیکھیں یہ کوئی مناسب دلیل نہیں ہے...... ایک وزنی دلیل نہیں ہے کہ:

"چونکہ وہ دوبارہ اگ آتے ہیں لہٰذا آپ کو سبزی خوری کرنی چاہیے؟"

آپ جانتے ہیں کہ:

"اگر آپ چھپکلی کی دم کاٹ دیں تو وہ دوبارہ اگ آتی ہے...... تو کیا آپ چھپکلی کی دم کھانا شروع کر دیں گے؟"

یہ بھی ایک غذا ہے...... ایسے انسان بھی موجود ہیں...... مثلاً آسٹریلیا کے قدیم باشندے...... وہ چھپکلی بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔

اگر آپ سے کہا جائے کہ:

''کیا آپ چھپکلی کی دم کھائیں گے؟''

آپ کا جواب ہوگا کہ:

''نہیں۔''

آپ جانتے ہیں:

''میں اب کیا کر رہا ہوں؟''

میں اب جو کچھ کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ:

''میں ایک وکیل جیسا عمل درآمد کر رہا ہوں۔''

اگرچہ میں ایسی باتوں کا جواب دیتے ہوئے شرم محسوس کر رہا ہوں لیکن مجھے جواب دینے ہیں کیونکہ یہ ایک مباحثہ ہے...... میں اسی مقصد کے لیے یہاں آیا ہوں کہ ہم ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور دوستانہ ماحول میں پیش رفت کرتے ہوئے ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ لیکن مجھے ایک وکیل جیسا طرز عمل بھی اپنانا ہے...... منطقی اور سائنسی وطیرہ اپنانے کے علاوہ مجھے ایک وکیل جیسا وطیرہ بھی اپنانا ہے کیونکہ میرے پیشرو مقرر نے دلائل ہی ایسے پیش کیے ہیں کہ وکیل کا وطیرہ اپنائے بغیر مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

یہ ایسے دلائل ہیں جن کا جواب ایک جنرل نالج کا حامل کوئی بھی شخص بہ آسانی دے سکتا ہے...... لیکن چونکہ تمام لوگ جنرل نالج کے حامل نہیں ہوتے...... بہت سے لوگ جنرل نالج سے آشنا نہیں ہیں...... یہی وجہ ہے کہ ان دلائل سے بہت سے لوگ مطمئن ہو سکتے ہیں...... اور یہ تمام دلائل ان کتب میں پیش کیے گئے ہیں جو تقسیم کی گئی ہیں......

''گوشت خوری...... 100 حقائق۔''

اس کا مصنف نمی چند ہے...... اور یہ جین مت کے ادارے کی جانب سے

تقسیم کی گئی ہیں...... ان کی تقسیم میں ہندوستانی سبزی خور کانگرس کا بھی ہاتھ ہے۔

یہ وہ کتابیں ہیں جو کہ مجھے مسٹر زاویری نے دی تھیں۔

- انڈے کے بارے میں 100 حقائق
- سبزی خوری یا گوشت خوری

ہر ایک دلیل بہ آسانی رد کی جا سکتی ہے...... کئی ایک باتوں کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ:

''گوشت خوری بیماریوں کا باعث بھی بن سکتی ہے لیکن ان بیماریوں سے بچنا بھی ممکن ہے۔''

آیئے اب ہم کردار اور عادات کے مسئلے کی جانب بڑھتے ہیں۔

میرے پیشرو مقرر نے کئی ایک دلائل دیے ہیں کہ:

''جو غذا...... جو خوراک ہم کھاتے ہیں...... وہ ہمارے عمل...... ہماری عادات و اطوار پر اثر انداز ہوتی ہے۔''

کسی حد تک میں ان کی اس دلیل سے اتفاق کرتا ہوں کہ:

''جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ ہمارے عمل...... ہماری عادات و اطوار پر اثر انداز ہوتی ہے۔''

اور یہی وجہ ہے کہ:

''ہم مسلمان محض نباتات خور جانوروں مثلاً بھیڑ...... بکری...... گائے وغیرہ کا گوشت کھاتے ہیں جو کہ امن پسند جانور ہیں اور فرمانبردار جانور بھی ہیں...... یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان فرمانبردار اور امن سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں...... ہم گوشت خور درندوں مثلاً شیر...... ببر شیر...... سور...... چیتا...... کتے وغیرہ کا

گوشت نہیں کھاتے......اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ یہ تمام تر جانور ہمارے لیے ممنوع ہیں...... حرام ہیں...... ہم امن پسند لوگ ہیں...... لہٰذا ہم انھیں جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں جو امن پسند ہیں۔''

اور آپ کی دلیل کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ:

''چونکہ آپ نباتات کھاتے ہیں...... اس لیے آپ نباتات جیسا ہی عمل اپناتے ہیں۔''

سائنسی نقطۂ نظر کے تحت میں جانتا ہوں کہ یہ غلط ہے...... میں محض ایک وکیل کا طرزِ عمل اپنائے ہوئے ہوں...... مجھے ایسے نکات پر بات کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے اور ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے میں کچھ زیادہ ہی شرم محسوس کر رہا ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ:

''اگر آپ نباتات کھائیں گے تو آپ نباتات جیسا ردِعمل اپنا لیں گے...... لیکن چونکہ میرے پیشرو مقرر نے اس قسم کی دلیل پیش کی تھی...... لہٰذا مجھے اسی قسم کا جواب دینا پڑا ہے کہ:

اگر آپ نباتات کھائیں گے تو آپ نباتات جیسا عمل اپنائیں گے...... کمزور اور دبے ہوئے...... اچھی طرح حرکت نہیں کر سکیں گے۔''

مجھے افسوس ہے...... میں معذرت چاہوں گا...... مجھے بہرحال دلائل کا جواب دینا ہے...... جیسے دلائل مجھے پیش کیے گئے ہیں میں ویسا ہی جواب دے سکتا ہوں۔ میں معذرت خواہ ہوں اگر میری وجہ سے کسی سبزی خور کے جذبات مجروح ہوئے ہوں...... یہ سائنسی نقطۂ نظر سے درست نہیں ہے...... یہ محض ایک دلیل ہے......

ایک جوابی دلیل...... مزید یہ کہ میرے پیشرو مقرر نے کچھ امن پسند لوگوں کے نام گنوائے...... امن سے پیار کرنے والے لوگوں کے نام گنوائے مثلاً مہاتما گاندھی...... میں مہاتما گاندھی کا احترام کرتا ہوں کیونکہ اس نے ہندوستان کے لیے کچھ اچھے کام کیے تھے...... انسانیت کے لیے کچھ اچھے کام کیے تھے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مہاتما گاندھی چونکہ امن پسند تھا یا امن کا پرچار کرتا تھا تو آپ بھی سبزی خوری کر کے امن پسند بن جائیں گے...... یا امن کا پرچار کرنے والے بن جائیں گے...... آج اگر آپ ان نوبل انعام یافتہ افراد کی فہرست پر نظر ڈالیں جن کو نوبل انعام برائے امن عطا کیا گیا ہے...... تقریباً تمام تر افراد...... یا ان میں سے زیادہ تر افراد گوشت خور ہیں...... یاسر عرفات...... گوشت خور...... انور سادات...... گوشت خور...... مدر ٹریسا...... گوشت خور......

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انسانی تاریخ میں سب سے بڑھ کر ہلاکتیں سرانجام دینے والی کون سی شخصیت تھی؟

وہ شخص......

''ہٹلر تھا اڈولف ہٹلر!...... اس نے 60 لاکھ یہودیوں کو ہلاک کیا تھا۔''

کیا ہٹلر سبزی خور تھا یا گوشت خور تھا؟

وہ سبزی خور تھا!

بہرحال سبزی خوروں میں بھی جیالے ہیں...... آپ جانتے ہیں...... اگر آپ انٹرنیٹ سے استفادہ حاصل کریں...... وہ کہتے ہیں......

''دیکھیں...... ہٹلر ایک سبزی خور تھا...... یہ ایک من گھڑت قصہ ہے...... ایک فرضی داستان ہے...... وہ کبھی کبھار گوشت خوری

بھی کرتا تھا۔"

اور دوسری طرف ؑیہ کہتے ہیں کہ:

"آپ جانتے ہیں کہ جب اسے تبخیر معدہ کا مرض لاحق ہوتا تھا اس وقت وہ محض سبزی پر مشتمل غذا استعمال کرتا تھا...... اس وقت وہ سبزی خوری کرتا تھا۔"

میں سائنسی نقطہ نظر کے حوالے سے آپ کو واضح طور پر بتا دوں کہ:

"میں نہیں سمجھتا کہ ہٹلر کی خوراک...... اس کی وہ غذا جو وہ استعمال کرتا تھا 60 لاکھ یہودیوں کو ہلاک کرنے کا باعث بنی تھی اور نہ ہی میں اس قضیے میں پڑنا چاہتا ہوں کہ وہ سبزی خور تھا یا گوشت خور تھا...... میں یہ سب کچھ جاننے میں قطعاً دلچسپی نہیں رکھتا کیونکہ میں ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے یہ جانتا ہوں کہ یہ چیز کوئی وزن نہیں رکھتی...... کوئی وقعت نہیں رکھتی...... دیگر کچھ عوامل ایسے تھے جنھوں نے اسے یہ ڈرامائی اقدام اٹھانے پر قائل کیا تھا جو کہ بالکل غیر انسانی اقدام تھا...... اس کی غذا...... اس کی خوراک کا اس میں کوئی عمل دخل نہ تھا۔"

کئی ایک تحقیقات سرانجام دی گئی ہیں...... امریکہ میں ایک مطالعہ کی گئی ہے...... یہ مطالعہ طلباء کے ایک گروپ پر کی گئی تھی...... جو خالص سبزی خور تھا اور دوسرا گروپ خالص گوشت خور تھا...... اس کے بعد انھوں نے تجزیہ سرانجام دیا کہ:

"لڑکوں کا وہ گروپ جو گوشت خوروں پر مشتمل تھا وہ کم تند خو تھا اور زیادہ ملنسار تھا۔"

لیکن یہ ایک مطالعہ ہے...... یہ ایک سائنسی حقیقت نہیں ہے...... میں اس

مطالعہ کو کبھی ایک دلیل کے طور پر استعمال نہیں کروں گا۔ میں اس مطالعہ کو بنیاد بناتے ہوئے کبھی یہ دعویٰ نہیں کروں گا کہ:

''گوشت خوری آپ کو امن پسند بنا دیتی ہے۔''

نہیں...... میں ایک ڈاکٹر ہوں...... اور ڈاکٹر سے بڑھ کر ایک وکیل بھی ہوں...... جب اور جہاں ایک وکیل کی ضرورت درپیش ہو...... میں ایک اچھا وکیل بھی ثابت ہوتا ہوں...... کیونکہ میں مباحثے میں مصروف ہوں...... ''مطالعات'' تو بہت ہوئی ہیں لیکن یہ ''مطالعات'' سائنسی حقائق نہیں ہیں۔

جناب راشی زاویری نے جو بیانات دیے ہیں...... جو دلائل پیش کیے ہیں...... ان کی اکثریت سائنسی حقائق ہونے کی بجائے مختلف مطالعات کے نتائج تھے...... طب کی ایک بھی مستند کتاب ایسی نہیں ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ:

''سبزی خور عمومی طور پر ممنوع قرار دے دی جائے۔''

کوئی ایک بھی طب کی کتاب یہ نہیں کہتی...... یہ تمام تر مطالعات ہیں...... مثلاً فلاں شخص نے امریکہ میں سروے کیا اور اس کے بعد اس نے کہا کہ:

''سبزی خوری انسان کو دانشور بنا دیتی ہے۔''

اور انھوں نے عظیم شخصیات کی فہرست پیش کر دی...... آئن سٹائن۔ نیوٹن وغیرہ وغیرہ۔

اگر ہم ان نوبل انعام یافتہ حضرات کی فہرست کا تجزیہ کریں جنھوں نے اب تک یہ انعام حاصل کیا ہے......

''ان کی اکثریت گوشت خوروں کی تھی...... اکثریت!''

اور آج جانوروں کے افعال کا مطالعہ سرانجام دینے والے سائنس دان...... وہ یہ کہتے ہیں کہ:

''گوشت خور درندے سبزی خور جانوروں کی نسبت زیادہ ذہین ہوتے ہیں...... اپنا شکار حاصل کرنے کے حوالے سے...... اگر وہ ذہین نہ ہوں تو اپنے شکار کو کیسے قابو کر سکتے ہیں۔''

بہرکیف کچھ بھی ہو لیکن میں اس امر کو ایک دلیل کے طور پر کبھی استعمال نہیں کروں گا کہ:

''چونکہ گوشت خور درندے زیادہ ذہین ثابت ہوئے ہیں لہٰذا گوشت ذہین بنا دیتا ہے۔''

نہیں...... میں ایسا دعویٰ ہرگز نہیں کروں گا...... کیونکہ یہ چیزیں حقیقت میں انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتیں...... خوراک انسان پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن یہ ایک دلیل ہے...... خوراک انسان پر اثر انداز نہیں ہوتی...... یہ بھی ایک دلیل ہے...... یہ دلائل ثابت شدہ نہیں ہیں...... اور دیگر دلائل جو میرے پیشرو مقرر نے پیش کیے...... وہ بھی کسی وزن کے حامل نہیں ہیں...... کچھ لوگ ایسے ہیں جو مثالیں پیش کرتے ہیں کہ:

''گوشت خوری آپ کو مضبوط بناتی ہے۔''

یہ بھی ایک قصہ ہے...... ایک داستان ہے۔

لیکن یہ ایک سائنسی حقیقت ہے جو طب کی ہر ایک کتاب میں درج ہے...... طب کی مستند کتب میں درج ہے کہ:

''گوشت پر مشتمل غذائیں آپ کی صحت کے لیے کارآمد ہیں...... فائدہ مند ہیں۔''

ان میں بیماریوں کا بھی اندیشہ ہے لیکن آپ ان بیماریوں سے بچاؤ کر سکتے ہیں...... ان میں پروٹین ہے جس کے بارے میں بعد میں بیان کیا جائے گا اور اس

دلیل کے جواب میں جو میرے پیشرو مقرر نے پیش کی کہ:

''یادو ناتھ سنگھ نائک...... کیا کسی نے اس کے بارے میں سنا ہے...... یادو ناتھ سنگھ نائک......''

کتاب بنام......

''سبزی خوری یا گوشت خوری...... انتخاب آپ کا۔''

اس کتاب کا مصنف گوپی ناتھ ہے...... اس کتاب میں درج ہے کہ:

یادو ناتھ نائک سبزی خور تھا اور فوج میں شامل تھا۔ ریسلنگ کے میدان میں اس نے دو گوشت خوروں کو شکست دی تھی...... لہٰذا سبزی خوری آپ کو مضبوط تر بناتی ہے۔''

اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آ رہی ہے۔

یہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ:

''عالمی ریسلنگ میں اعزاز پانے والے...... اعزاز پانے والے...... جی ہاں...... سبزی خور ریسلر بھی موجود ہیں...... لیکن اگر آپ پوری دنیا کا موازنہ کریں...... تقریباً تمام تر اعزاز یافتہ ریسلر گوشت خور ہیں۔''

باڈی بلڈنگ کے میدان میں جو شخص سب سے زیادہ جانا پہچانا جاتا ہے......

''وہ شخص کون ہے؟''

اس شخص کا نام......

''آرنلڈ شوارزنیگر ہے...... اس نے 13 عالمی اعزاز حاصل کیے...... 7 اعزاز بطور مسٹر اولمپیا...... پانچ اعزاز بطور مسٹر یونی ورس...... اور ایک اعزاز بطور مسٹر ورلڈ۔''

وہ کیا تھا؟

''سبزی خور یا گوشت خور؟''

وہ گوشت خور تھا۔

باکسر محمد علی ...... گوشت خور تھا۔

مائک ٹائے سن ...... گوشت خور تھا۔

بے شک گوشت خوری قوت میں اضافے کا باعث بن سکتی ہے...... یہ ایک سائنسی حقیقت ہے...... یہی وجہ ہے...... اگر آپ تجزیہ کریں...... آپ دیکھیں گے کہ:

''جب کوئی شخص کسی بیماری سے روا صحت ہو رہا ہو تو اس کے لیے ترجیحی طور پر گوشت پر مشتمل خوراک تجویز کی جاتی ہے۔''

یہ ضروری نہیں کہ ایسی صورت میں لازماً گوشت پر مشتمل غذا تجویز کی جانی چاہیے...... لیکن ایسی غذا کو ترجیح دی جاتی ہے...... انڈے وغیرہ کا استعمال...... میں اس موضوع پر بعد میں بات کروں گا۔

اور اس کے بعد انھوں نے ایک ریسلر کی مثال پیش کی...... پروفیسر رام مرتھی...... کبھی اس کا نام نہیں سنا اور جناب مقرر صاحب فرماتے ہیں کہ:

''وہ دنیا کا معروف ترین ریسلر ہے۔''

اس کا نام کس نے سنا ہے؟

کیا کسی نے اس کا نام سنا ہے؟

اور جناب مقرر کہتے ہیں کہ:

''وہ دنیا کا مشہور ترین ریسلر ہے۔''

پروفیسر رام مرتھی؟

کسی نے اس کا نام نہیں سنا...... دنیا کا مشہور ترین...... جناب مقرر نے اس

کا نام کہاں سے لیا ہے؟...... دنیا کا مشہور ترین...... اس کے بعد انھوں نے پرمیت جیت سنگھ کی مثال پیش کی جو لندن میں مقیم ہے...... خالص سبزی خور ہے...... لہٰذا سبزی خوری آپ کو اتھلیٹ بنا دیتی ہے۔

اگر یہ دلائل ہیں...... مجھے حقیقت میں شرم محسوس ہو رہی ہے۔ اتھلیٹ کے میدان میں کئی ایک اعزاز پانے والے موجود ہیں...... ان کے بارے میں کتاب موجود ہے...... تمام اس میں درج ہیں...... باڈی بلڈر...... اتھلیٹ...... ان کی غذا کا بھی ذکر موجود ہے...... میں وہ کتاب اپنے ہمراہ لایا ہوں...... ان 80 تا 90 فیصد سے زائد لوگ گوشت خور ثابت ہوں گے۔

لیکن یہ میری حماقت اور بے وقوفی ہوگی اگر میں یہ کہوں کہ:

"انھوں نے غذا کی بدولت یہ ریکارڈ قائم کیے۔"

مقرر صاحب نے مزید دلائل یہ پیش کیے کہ:

"سونگھنے کی حس...... اور دیکھنے کی حس...... گوشت خور جانوروں میں مضبوط تر پائی جاتی ہے...... ان کی رات کو دیکھنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔"

جیسا کہ مسٹر راشمی بھائی زاویری نے کہا ہے کہ:

"رات کو دیکھنے کی قوت اور سونگھنے کی حس گوشت خور جانوروں میں زیادہ پائی جاتی ہے اور نباتات خور جانوروں میں کم پائی جاتی ہے...... چونکہ انسانوں میں بھی یہ دونوں چیزیں کم پائی جاتی ہیں...... لہٰذا ہمیں بھی سبزی خور بننا چاہیے۔"

نباتات خور گروپ کے جانوروں سے تعلق رکھنے والی شہد کی مکھی...... اس کی سونگھنے کی حس مضبوط تر ہوتی ہے اور ان کی رات کے وقت دیکھنے کی قوت بھی بہت

بہتر ہوتی ہے۔

دیکھیں یہ دلائل جو کہ سائنسی دلائل نہیں ہیں..... یہ کسی بھی مباحثے میں لوگوں کو منطقی طور پر قائل کرنے کے لیے معاون ثابت ہو سکتے ہیں...... یہی وجہ ہے کہ میں یہاں موجود ہوں۔

اس کے بعد جناب مقرر صاحب نے مثال پیش کی کہ:

''آپ جانتے ہیں کہ گوشت خور درندوں کی آواز خوفناک ہوتی ہے جبکہ نباتات خور جانوروں کی آواز خوفناک نہیں ہوتی......''

میں آپ سے ایک سادہ سا سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ:

''کس جانور کی آواز سب سے بری اور خوفناک تصور کی جاتی ہے؟''

آپ جانتے ہی ہوں گے:

''گدھا۔''

اب آپ یہ بتائیں کہ:

''گدھا نباتات خور جانور ہے یا گوشت خور جانور ہے؟''

بہرکیف میں کسی بھی طور پر ثابت نہیں کر رہا کہ:

''سبزی خوری خوفناک آواز کی باعث ثابت ہوتی ہے جبکہ گوشت خوری دلکش آواز کی باعث ثابت ہوتی ہے۔''

اگر آپ گلوکاروں کی فہرست پر ایک نظر دوڑائیں تو ان میں بہت سے گلوکار سبزی خور بھی ہیں اور گوشت خور بھی ہیں۔ لہٰذا ان گلوکاروں کا حوالہ دیتے ہوئے جو سبزی خور ہیں یہ کہا جائے کہ:

''چونکہ یہ گلوکار سبزی خور ہے لہٰذا سبزی خوری آواز کو دلکش بناتی ہے۔''

یہ بجا نہ ہوگا...... یہ تمام تر غیر منطقی دلائل ہیں۔ حقیقت میں مجھے ان تمام باتوں کا جواب پیش کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔

اور مقرر صاحب نے کچھ معاشی نکات پر بھی روشنی ڈالی کہ:

''معاشی وجوہات کی بنا پر ہمیں سبزی خوری کرنی چاہیے۔''

مسٹر زاویری کی نگاہ میں سبزی خوری میں کفایت شعاری پنہاں ہے...... یہ سستی پڑتی ہے اور انھوں نے کئی ایک اعداد و شمار کے حوالے بھی دیے...... اتنی کلوریز...... اتنے یہ...... اور اتنے وہ...... اتنے ٹن پروٹین...... انھوں نے اس شماریات کو کہاں سے حاصل کیا؟ خدا بہتر جانتا ہے...... اور انھوں نے پروٹین کا حوالہ بھی دیا...... یہ بھی اس کتاب میں درج ہے کہ ایک کلوگرام حیواناتی پروٹین حاصل کرنے کی غرض سے ہمیں جانوروں کی خوراک کے لیے کتنا چارہ اگانا پڑتا ہے اور اس زمین پر چارے کی بجائے سبزیاں کاشت کی جاسکتی ہیں...... آپ کسی جانور سے ایک کلوگرام پروٹین حاصل کرنے کی خاطر سات کلوگرام سبزیاں داؤ پر لگا دیتے ہیں...... لہٰذا سبزیاں سستی پڑتی ہیں۔

وہ پروٹین کے یہ کلوگرام کیسے حاصل کرتے ہیں...... میں ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے یہ محسوس نہیں کر سکا کہ یہ غذا کے کلوگرام ہیں یا پروٹین کے کلوگرام ہیں؟

اور اگر بالفرض محال میں اس کے ساتھ متفق بھی ہو جاؤں کہ دو جمع دو پانچ ہوتے ہیں...... میں مان لیتا ہوں...... اور میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ آپ دو روپے لیں اور مجھے پانچ دے دیں...... مجھ سے 2000 روپے لیں اور پانچ ہزار دے دیں۔

اس طرح اگر میں یہ تسلیم کرلوں کہ یہ درست ہے...... ان کی تمام تر شماریات......

تب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ''سبزی خوری'' ...... ان کو گوشت خوروں کا مشکور ہونا چاہیے...... آپ جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ اگر ہم جانوروں کو اپنے خوراک

بنانے کے لیے ذبح نہ کریں...... اور یہ مزید پانچ یا دس برس تک زندہ رہیں اور اس عرصے کے دوران وہ اتنی نباتات خوری کر لیں گے جو آپ کی چند برسوں کی خوراک کی ضروریات کے لیے کافی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا آپ کو ہمارا مشکور ہونا چاہیے کہ ہم جانوروں کو تمہاری سبزیاں کھانے سے بچا رہے ہیں اور انھیں ذبح کر کے اپنی خوراک بنا رہے ہیں۔

مزید انھوں نے نہ جانے کس ریکارڈ سے یہ اعداد و شمار پیش کیے ہیں...... میں نہیں جانتا تھا کہ ان اعداد و شمار کے ذرائع کیا ہیں؟...... ماخذ کیا ہیں؟ بہرکیف انھوں نے کہا ہے کہ:

> ''آپ جو زمین مویشیوں کا چارہ کاشت کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ زمین رقبے میں اس زمین سے 14 گنا بڑھ کر ہے جس پر سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں۔''

اس قسم کی مثال پیش کی گئی ہے کہ:

> ''ایک ٹن گوشت کے حصول کی خاطر جتنی زمین مویشی کے چارے کے لیے استعمال ہوتی ہے اس زمین کی بدولت پانچ خاندان اپنی غذائی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔''

ایک ٹن گوشت 10 یا 20 ٹن سبزی کے برابر ہے اور وہ زمین جو ایک مویشی کی خوراک کے لیے چارہ کاشت کرنے کے کام میں لائی جاتی ہے اس زمین سے پانچ خاندانوں کی غذائی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔

یہ نظریاتی سبزی خور...... وہ یہ محسوس کرنے میں ناکام رہتے ہیں کہ جانوروں کا چارہ اس زمین پر کاشت کیا جاتا ہے جو انسانی استعمال میں آنے والی فصلوں کی کاشت کے لیے ناکارہ ہوتی ہے۔

مویشی وہ خوراک...... وہ نباتات وغیرہ کھاتے ہیں جو انسانی خوراک کے کام میں نہیں لائی جاسکتی...... وہ ان نباتات کو اپنی غذا نہیں بناتے جو انسانی غذا بننے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ وہ ایسی غذا کو بھی کھا سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ ایسے کھیتوں میں داخل ہوتے ہیں تو کسان فوراً انھیں کھیتوں سے نکال باہر کرتا ہے...... نقصان کیوں برداشت کیا جائے؟ ہاں البتہ آپ کے پاس فاضل فصلیں موجود ہوں...... کئی ایک حکومتیں ایسی بھی ہیں جو مویشیوں کو ایسی فصلیں کھلاتی ہیں۔ اور خانہ بدوشوں کی کچھ آبادی ایسی بھی ہے جن کی گزر بسر ریوڑ پالنے کی مرہون منت ہے...... وہ ایسی زمین پر مویشی چراتے ہیں جو فصلوں کے لیے موزوں ہوتی ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے روزگار کا سلسلہ برقرار رکھتے ہیں...... جانور بھی اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں اور انسان بھی اپنا روزگار حاصل کرتے ہیں اور آج کل اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق......

> ''دنیا کی تقریباً 23 فیصد زمین چراگاہوں کے طور پر استعمال ہو رہی ہے...... 23 فیصد جنگلات کے لیے استعمال ہو رہی ہے...... ایک فیصد سے کم زمین کاشت کاری کے لیے استعمال ہو رہی ہے اور بقایا 45 فیصد زمین بھی کاشتکاری کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔''

آپ یہ بقایا زمین کیوں زیر کاشت نہیں لاتے؟

آپ کیوں ہاتھ دھو کر جانوروں کی خوراک کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ غریب مخلوق...... انھیں جینے دیں...... انھیں بھی کھانے دیں...... آپ انھیں کیوں کھانے سے روک رہے ہیں؟

اگر گوشت خور جانوروں کو ذبح کرنے سے دست بردار ہو جائیں تو آپ

جانتے ہیں کہ کیا وقوع پذیر ہوگا۔

"جانوروں کی آبادی حد سے بڑھ جائے گی۔"

میں اس حقیقت سے بھی آگاہ ہوں کہ:

"لوگ بھی خوراک کے حصول کے لیے مویشی پالتے ہیں لہٰذا وہ بھی مویشیوں کی افزائش کا سبب بنتے ہیں۔"

لیکن فرض کریں کہ:

"آج سے تمام گوشت خور جانور ذبح کرنا بند کر دیں خوراک کے حصول کی خاطر ان کی ہلاکت بند کر دیں...... خوراک کے حصول کے لیے مویشی پالنا بھی بند کر دیں...... اس کے باوجود بھی مویشیوں کی آبادی میں اضافہ ہوگا...... آپ جانتے ہیں کہ کیوں؟

وہ اس لیے کہ:

"ہم انسان...... ہماری آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے...... اگرچہ ہم فیملی پلاننگ پر بھی عمل درآمد کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر سال ہماری آبادی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جانوروں میں برتھ کنٹرول رائج نہیں ہے اور ان کے حمل کا دورانیہ بھی انسانی حمل کے دورانیے سے کم ہے...... لہٰذا ان کی آبادی میں جلد اضافہ ہوگا...... لہٰذا اگر ہم مویشیوں کو ہلاک کرنے سے دست بردار ہو جائیں...... چند عشروں کے اندر اندر یہ ہمارے لیے ایک مسئلہ بن جائیں گے اور انسانی آبادی کی کثرت کی بجائے جانوروں کی آبادی کی کثرت ایک بڑا مسئلہ بن جائے گی۔"

آپ اس مسئلے سے کیسے نپٹیں گے؟

کئی ایک اقسام کی غذائیت موجود ہے...... مقرر صاحب نے تو محض ''پروٹین'' کی بات کی ہے...... اگر وقت نے اجازت دی تو میں ضرور جواب پیش کروں گا۔

فی الحال میں ڈاکٹر جارج آر۔کار کے ایک بیان کا حوالہ پیش کرنا چاہوں گا جو کہ مقرر صاحب کے صحت کے ضمن میں دیے گئے تمام تر دلائل کا ایک بہترین اور معقول جواب ہے۔

ڈاکٹر جارج آر۔کار ماہر غذا ہیں اور اسی میدان کے پروفیسر ہیں...... وہ یونیورسٹی آف ٹیکساس میں پروفیسر کے عہدے پر فائز ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ:

''میں کیوں ان کا عہدہ بھی تحریر کر رہا ہوں؟''

میں اس لیے ان کا عہدہ تحریر کر رہا ہوں کہ:

''آپ یہ جان سکیں کہ یہ لوگ صحت کے ساتھ ہونے والے فراڈ پر مضبوط گرفت ڈالنے میں خصوصی مہارت کے حامل ہیں...... یہ لوگ صحت کے ساتھ ہونے والے فراڈ کو بے نقاب کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔''

پروفیسر موصوف کہتے ہیں کہ:

''خوراک اور بیماریوں سے متعلق کتب کے تمام تر مصنفین...... یہ لوگ مفرضوں کا سہارا لیتے ہیں...... ایسے مفروضے جو غیر مصدقہ ہوتے ہیں...... ناپسندیدہ ہوتے ہیں...... غیر دریافت شدہ ہوتے ہیں...... یا مسترد کیے جا چکے ہوتے ہیں۔''

میں ایک بار پھر دہراؤں گا کہ پروفیسر (ڈاکٹر) جارج آر۔کار کہتے ہیں کہ:

''خوراک اور بیماریوں سے متعلق کتب کے تمام مصنفین...... یہ

لوگ مفروضوں کا سہارا لیتے ہیں...... ایسے مفروضے جو غیر
مصدقہ ہوتے ہیں...... ناپسندیدہ ہوتے ہیں...... غیر دریافت
شدہ ہوتے ہیں...... یا مسترد کیے جا چکے ہوتے ہیں۔''

مقررہ وقت اختتام پذیر ہونے کی طرف بڑھ رہا ہے...... میں ایک اور بیان کی طرف آپ کی توجہ دلانا پسند کروں گا...... یہ بیان ''امریکی کونسل برائے سائنس اور صحت'' کی جانب سے جاری کیا گیا ہے...... یہ ایک بیان ہے...... دیکھیں وہ ماہرین ہیں...... تحقیقات کے یہ حوالہ جات سائنسی حقائق نہیں ہیں...... یہ تمام تر حوالہ جات...... کہ یہ بیماریوں کا باعث بنتے ہیں...... کچھ سائنسی حقائق ہیں...... لیکن ان سے بچاؤ ممکن ہے...... لیکن دوسری چیزیں جو بیان کی گئی ہیں، کہ اس زمین کے بارے میں ہیں یا اس زمین کے بارے میں ہیں...... یہ محض اعداد و شمار ہیں...... محض شماریات ہیں...... ان کو انفرادی محققین نے سرانجام دیا ہے۔

حتیٰ کہ جب آپ پی ایچ ڈی کرتے ہیں...... آپ تحقیق کر سکتے ہیں جو کہ زیرِغور لائی جا سکتی ہے...... لیکن اس کا کوئی وزن نہیں ہوگا...... کوئی اہمیّت نہیں ہوگی۔

''امریکی کونسل برائے سائنس اور صحت'' کہتی ہے کہ:

''کسی بھی شخص کو گوشت خوری سے مکمل دست برداری اختیار نہیں
کرنی چاہیے اور سبزی خوری بھی کرنی چاہیے تا کہ وہ ایک صحت
مند جسم کا حامل بن سکے...... اس کی صحت برقرار رہ سکے۔''

اور ہمارا موضوع یہ نہیں ہے کہ:

''سبزی خوری یا گوشت خوری...... دونوں میں سے کون سی صحت
کے لیے بہتر ہے؟''

بلکہ ہمارا موضوع یہ ہے کہ:

''گوشت خوری انسان کے لیے جائز ہے یا ناجائز؟''

اور میں اپنے نکات مختصر طور پر بیان کروں گا تاکہ مسٹر زاویری کو جواب دینے میں آسانی رہے:

(i) کوئی بھی بڑا مذہب ایسا نہیں ہے جو قطعی طور پر گوشت خوری پر پابندی عائد کرتا ہو۔

(ii) جغرافیائی لحاظ سے...... مثلاً دنیا کے جس خطے پر اسکیمو آباد ہیں...... آپ سارا سال کس طرح اس خطے کو سبزیاں مہیا کریں گے اور اگر بالفرض محال آپ ایسا کر بھی لیں یہ تو ایک انتہائی مہنگا ترین اقدام ثابت ہوگا۔

(iii) اگر تمام تر جاندار مخلوق کی زندگیاں مقدس اور اہم ہیں تب آپ نباتات کو کیوں ہلاک کرتے ہیں...... کیونکہ وہ بھی زندگی کے حامل ہیں...... ان میں بھی زندگی کی رمق موجود ہے۔

(iv) یہاں تک کہ نباتات بھی درد کا احساس رکھتے ہیں۔

(v) اگر میں یہ تسلیم کرلوں کہ ان کے دو حواس کم ہوتے ہیں...... دو حواس کم رکھنے والی مخلوق کو ہلاک کرنے کی عام اجازت ہے یا ایسا کرنا کم تر درجے کا حامل جرم ہے...... یہ ایک غیر منطقی جواز ہوگا۔

(vi) یہ ایک ترجیحی عمل ہوگا کہ ایک جانور کو ذبح کیا جائے...... ایک جان لی جائے بجائے اس کے کہ 100 لوگوں کی خوراک کے لیے 100 پودوں (نباتات) کی جان لی جائے۔

(vii) ہر ایک دلیل رد کی جا سکتی ہے......جگر اور گردے...... ایچ سی ایل...... یہی کچھ لعاب دہن کے سلسلے میں ہے...... یہی کچھ خون کے پی ایچ کے بارے میں ہے...... یہی کچھ لپو پروٹین کے بارے میں ہے۔

(viii) انسانی دانت سبزی خور طرز کے بھی حامل ہیں اور گوشت خور طرز کے بھی حامل ہیں...... یہ سبزی خوری اور گوشت خوری دونوں سرانجام دے سکتے ہیں۔

(ix) انسانی نظام ہضم سبزیاں اور گوشت دونوں کو ہضم کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے..... اور میں نے اسے سائنسی لحاظ سے ثابت بھی کیا ہے۔

(x) ابتدائی دور کا انسان گوشت خور تھا..... لہٰذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ انسان کے لیے ناجائز ہے..... یا ممنوع ہے۔

(xi) آپ جو غذا استعمال کرتے ہیں وہ آپ کے عمل پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن یہ کہنا کہ گوشت خوری آپ کو تشدد پسند بنا دیتی ہے..... اس کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے۔

(xii) یہ دلائل پیش کرنا کہ:

- سبزی خوری آپ کو مضبوط اور توانا بناتی ہے۔
- آپ کو امن پسند بناتی ہے..... آپ کو دانش ور بناتی ہے..... آپ کو اتھلیٹ بناتی ہے..... یہ سب کچھ من گھڑت قصے ہیں۔

(xiii) رات کو دیکھنے کی قوت اور سونگھنے کی حس..... نباتات خور جانوروں میں زیادہ ہے جبکہ گوشت خور درندوں میں کم ہے..... نباتات خور جانوروں کی آواز سریلی ہے اور گوشت خور درندوں کی آواز خوفناک ہے..... یہ سب کچھ غیر منطقی ہے۔

(xiv) سبزی خوری سستی پڑتی ہے..... میں نے اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے..... یہ کئی ایک ممالک میں سستی نہیں پڑتی..... کئی ممالک میں مثلاً ہندوستان..... اس میں یہ سستی پڑ سکتی ہے..... لیکن اگر آپ دیارِ غیر پر نظر دوڑائیں..... اہل مغرب وغیرہ..... وہاں پر سبزی پر مشتمل غذائیں مہنگی ہیں..... اور تازہ سبزی نایاب ہے۔

(xv) جانوروں کی چراگاہوں کے لیے زمین مختص کرنے سے کاشت کاری کے لیے درکار زمین متاثر ہوگی..... یہ بھی غلط ہے۔

(xvi) اگر گوشت خور جانور ذبح کرنا بند کر دیں تو آپ جانتے ہیں کہ مویشیوں کی آبادی حد سے بڑھ جائے گی اور مسائل کھڑے کرنے کا باعث ثابت ہوگی۔

(xvii) ڈاکٹر کار کے مطابق کہ:

''ماہرین غذا کی تحریر کردہ کتب قابل اعتماد نہیں ہوتیں۔''

مقرر صاحب کے تمام تر اعداد و شمار اور حوالہ جات انھیں کتب سے لیے گئے ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ:

''گوشت خوری پر عمومی طور پر پابندی لگا دینی چاہیے۔''

(xix) اس روئے زمین پر ایک بھی حکومت ایسی نہیں ہے جس نے ایک عمومی قانون کے تحت گوشت پر مشتمل تمام تر غذاؤں پر پابندی عائد کی ہو۔

(xx) حتیٰ کہ ''امریکی کونسل برائے سائنس وصحت'' نے یہ کہا ہے کہ:

''ایک صحت بخش غذا کے لیے...... خالص سبزی خوری ہرگز نہیں چلے گی۔''

میرے خیال میں یہ ثبوت وافر ثبوت ہیں...... جو منطقی اور سائنسی حوالوں سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ:

''گوشت خوری انسان کے لیے جائز ہے۔''

یا

''انسان کو گوشت خوری کی اجازت ہے۔''

اگر مسٹر زاویری اب بھی مجھ سے متفق نہ ہوں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ سائنسی نقطہ نظر سے...... سائنسی حوالہ جات کے تحت اپنے دعویٰ کو ثابت کریں نہ کہ مطالعات کا موازنہ سرانجام دیتے ہوئے ثابت کرنے کی کوشش کریں۔

لیکن اگر مسٹر راشمی بھائی زاویری ان بین نکات کا جواب دینے میں ناکام بھی رہے تو ایسی صورت میں بھی میں انھیں یہ کبھی نہیں کہوں گا کہ:

''وہ بھی گوشت خور بن جائیں۔''

کیونکہ......

''میں ایک متعصب گوشت خور نہیں ہوں۔''

ہاں اگر......

''وہ سبزی خوری پر قائم رہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا......
کیونکہ یہ ایک ذاتی معاملہ ہے...... ذاتی انتخاب ہے...... کچھ
لوگ کسی نہ کسی وجہ سے سبزی خوری پسند کرتے ہیں۔''

اور محض ایک بات میں لوگوں کو بتانا چاہوں گا کہ:

''سبزی خور......نظریاتی سبزی خور...... جو یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں
کہ سبزی خوری قابل قدر ہے اور زیادہ وقعت کی حامل ہے......
وغیرہ۔ وغیرہ...... ان کو یہ چیزیں بند کر دینی چاہئیں...... اور ان
اقسام کی کتب کی تقسیم بھی بند کر دینی چاہیے جو لوگوں کو گمراہ
کرتی ہیں۔''

میں قرآن پاک کی سورۃ نحل......سورۃ نمبر 16......آیت نمبر 25 کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے خطاب کو اختتام تک پہنچانا پسند کروں گا......جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

''اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے
اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔''

(تالیاں)

(ڈاکٹر محمد)

میں اب مسٹر راشمی بھائی زاویری سے درخواست کروں گا کہ وہ ڈاکٹر ذاکر نائک کو اپنا جواب پیش کریں۔

خواتین و حضرات مسٹر راشمی بھائی زاویری

(تالیاں)

(مسٹر زاویری)

سب سے پہلے میں ڈاکٹر ذاکر نائک کا دلی شکریہ ادا کروں گا کہ انھوں نے مجھے یہ حق انتخاب بخشا کہ:

''کیا میں بدستور سبزی خور رہنا پسند کروں گا یا گوشت خوری پسند کروں گا۔''

بہت بہت شکریہ۔

میں جناب کو آر ڈی نیٹر سے درخواست کروں گا کہ:

''کیا وہ میرا جواب یا میرا تبصرہ پسند فرمائیں گے۔''

(ڈاکٹر محمد)

اب یہ بہتر ہے آپ جانتے ہیں کہ ہم......

(مسٹر زاویری)

اگر آپ پسند کریں تو ہم سوال جواب کے سلسلہ کا آغاز کر سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد)

سوال و جواب...... یہ سلسلہ ہم تیسرے اجلاس میں شروع کریں گے...... ہماری یہ تقریب تین حصوں پر مشتمل ہے...... جی ہاں مسٹر زاویری آپ اپنی گفتگو جاری رکھ سکتے ہیں۔

(مسٹر زاویری)

بہرکیف ہم مکمل طور پر کوآرڈی نیٹر (ڈاکٹر محمد) کے زیر کمان ہیں...... لہٰذا میں ان کی ہدایات پر عمل کروں گا۔

(ڈاکٹر محمد)

نہیں...... جیسا فیصلہ کیا جا چکا ہے...... آپ جانتے ہیں...... ہم وہی طریقہ کار اپنائیں گے۔

(ڈاکٹر محمد)

میں ڈاکٹر ذاکر کو بھی یہ اجازت فراہم نہیں کروں گا کہ وہ طریقہ کار میں تبدیلی لائیں...... میں اعتراض کروں گا۔

(مسٹر زاویری)

اب پہلی بات جو میں کروں گا وہ یہ کہ...... سوال یہ نہیں ہے کہ کیا کوئی شخص منطقی ہے یا غیر منطقی ہے اور یہ حق انتخاب بھی نہیں ہے جس سے کوئی فائدہ اٹھاتا ہے...... جیسا کہ میں نے اپنی گفتگو کے دوران پہلے بھی عرض کیا ہے...... ہر ایک چیز متعلقہ ہے...... اور آپ کو اس موضوع کو اسی پس منظر میں سمجھنا ہوگا...... ایک چیز جس پر میں ڈاکٹر ذاکر سے شدید اختلاف کروں گا:

''کوئی مذہب بھی گوشت خوری کی ممانعت نہیں کرتا۔''

میں ایک ماہر ہوں...... میں یہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں ایک طالب علم ہوں...... میں نے جینیالوجی میں ایم۔ اے کیا ہوا ہے...... میں مذہبی نقطہ نظر کے تحت کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے مذہبی رہنماؤں نے گوشت خوری سے سختی کے ساتھ منع کیا ہوا ہے...... میں پہلے ہی آپ کو کچھ حوالے پیش کر چکا ہوں...... آپ نے دیکھا کہ ڈاکٹر ڈین آرنش کی بڑی دلیل اس حقیقت پر بنیاد کرتی ہے کہ گوشت پر مبنی غذائیں زیادہ

پروٹین، کولیسٹرول اور چکنائی کی حامل ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ صحت مند اور پرسکون زندگی بسر کرنے کی غرض سے...... آپ کو گوشت خوری کرنی چاہیے...... گوشت پر مبنی غذائیں استعمال کرنی چاہئیں...... انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ نباتات بھی جاندار ہوتے ہیں...... یہ نہ صرف ڈاکٹر جگدیش چندرا بوس بلکہ ہمارے لارڈ مہاویر...... انھوں نے 2500 برس بیشتر فرمایا تھا کہ نہ صرف نباتات بلکہ ہوا، پانی، آگ...... زمینی دھاتیں...... یہ سب زندگی کی رمق رکھتی ہیں...... جاندار ہیں۔ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کو اجازت ہے کہ آپ اس زندگی کو ہلاک کریں اور اپنی زندگی بحال رکھیں...... لہٰذا انھوں نے فرمایا کہ وہ ترک دنیا نہیں کر سکتے اور ''جین منی'' بن جاتے ہیں...... آپ جانتے ہیں ''جین منی'' کیا ہوتا ہے...... وہ نباتات کو بھی ہلاک نہیں کرتے اور دیگر جاندار اشیاء بھی اپنی خوراک کے طور پر استعمال نہیں کرتے...... ہم اس اختلافی قصے میں نہیں پڑنا چاہتے یہ ایک علیحدہ داستان ہے...... لیکن مہاویر کی تعلیمات بالکل واضح ہیں...... کہ آپ کو کسی بھی جاندار چیز کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے خواہ وہ جانور ہوں یا پودے...... لیکن وہ لوگ جو ترک دنیا نہیں کر سکتے...... ان کے بارے میں انھوں نے کہا ہے کہ کم از کم آپ کچھ جانداروں کی ہلاکتوں سے تو بچ سکتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ...... جب آپ نباتات (سبزی خوری) سے ہٹ کر خوراک استعمال کرتے ہیں تو یہ مذہبی خلاف ورزی کے مترادف ہے...... یہ ''ھنسا'' (Hinsa) ہے...... لیکن یہ ضروری ہے...... لہٰذا میں جس کی ممانعت کر رہا ہوں وہ غیر ضروری ہلاکتیں ہیں۔ دوستو...... یہ ایک نمایاں امتیاز ہے لیکن بہت اہم امتیاز ہے...... اگر نعم البدل کی طرف نہیں بڑھنا چاہیے جو ہمیں جانداروں کی ہلاکتوں پر مجبور کرے اور اپنی ساتھی مخلوق کو اپنی غذا بنا ڈالیں...... دوسری چیز جس کے بارے میں کہا گیا وہ نباتات (پودے) ہیں...... اپنی گفتگو میں میں نے

نباتاتی خوراک کے بارے میں بھی عرض کیا تھا...... پودوں سے آپ پھل حاصل کرتے ہیں...... اگر آپ ان کی شاخوں کی تراش خراش کریں تو وہ آپ کو زیادہ پھل دیں گے...... مزید شاخیں اگیں گی...... دیکھیں کہ ان دلائل کا کوئی اختتام نہیں ہے......لہٰذا ہمیں اپنے دلائل کو یہاں تک ہی محدود رکھنا چاہیے۔

جہاں تک میڈیکل سائنس کا تعلّق ہے...... اور انھوں نے طبی نکتہ نگاہ سے بھی درست فرمایا ہے...... انھوں نے کچھ مثالیں بھی پیش کی ہیں...... میں نے بھی اس بارے میں عرض کی ہے۔ اب یہ روشن دماغ سامعین پر منحصر ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ میں نے جو سائنسی حقائق پیش کیے ہیں وہ درست ہیں یا انھوں نے جو سائنسی حقائق پیش کیے ہیں وہ درست ہیں...... میں اس لیے بتا رہا ہوں کیونکہ میں تردید کرنا چاہتا ہوں......نفسیاتی پہلو...... جب ہم حیوانی غذا استعمال کرتے ہیں تو ہم میں کچھ حیوانی خصلتیں بھی عود کر آتی ہیں...... اس سلسلے میں آپ کیا کہتے ہیں؟...... اپنی تردید میں آپ کہہ سکتے ہیں...... اب ڈاکٹر بھی...... بہت سے ڈاکٹر کچی سبزیاں تجویز کرتے ہیں...... وہ کچی سبزیوں کو ایک صحت بخش غذا تصور کرتے ہیں...... جو سبزیاں کچی استعمال نہ کی جاتی ہوں محض وہی سبزیاں پکا کر استعمال کرنی چاہئیں...... لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے اور ہماری ''انڈین وَیجیٹیرئین کانگرس'' میں...... ہم ہمیشہ...... جب کبھی بھی ہمارا اجلاس ہوتا ہے...... ہماری زیادہ تر خوراک کچی خوراک پر مبنی ہوتی ہے...... اس کو پکایا نہیں جاتا...... اور یہ زیادہ صحت بخش ثابت ہوتی ہے...... ہمارے نظریے کے مطابق...... جہاں تک کتب کا تعلّق ہے...... میں نے یہ کتب ڈاکٹر ذاکر نائیک کے حوالے نہیں کی تھیں بلکہ یہ کتب میرے ایک دوست مسٹر سالیچا نے ڈاکٹر نائیک کے حوالے کی تھیں جس نے مجھ سے رابطہ کیا تھا...... درست ہے...... یہ کوئی اہم معاملہ نہیں ہے...... اب میں آپ کو ایک چیز بتاؤں گا...... وہ یہ کہ آپ حقیقت کو

تبدیل نہیں کر سکتے...... محض اونچی اونچی واہ۔ واہ کرتے ہوئے آپ حقیقت کو نہیں بدل سکتے...... درست ہے...... اگر آپ میرے دلائل سے متاثر ہوئے ہیں تو آپ میری واہ۔ واہ کر سکتے ہیں...... میری تعریف کر سکتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین کامل ہے کہ اگر کچھ دلائل آپ کو خوش کن دکھائی دیں اور آپ با آواز بلند ان کی واہ واہ سرانجام دیں...... ان کی تعریف کریں تو آپ کا یہ عمل درآمد حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتا...... اور میں نے ایک کتاب کا حوالہ پیش ہے...... ڈاکٹر دیپک چوپڑا...... انھوں نے بہت سی کتب تحریر کی ہیں...... وہ ایک معالج بھی ہیں...... ڈاکٹر ڈین آرنش کی طرح ایک معالج بھی ہیں...... انھوں نے تحقیقاتی کام بھی سرانجام دیا ہے اور انھوں نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ وہ غذا جو آپ استعمال کرتے ہیں وہ آپ کی جسمانی، نفسیاتی اور جذباتی صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ بہت سے نفسیاتی اور جذباتی عوارض گوشت خوری کی بنا پر منظر عام پر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ گوشت خوری ممنوع ہے۔ یہ کہنا بالکل ایک غیر منطقی عمل ہوگا کہ مویشیوں کو اپنی غذا بناتے ہوئے آپ سبزی خوروں کی معاونت سرانجام دے رہے ہیں۔ ہمیں جانوروں کی آبادی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس کی پرواہ کے لیے فطرت بذات خود ہی کافی ہے...... کیوں؟...... کیونکہ ہم بہت سے مویشیوں کو اپنا لقمہ بنا لیتے ہیں اور اگر ہم یہ عمل درآمد سرانجام نہ دیں...... آپ جنگل کی طرف نگاہ ڈال کر دیکھ لیں...... ہر طرف قدرت کی کاریگری کارفرما ہے...... قدرت خود بخود ہی توازن برقرار رکھے گی...... کسی کو اس بابت فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اگر مویشیوں کو اپنا لقمہ بنانا چھوڑ دیا تو ان کی آبادی کثرت کے ساتھ بڑھ جائے گی اور مسائل کا باعث ثابت ہوگی...... لہٰذا کسی کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب اس تاریخ کی بابت مسٹر ترویدی نے بھی اشارہ کیا ہے اور ڈاکٹر ذاکر نے بھی اشارہ کیا ہے...... اب میں اسے جین تاریخی نقطہ

نظر کے تحت بیان کروں گا...... کہ ہماری جین مت کی مذہبی کتب میں...... یہ واضح طور پر درج ہے کہ لوگ...... وہ لوگ جو ماقبل تاریخ کے دور میں آباد تھے...... وہ ایک درخت کے نیچے رہتے تھے اور ان کو وافر مقدار میں درخت دستیاب تھے...... انھیں کسی کو ہلاک کرنے کے لیے نہیں جانا پڑتا تھا...... دوستو بے شک مجھے کافی وقت عطا کیا گیا ہے...... لیکن میں...... میں حقیقت میں ذاتی طور پر یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہمیں آپس میں بحث بازی یا دلائل بازی میں نہیں الجھنا چاہیے...... میں سامعین سے یہ توقع رکھوں گا کہ وہ سوال جواب کے اجلاس میں شرکت فرمائیں اور اس اجلاس میں زیادہ وقت صرف کریں...... شکریہ

(تالیاں)

(ڈاکٹر محمد)

مسٹر زاویری آپ کا شکریہ...... ہمارے پاس مزید پانچ منٹ باقی ہیں...... انھوں نے پانچ منٹ کا دورانیہ کم استعمال کیا ہے...... اب میں ڈاکٹر ذاکر نائیک سے درخواست کروں گا کہ وہ مسٹر راشمی بھائی زاویری کے خطاب کا جواب پیش کریں...... ان کو محض 15 منٹ کا دورانیہ دیا جا رہا ہے۔

(ڈاکٹر ذاکر)

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ وعلیٰ آلہٖ وصحابہٖ واجمعین...... اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

قابل قدر سامعین کرام...... میرے قابل احترام بزرگوار اور میرے عزیز بھائیو اور بہنوں...... میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کو اسلامی طریقہ کار کے تحت خوش آمدید کہتا ہوں...... السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ...... آپ سب پر سلامتی ہو اور اللہ

تعالیٰ کی رحمت ہو...... میں سہولت کے ساتھ کوئی چیز نہیں بھولا...... اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے مقررہ وقت سے محض ایک منٹ زائد خطاب کیا تھا...... لہٰذا وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ:

''میں بڑی سہولت کے ساتھ بھول گیا تھا۔''

اگر آپ میرے لیے پانچ گھنٹے مختص کریں...... اگر آپ مجھے سننے کے لیے تیار ہوں...... یہاں پر ڈٹے رہنے کے لیے تیار ہوں...... کیونکہ یہ آپ حضرات ہی ہیں جو وقت کی پابندی کا باعث بنتے ہیں...... آپ حضرات کی وجہ سے ہم پر وقت کی پابندی لاگو کی جاتی ہے...... آپ جانتے ہیں کہ 30 منٹ کا دورانیہ مختصر دورانیہ تھا میں نے 50 منٹ کے دورانیے کے لیے بات کی تھی...... میں مسلسل دو گھنٹوں تک خطاب کرنے کے لیے بھی تیار ہوں حتیٰ کہ میں تمام دن بولنے کے لیے تیار ہوں کیونکہ میں قوت برداشت کا حامل مقرر ہوں...... الحمدللہ...... میں گوشت خور ہوں۔

(تالیاں)

مسٹر زاویری نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ:

''کوئی بھی مذہب گوشت خوری سے منع نہیں کرتا۔''

میں نے یہ بالکل بھی نہیں کہا تھا کہ:

''کوئی بھی مذہب۔''

بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ:

''کوئی بھی بڑا مذہب۔''

یہ تمام تر کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے۔ اس لیے شک و شبہے والی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ:

''کوئی بھی بڑا مذہب۔''

اور جین مت ایک بڑا مذہب نہیں ہے۔

آپ نے مجھے جو کتابیں فراہم کی تھیں۔ آپ نے مجھے کچھ کتابیں دی تھیں...... جین ہندوستان کا محض 0.4 فیصد ہیں......یعنی ایک فیصد سے بھی کم ہیں...... کیا آپ اس تعداد کو ہندوستان میں ایک بڑا مذہب قرار دے سکتے ہیں...... دنیا کو ایک طرف چھوڑ دیں...... دنیا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا......نظر انداز کر دیں...... میں جواب پیش کر سکتا ہوں لیکن انتظامیہ مجھے اجازت فراہم نہیں کرے گی...... میرا موضوع اسلام تک ہی محدود ہے...... آپ جانتے ہیں کہ میں جین مت پر بھی بخوبی جواب دے سکتا ہوں...... میں تقابل ادیان کا طالب علم ہوں۔

(ڈاکٹر محمد)

معافی چاہتا ہوں جناب...... جب ایک مقرر اپنے خطاب میں مصروف ہو تب آپ اس کے خطاب میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

(ڈاکٹر ذاکر)

بھائی فرما رہے ہیں کہ:

''میں نے نہیں کہا تھا۔''

آپ ویڈیو کیسٹ بخوبی ملاحظہ فرما سکتے ہیں:

''کوئی بھی بڑا مذہب ایسا نہیں ہے جو کہ عام طور پر گوشت پر مبنی تمام تر خوراک پر پابندی عائد کرتا ہو۔''

آپ ویڈیو کیسٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد)

آپ سوال جواب کے اجلاس میں سوال پوچھ سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

ناراض نہ ہوں...... غصّے میں نہ آئیں...... آپ کی غذا آپ کی مدد کرے گی...... ناراض نہ ہوں...... غصّے میں نہ آئیں...... بھائی راشمی بھائی زاویری نے کہا کہ:

''میں نے جواب نہیں دیا۔''

خواہ ہم میں جانوروں والی خصلتیں ہی کیوں عود نہ کر آئیں۔

میں نے اپنے خطاب میں عرض کیا تھا...... میرا خیال کہ آپ نے غور نہیں فرمایا...... میں نے عرض کیا تھا کہ:

''ہم شریف النفس جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں مثلاً بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ کیونکہ یہ امن پسند ہیں اور پُرامن رہنا چاہتے ہیں۔''

اور یہی وجہ ہے کہ جب میں اپنے خطاب کا آغاز کرتا ہوں میں یہی دعا کرتا ہوں کہ:

''آپ سب پر سلامتی ہو۔''

مزید انھوں نے یہ فرمایا کہ:

''میں نے ڈاکٹر ڈین آرنش کا حوالہ پیش نہیں کیا۔''

میں اب بھی چیلنج کرتا ہوں...... اگر ان کی کتاب کو کسی معتبر میڈیکل کالج کی سند حاصل ہے...... ایک معتبر کتاب ہے...... محض ایک خانہ پُری نہیں ہے...... میں پہلے ہی جواب پیش کر چکا ہوں...... ڈاکٹر ولیم ٹی۔ جاروس کے حوالے سے کہ:

''سائنس دان اور طبی ماہرین سبزی خوروں کے نظریات سے متفق نہیں ہیں۔''

یہ ایک طبی کتاب نہیں ہے...... انھوں نے غذاؤں کے بارے میں کتاب تحریر کی ہوگی۔ میں سچّی اور کھری بات کرنے کا عادی ہوں...... میں الفاظ کا ہیر پھیر نہیں جانتا۔ میں صاف، واضح اور دوٹوک بات کرتا ہوں...... اور ڈین آرنش...... جو

کچھ بھی اس کا نام ہو...... اگر چہ وہ بہت مشہور اور نامور ہی کیوں نہ ہو لیکن میں اسے نہیں جانتا...... میں اس کا نام پہلی بار سن رہا ہوں...... میں نے ابھی اس سے یہ دریافت کرنا ہے کہ وہ ثابت کرے اور پڑتال کرے کہ کیا اس کتاب کو ایک ٹیکسٹ بک تسلیم کیا گیا ہے...... نہ کہ ایک طبی کتاب...... کسی بھی کالج کی ٹیکسٹ بک بنایا گیا ہے یا نہیں...... اس طرح کتاب کی معتبر حیثیت ثابت ہوگی۔ اس نے کہا ہے کہ:

''ہمیں مویشیوں کے بارے میں فکر مند نہیں ہونا چاہیے......
قدرت خود ہی اس کا بندوبست بھی کرے گی۔''

یہ آپ ہیں جو اس قدر فکر مند ہو رہے ہیں...... ہم قطعاً فکر مند نہیں ہو رہے۔ قدرت نے ان کو اس حساب سے تخلیق فرمایا ہے کہ جس لمحے آپ انھیں ہلاک کرتے ہیں...... ان کی افزائش دوبارہ ہو جاتی ہے...... خدا خالق ہے...... اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا فرمایا ہے...... اگر آپ شیر اور شیر ببر کو ہلاک کریں گے تو ان کی نسل ناپید ہو جائے گی۔ لہٰذا ان کو ہماری خوراک نہیں بنایا گیا۔ مویشی...... ان کو ہماری خوراک بنایا گیا ہے...... خدا نے انھیں اسی حساب سے تخلیق فرمایا ہے...... اگر ہم خدا تعالیٰ کی ہدایات پر عمل نہیں کریں گے تو ان کی آبادی کثرت کا شکار ہو جائے گی...... اور نباتات کو کاٹنے کے بارے میں اس نے کیا کہا ہے کہ:

''آپ جانتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر نباتات استعمال بھی
کرتے ہیں تو ان کی ماں ہنوز زندہ ہوگی۔''

لہٰذا اگر ہم گائے...... بکری کے بچے...... اس کا مطلب ہے کہ ہم انھیں کھا سکتے ہیں؟

ہاں! کیونکہ ان کی ماں ہنوز زندہ ہے...... گائے ہنوز زندہ ہے اور جب بچہ ایک ماں بن جاتی ہے تو ہم ماں کو بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اگر میں اس منطق کے

ساتھ اتفاق کروں کہ:

''نباتات اپنا وجود برقرار رکھتے ہیں۔''

مویشیوں کے ضمن میں:

''نباتات کی نسبت زیادہ وجود قائم ہیں۔''

اگر میں اس منطق کے ساتھ اتفاق کروں۔ مزید برآں میں نے یہ کہا تھا کہ:

''پرہیز علاج سے بہتر ہے۔''

میں ڈاکٹر آرنش کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں جب وہ یہ کہتا ہے کہ:

''سبزی خوری کئی ایک بیماریوں میں معاون ثابت ہوتی ہے۔''

میں بھی یہی مشورہ پیش کرتا ہوں...... میں نے کب اس امر سے انکار کیا ہے؟ لیکن موضوع یہ نہیں ہے کہ:

''کون سی خوراک صحت مند ہے؟''

لیکن یہ بیان دینا کہ:

''یہ انسانوں کے لیے ممنوع ہے۔''

میں کسی بھی معتبر طبی کتاب کو چیلنج کرتا ہوں...... میں ایک ڈاکٹر ہوں...... یہ کتابیں وہ چیزیں پیش کر رہی ہیں جن کا وجود ہی نہیں ہے...... جو کسی تحقیق...... کسی امتحان سے نہیں گزریں...... جو ثابت شدہ نہیں ہیں...... یہ اسلامی طریقہ کار ہے کہ:

''پرہیز علاج سے بہتر ہے۔''

اور یہ آپ کے بہت سے سوالات کے جواب دے گا...... اسلامی طریقہ کار موجود ہے کہ:

''پرہیز علاج سے بہتر ہے۔''

جب ہم مویشی کو کاٹتے ہیں...... ہم اسے ذبح کرتے ہیں...... ہم مویشی کا

گلا کاٹتے ہیں...... اس کی شہ رگ پر چھری چلاتے ہیں...... اس طریقہ کار کے تحت جانور کے تمام جسم کا خون اس کے جسم سے باہر بہہ نکلتا ہے۔ خون میں بکٹیریا اور جراثیم شامل ہوتے ہیں...... اگر آپ اسلامی طریقہ کار کے تحت جانور کو ذبح کریں تو بہت سی ایسی بیماریوں سے نجات حاصل ہو جاتی ہے جو خون کے ذریعے پھیلتی ہیں...... اور اس کے علاوہ گوشت بھی تادیر تازہ رہتا ہے...... اگر اسلامی طریقہ کار کے تحت جانور ذبح کیا جائے تو لوگ دہائی دیتے ہیں کہ:

''یہ طریقہ ایک بے رحم طریقہ ہے۔''

آپ جانتے ہیں کہ جب آپ جانور کو کاٹتے ہیں تو آپ بھی ایک بے رحم طریقہ استعمال کر رہے ہوتے ہیں...... آپ کے طریقہ کار کے تحت جانور درد کی شدت سے بے تاب ہوتا ہوا اپنی جان سے جاتا ہے۔ جب ہم اسلامی طریقہ کار کے تحت جانور ذبح کرتے ہیں تو ہم اس کی شہ رگ کاٹتے ہیں لہٰذا جانور کو درد محسوس نہیں ہوتی...... جانور اگرچہ ٹانگیں مارتا ہے اور ہلتا جلتا ہے لیکن اس کا یہ عمل درآمد کسی درد کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ آپ جانتے ہیں کہ اس کا یہ عمل درآمد کس وجہ سے ہوتا ہے...... خون کا فوارہ بہنے کی وجہ سے ہوتا ہے...... جانور درد یا تکلیف محسوس نہیں کرتا...... جانور درد کی شدت برداشت کرتے ہوئے ہلاک نہیں ہوتا...... وہ بغیر کسی درد کے ہلاک ہوتا ہے۔ ہم خون سے پھیلنے والی کئی ایک بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں کئی ایک ممالک ایسے ہیں جو مویشی پالتے ہیں۔ وہ ان کو ہارمونز کے ٹیکے لگاتے ہیں تاکہ وہ خوب موٹے تازے ہو جائیں۔ ان میں سے ایک طریقے کا حوالہ مسٹر زاویری نے بھی دیا تھا لیکن انھوں نے اس طریقے کا نام نہیں بتایا تھا۔ یہ طریقہ:

"DES" Diacecerol Beseserol

کہلاتا ہے۔ یہ ہارمون کا ٹیکہ ہوتا ہے جو جانور کو لگایا جاتا ہے تاکہ وہ خوب موٹا تازہ ہو جائے اور آپ کو اس کے گوشت کی زیادہ سے زیادہ قیمت وصول ہو سکے...... اسلام میں یہ ''حرام'' ہے...... اس قسم کے ٹیکے زدہ جانور کو اگر آپ اسلامی طریقے کے تحت بھی ذبح کریں تو پھر بھی وہ اسلام میں ''حرام'' ہے۔ یہ ذبح ضرور ہے لیکن حلال نہیں ہے...... اگر مویشی کو ہارمونز کے ٹیکے لگائے گئے ہیں تو ہمارے لیے وہ جانور حلال نہیں ہے اور ہمیں اس گائے کا گوشت کھانے کی بھی اجازت نہیں ہے جس کی خوراک میں گوشت خوری شامل ہو...... کیونکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

''جس جانور کی پرورش میں گوشت خوری شامل ہو...... جس جانور کی خوراک میں گوشت خوری شامل ہو وہ ہمارے لیے ممنوع ہے۔''

اس کے بعد...... اگر آپ حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھیں اور گوشت کو بہتر طریقے سے پکائیں...... بہت سی بیماریاں جن کا ذکر مسٹر زاویری نے فرمایا ہے...... تمام تر نہیں...... مگر ان میں سے بہت سی بیماریوں سے نجات حاصل کرنا ممکن ہوتا ہے۔

گوشت خوری کے ضمن میں سب سے خطرناک گوشت سور کا ہوتا ہے جو کہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے...... اس میں 70 سے زائد بیماریاں شامل ہوتی ہیں جو آپ کو لاحق ہو سکتی ہیں...... یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک نے کم از کم چار مختلف مقامات پر فرمایا ہے:

- سورۃ البقرہ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 173
- سورۃ مائدہ...... سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 3
- سورۃ انعام...... سورۃ نمبر 6...... آیت نمبر 145

✿ سورۃ نحل......سورۃ نمبر 16......آیت نمبر 115

فرمان مبارک ہے کہ:

''اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت
اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔''

یہ حرام ہے۔ لہٰذا ہم اس سے پرہیز کرتے ہیں اور اس طرح ہم گوشت خوری سے لاحق ہونے والی کئی ایک بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

سورۃ طٰہٰ ......سورۃ نمبر 20......آیت نمبر 81 میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ:

''کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمھیں روزی دیں اور اس میں
زیادتی نہ کرو۔''

بہت سی ایسی بیماریاں جن کا ذکر راشی بھائی زاویری نے کیا تھا وہ بسیار خوری کی بنا پر لاحق ہوتی ہیں۔ اگر آپ سبزی خوری کے ضمن میں بھی بسیار خوری سے کام لیں گے تب بھی آپ کئی ایک بیماریوں میں گرفتار ہو سکتے ہیں...... میں یہ نہیں کہتا کہ آپ سبزی خوری نہ کریں...... میں ایک ڈاکٹر ہوں...... میں سبزی خوری کے خلاف نہیں ہوں...... لہٰذا اگر آپ بسیار خوری سے پرہیز کریں تو آپ بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں...... اگر اسلام کے قوانین پر عمل درآمد کریں...... اسلامی طریقہ کے تحت جانور کاٹیں...... یعنی انھیں اسلامی طریقہ کار کے تحت ذبح کریں...... اس کے جسم کا تمام خون بہہ جانے دیں...... اس کو ہارمونز کے ٹیکے نہ لگائیں...... خوراک کو بہتر طور پر پکائیں...... حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھیں...... سور کے گوشت سے پرہیز کریں...... بسیار خوری سے پرہیز کریں...... تو آپ بہت سی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ بہت سے دلائل کا جواب ہے لیکن کچھ ابھی بھی باقی ہیں۔ اگر وقت نے اجازت دی اور اگر سوال جواب کے اجلاس میں آپ نے اس بارے میں

سوال کیا تو میں انشاء اللہ ضرور جواب دوں گا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ صحت بخش غذاؤں کی بات کر رہے ہیں...... تمام تر تحقیق اور تجربات کی بات کررہے ہیں...... میں اس چیز کے بارے میں بات کروں گا جو ایک حقیقت ہے۔

ڈاکٹر ولیم کے مطابق...... ایک نامور اور مشہور و معروف ہستی...... ڈاکٹر ولیم کہتے ہیں کہ:

''سبزی خوری کی بدولت انسانی زندگی میں چھ برس سے زائد عرصے کا اضافہ ممکن ہوتا ہے...... اگر آپ سبزی خوری کریں تو آپ گوشت خوری کرنے والے کے مقابلے میں چھ برس زائد زندہ رہ سکتے ہیں۔''

دوبارہ منافقت...... منافقت...... اگر آپ تجزیہ سرانجام دیں...... ان تمام لوگوں کے اعداد و شمار جمع کیے گئے تھے جو 1932ء تا 1952ء کے دوران ایک صد برس سے زائد زندہ رہے تھے اور ان اعداد و شمار کی بنیاد پر اوسی گیئز نامی ایک شخص نے ایک کتاب تحریر کی تھی جس کا عنوان تھا:

Living to be Hundred

یعنی ''سو برس تک زندہ رہنے کا راز''...... 1200 لوگ جو سو برس تک زندہ رہے...... اور وہ کیسے زندہ رہے...... ہر ایک چیز اس کتاب میں درج ہے...... حتیٰ کہ ان کی خوراک بھی درج ہے...... کیا آپ جانتے ہیں کہ ان 1200 افراد میں سے کتنے افراد سبزی خور تھے؟ کتنے...... اندازہ کریں؟ کیا 1000 افراد سبزی خور تھے!...... چار چار!...... چار۔

یہ سروے سبزی خوری یا گوشت خوری کو ثابت کرنے کے لیے نہیں کیا گیا تھا...... یہ دیگر مقاصد کی تکمیل کے لیے کیا گیا تھا...... لیکن خوراک کا ذکر بہرکیف کیا

گیا تھا..... یہ ایک حقیقت ہے..... یہ ایک تحقیق نہیں ہے..... یہ ایک حقیقت ہے۔

ان افراد میں سے جو سو برس تک زندہ رہے محض چار افراد سبزی خور تھے۔

آپ جانتے ہیں الکحل؟ الکحل اکیلی..... کیا یہ ایک سبزی خوری پر مبنی غذا ہے یا گوشت خوری پر مبنی؟ الکحل سبزی خوری ہے یا گوشت خوری ہے؟..... سبزی خوری پر مبنی ہے..... پھلوں کے جوس کی بدولت..... اور الکحل سے جو بیماریاں جنم لیتی ہیں وہ ان بیماریوں سے کہیں بڑھ کر ہیں جو گوشت خوری کی بنا پر جنم لیتی ہیں..... ایک سبزی خوری پر مشتمل غذا! محض الکحل..... میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمام تر سبزی خوری پر مبنی غذاؤں پر پابندی عائد کر دی جائے۔ آج سائنس دان..... اور ممکن ہے کہ وہ بھی اتفاق کرے..... یہ کتاب میں بھی درج ہے..... آج کل اموات کا زیادہ تر سبب الکحل ہے..... نمبر ایک سبب..... لہٰذا میں سبزی خوری پر مبنی تمام غذاؤں پر پابندی کے حق میں نہیں۔ میں کیا کہنا چاہتا ہوں؟..... جیسا کہ قرآن پاک سورۃ مائدہ..... سورۃ نمبر 5..... آیت نمبر 90 میں فرماتا ہے کہ:

''اے ایمان والو شراب، جوا اور بت پانسے ناپاک ہی ہیں۔

شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔''

الکحل شیطانی کام ہے..... اس سے بچیں..... میں نے محض الکحل کو ممنوعہ قرار دیا ہے..... نہ کہ تمام سبزی خوری پر مبنی غذاؤں پر ممنوعہ قرار دیا ہے اور سگریٹ نوشی..... دنیا میں اموات کا دوسرا بڑا سبب..... یہ سبزی خوری کی ذیل میں آتا ہے یا گوشت خوری کی ذیل میں آتا ہے؟ سبزی خوری کی ذیل میں آتا ہے۔ کیا آپ الکحل سے جنم لینے والے بیماریوں سے بچ سکتے ہیں؟ آپ اس صورت میں الکحل سے جنم لینے والی بیماریوں سے بچ سکتے جبکہ آپ الکحل کے استعمال سے اجتناب برتیں..... کیا آپ سگریٹ نوشی سے جنم لینے والی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں..... ان

سے بچنے کے لیے تمباکو نوشی سے پرہیز کیجئے...... واحد حل ان سے بچنا ہے...... اگر ان سے بچا نہ جائے تب ان کو ممنوعہ قرار دینے کا سوال زیر غور آتا ہے...... لہٰذا الکحل ممنوعہ ہے ...... اسلامی مفکرین نے 400 سے زائد فتاویٰ جاری کیے ہیں...... کہ سگریٹ نوشی ممنوعہ ہے کیونکہ اس سے بچا نہیں جاتا۔

بہت سے ممالک نے الکحل کو ممنوعہ قرار دے رکھا ہے۔ ان ممالک میں سعودی عرب بھی شامل ہے...... ہندوستان کی کئی ریاستوں نے اسے ممنوعہ قرار دیا ہوا ہے...... سنگاپور میں عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی ممنوعہ قرار دی گئی ہے...... سرکاری اداروں اور عوامی ذرائع نقل وحمل میں بھی اسے ممنوعہ قرار دیا گیا ہے...... اگر کسی ایسی چیز سے بچنا ممکن نہ ہو تو آپ اس کے استعمال پر پابندی عائد کر سکتے ہیں...... میں کسی ایسے ملک کو نہیں جانتا جس نے گوشت خوری کی ذیل میں آنے والی تمام تر غذاؤں پر عام پابندی عائد کی ہو...... کوئی ایک ملک بھی ایسا نہیں ہے...... ہاں البتہ گوشت خوری کی ذیل میں آنے والی کچھ غذاؤں مثلاً سور کے گوشت پر سعودی عربیہ نے پابندی عائد کر رکھی ہے...... اس سے بچاؤ ممکن نہیں تو اس پر پابندی عائد کر دیں...... اگر بچاؤ ممکن نہ ہو تو آپ اسے ممنوعہ قرار دے دیں اور مباحثہ یہ نہیں تھا کہ:

''کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے...... سبزی خوری یا گوشت خوری؟''

مباحثہ کا موضوع یہ تھا کہ:

''گوشت خوری کی اجازت ہے یا گوشت خوری ممنوع ہے۔''

میں نے 20 سے زائد نکات کی فہرست پیش کی تھی۔ لہٰذا میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مسٹر راشمی بھائی زاویری نے محض اس لیے 15 منٹ قبل از وقت ہی اپنی گفتگو ختم کر دی تھی کہ ان نکات کا جواب نہ دینا پڑے...... اگر آپ مجھے ایک گھنٹہ مزید عطا فرما دیں تو میں اپنا خطاب جاری رکھوں گا۔

آپ جانتے ہیں کہ ''پانی''...... پانی کے ذریعے بہت سی بیماریاں پھیلتی ہیں...... ہیضہ...... ٹائیفائیڈ...... یرقان اور دیگر کئی ایک بیماریاں پانی کے ذریعے پھیلتی ہیں...... میں محض ''پانی'' پر ہی سیر حاصل گفتگو کر سکتا ہوں۔ آپ کیا کریں گے؟ کیا آپ پانی پر پابندی عائد کر دیں گے؟ نہیں...... آپ کے لیے ان بیماریاں سے بچنا ممکن ہے...... آپ پانی کو صاف کر کے استعمال کر سکتے ہیں اور اس کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں...... دودھ کو تو آپ بخوبی جانتے ہوں گے...... اس میں بھی بہت سی بماریوں کے جراثیم موجود ہوتے ہیں...... آپ کیا کرتے ہیں؟ کیا آپ دودھ پر پابندی عائد کر دیں گے...... آپ اسے پاسچرائیزڈ کریں گے...... آپ اس پر پابندی عائد نہیں کریں گے...... آپ اسے ممنوعہ قرار نہیں دیں گے۔

لہٰذا اگر آپ بیماریوں سے نہیں بچ سکتے تو کیا آپ اسے ممنوعہ قرار دے دیں گے۔ میں نے بہت سی وجوہات پیش کی ہیں جن کا جواب مسٹر راشمی بھائی زاویری نے نہیں دیا۔ ایک بھی حکومت ایسی نہیں ہے جس نے گوشت خوری پر عمومی پابندی عائد کی ہو...... کوئی بھی بڑا مذہب ایسا نہیں ہے جس نے گوشت خوری پر عمومی پابندی عائد کی ہو...... لہٰذا میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ گوشت خوری جائز ہے...... گوشت خوری کی اجازت ہے...... یہ ممنوعہ نہیں ہے۔

اگر میں نے کسی سبزی خور کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہو...... اپنے پیشرو مقرر کے سوالات کے جواب دینے کے دوران اگر میں نے کسی سبزی خور کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہو تو میں اس کے لیے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں۔

میں قرآن پاک کی سورۃ بنی اسرائیل...... سورۃ نمبر **17** کی آیت نمبر **81** کا حوالہ پیش کرتے ہوئے اپنی گفتگو اختتام کو پہنچانا چاہوں گا کہ:

''اور فرماؤ کے حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔''

(تالیاں)

(ڈاکٹر محمد)

اب ہم سوال جواب کا کھلا اجلاس شروع کریں گے۔ محدود اور مختصر وقت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرنے کی غرض سے ہم آپ سے یہ امید کرتے ہیں کہ آپ درج ذیل قوانین مدنظر رکھیں تا کہ سوال جواب کے لیے دستیاب محدود اور مختصر وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ممکن ہو سکے۔

- آپ کے سوالات متعلقہ موضوع پر ہونے چاہئیں۔
- آج کا موضوع یہ ہے کہ:

  ''انسانوں کے لیے گوشت خوری جائز ہے یا ناجائز؟''
- موضوع سے ہٹ کر کیے گئے سوالات کی اجازت نہ ہوگی۔
- براہ مہربانی اپنا سوال مختصر طور پر بیان کریں۔
- آپ کا سوال ایک بامقصد سوال ہونا چاہیے۔
- یہ ایک مباحثہ کا اجلاس نہیں ہے بلکہ سوال جواب کا اجلاس ہے۔
- مسٹر زاویری اور ڈاکٹر ذاکر سے درخواست ہے کہ وہ سوالات کے مفصل جواب دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مدنظر رکھیں کہ ہر ایک جواب کا دورانیہ پانچ منٹ سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔
- ہال میں چار مائک مہیا کیے گئے ہیں۔ دو مائک، مردوں کے لیے اور دو مائک عورتوں کے لیے مخصوص ہیں۔
- اگر آپ مسٹر زاویری سے سوال پوچھنا چاہیں تو آپ اس مائک کے پیچھے قطار میں کھڑے ہوں جس پر لکھا ہوا ہے کہ:

  ''سوال برائے مسٹر زاویری۔''
- اور اگر آپ ڈاکٹر ذاکر سے سوال پوچھنا چاہیں تو اس مائک کے پیچھے قطار

میں کھڑے ہوں جس پر لکھا ہوا ہے کہ:

''سوال برائے ڈاکٹر ذاکر۔''

- ایک وقت میں محض ایک ہی سوال پوچھا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کو دوسرا سوال پوچھنا ہے تب آپ کو دوبارہ قطار کے آخر میں کھڑا ہونا ہوگا اور اپنے دوسرے موقع سے فائدہ اٹھانے کا منتظر رہنا ہوگا۔
- تحریری سوالات دوسری ترجیح ہوں گے۔ اگر وقت نے اجازت فراہم کی تب تحریری سوالات کے جواب بھی پیش کیے جائیں گے۔ آپ اپنی تحریر میں یہ بھی واضح کریں کہ آپ کس سے سوال پوچھنا چاہتے ہیں...... مسٹر زاویری سے یا ڈاکٹر ذاکر سے...... وگرنہ آپ کا سوال زیر غور نہیں لایا جائے گا۔
- اس طرح مقرر حضرات آپ کے سوالات کے بہتر جواب دینے کے قابل ہوسکیں گے۔

بھائی ہم پہلا سوال آپ کی طرف سے وصول کرتے ہیں...... یہ سوال مسٹر زاویری کے لیے ہے؟

جی ہاں...... معزز مہمان خصوصی اور مسٹر زاویری

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کئی ایک حوالوں سے گوشت خوری ممنوع ہے...... اور آپ نے اپنے لارڈ مہاویر کے بارے میں بھی بات کی ہے کہ مہاویر نے یہ کہا تھا کہ:

''جانوروں کو ہلاک کرنا اور دوسروں کی جان لے کر خوشی کے شادیانے بجانا ممنوع ہے۔''

آپ مجھے یہ بتائیں کہ:

''کیا مہاویر نے یہ کہا ہے کہ آپ سبزی خوری کر سکتے ہیں؟''

میرا مطلب ہے کہ مہاویر کبھی بذات خود نہیں جاتا ہوگا کہ جائے اور درخت کاٹے اور اپنے لیے سبزی خوری کا بندوبست کرے بلکہ وہ ہمیشہ درخت کے نیچے براجمان رہتا ہوگا اور جو خوراک وہ استعمال کرتا ہوگا وہ زیادہ تر پھلوں پر مشتمل ہوتی ہوگی جو اس درخت سے گرتے ہوں گے جس کے نیچے وہ براجمان رہتا تھا کیونکہ آپ نے سبزی خوری کے موضوع پر بات کی ہے اور گوشت خوری کو ممنوع قرار دیا ہے...... براہ مہربانی مجھے یہ بھی بتائیں کہ جین مت کے نظریات کیا ہیں...... کیونکہ آپ جو کچھ کہتے رہے ہیں وہ سب کچھ یہ تھا کہ جو کچھ مہاویر کہتا ہے...... جو کچھ مہاویر کہتا ہے۔

(مسٹر زاویری)

جناب...... میں آپ کا سوال سمجھ چکا ہوں...... میں اس کا جواب پیش کروں گا۔ دیکھیں...... میں نے جس لارڈ کا ذکر کیا تھا کہ لارڈ مہاویر نے جو کہا ہے وہ یہ ہے کہ:

''حتیٰ کہ نباتات بھی جاندار ہیں۔ وہ بھی زندگی کے حامل ہیں۔''

اور وہ مزید کہتے ہیں کہ:

''جین مت کی مذہبی کتب کے مطابق حتیٰ کہ ''جین منی'' کے لیے سبزی خوری کی بھی ممانعت ہے۔''

لیکن پابندیوں کی بنا پر ہر کوئی ''جین منی'' نہیں بن سکتا...... یہی وجہ کہ انھوں نے کہا تھا کہ:

''کم از کم جانوروں کی غیر ضروری ہلاکتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔''

انھوں نے یہ بالکل نہیں کہا تھا کہ:

''سبزی خوری یا نباتات خوری کی اجازت ایک ''جین منی'' کو

حاصل ہے۔"

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں بہن...... ڈاکٹر ذاکر کے لیے سوال

سوال: ذاکر بھائی السلام علیکم

میرا نام ہمامیہ ہے...... میں ایک سوال آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں۔
سبزی خوروں کی سوسائٹی کی جانب سے کئی ایک اشتہارات تقسیم کیے گئے تھے جس میں قرآن پاک کی سورۃ حج کے حوالے سے یہ تحریر کیا گیا تھا کہ:

"اللہ تعالیٰ کو آپ کے گوشت اور خون کی کوئی ضرورت نہیں ہے
بلکہ تمہارا وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔"

اس حوالے سے انھوں نے ثابت کیا تھا کہ:

"اسلام اس امر سے منع فرماتا ہے کہ محض اپنی خوراک بنانے کی
خاطر جانوروں کو ہلاک کیا جائے۔"

جانوروں سے صلہ رحمی کے بارے میں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے کئی ایک حوالے دیے گئے تھے۔

(ڈاکٹر ذاکر)

میں اس بہن کا شکریہ ادا کرنا پسند کروں گا...... انھوں نے ایک بہت ہی بنیادی سوال پوچھا ہے...... کہ کئی ایک اشتہارات کسی ادارے کی جانب سے تقسیم کیے گئے تھے...... جن میں قرآن اور حدیث کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو گوشت خوری نہیں کرنی چاہیے...... یہ ممنوع ہے اور یہی بات اس مباحثے کا سبب ثابت ہوئی ہے۔ میں اس مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ انھوں نے مجھے باور کروایا ہے کہ میں مذہبی معاملات سے دور رہوں...... لیکن

چونکہ یہ ایک سوال ہے لہٰذا میں جواب دینے پر مجبور ہوں...... یہ وہ اشتہارات تھے جو رُشبھ فاؤنڈیشن کے صدر دھن راج سالیچا نے شائع کروائے تھے...... اور یہی اس مباحثے کا محرک ثابت ہوئے تھے۔ اس نے اس اشتہار میں قرآن پاک سے بھی حوالہ دیا تھا۔ میں ابھی آپ کو وہ حوالہ پیش کروں گا...... اس کے اشتہار میں حوالہ غلط طور پر پیش کیا گیا ہے...... اس نے قرآن پاک کی سورۃ حج...... سورۃ نمبر 22...... آیت نمبر 37 کا حوالہ پیش کیا ہے۔ جس میں فرمایا گیا ہے:

''اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون۔ ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔''

اور میں اس امر کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں...... یہ واضح کیا جا رہا ہے کہ:

''اسلام دیگر کئی ایک مذاہب کی طرح نہیں ہے جو اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا کو زندہ رہنے کے لیے خون اور گوشت کی ضرورت ہوتی ہے۔''

اس آیت مبارک میں یہ فرمایا گیا ہے کہ:

''جب تم قربانی کرتے ہو تو قربانی کا خون خدا تک نہیں پہنچتا...... قربانی کا گوشت خدا تک نہیں پہنچتا...... یہ تمہاری نیت ہے...... یہ تمہاری پرہیزگاری ہے...... یہ تمہارا تقویٰ ہے جس کے تحت تم قربانی کرتے ہو اور اللہ تمہاری نیت...... تمہاری پرہیزگاری اور تمہارے تقویٰ کو مدنظر رکھتا ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ جب عیدالاضحیٰ (عید قربان) کے موقع پر قربانی کی جاتی ہے تو یہ لازم ہوتا ہے کہ قربانی کے جانور کے گوشت کا 1/3 حصہ غرباء میں تقسیم کیا جائے...... 1/3 حصہ دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے...... اور 1/3 حصہ

آپ اپنے استعمال کے لیے مخصوص کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی حصّہ مخصوص نہیں کیا جاتا کیونکہ قرآن پاک سورۃ انعام...... سورۃ نمبر 6...... آیت نمبر 14 میں فرماتا ہے کہ:

''اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو کھلاتا ہے...... وہ سب کا رازق ہے...... سب کو رزق عطا فرماتا ہے...... لیکن وہ کھانے سے پاک ہے...... اسے کھانے کی کوئی حاجت نہیں ہے...... یہ آیت مبارکہ یہ واضح کرتی ہے کہ:

''جب تم قربانی کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری نیت دیکھتا ہے۔
اسے قربانی کے جانور کے خون اور گوشت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

ایک اور حوالہ بھی دیا گیا ہے...... بلکہ کئی ایک حوالے دیے گئے ہیں...... ان تمام حوالوں کا جواب دیتے ہوئے مجھے کم از کم ایک گھنٹہ درکار ہوگا۔

میں قرآن پاک کے محض دوسرے حوالے کا ذکر کروں گا۔

سورۃ البقرہ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 20 کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ:

''وہ زمین پر فساد کرتے ہیں۔ فصلیں اور مویشی تباہ کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

یہ حوالہ دینے کے بعد اس کے نیچے یہ لکھا گیا ہے کہ:

''آپ کو گوشت خوری نہیں کرنی چاہیے۔''

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے...... دیگر کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 168 میں فرماتا ہے کہ:

''اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے حلال پاکیزہ ہے۔''

جہاں تک جانوروں کا تعلق ہے...... جی ہاں...... بہت سی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

اگر آپ صحیح بخاری شریف...... جلد نمبر 3...... حدیث مبارکہ نمبر 551 اور صحیح بخاری شریف...... جلد نمبر 8...... حدیث مبارکہ نمبر 38 کا مطالعہ کریں تو:

اس میں ایک شخص کا ذکر ہے جس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:

''اسے اس کا اجر ملے گا۔''

لہٰذا لوگوں نے عرض کی کہ:

''اگرچہ ایک پیاسے کتے کو بھی پانی پلایا جائے تو اس کا بھی اجر ملے گا؟''

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ:

''ہاں...... تم کسی بھی جانور کے ساتھ کوئی بھی نیکی کرو گے تو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔''

آپ اندازہ کریں کہ جہالت کے دور میں...... 1400 برس پہلے جبکہ انسانوں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا تھا...... ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کے حقوق کے بارے میں فرما دیا تھا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جانوروں پر زیادہ بوجھ نہ لادو۔''

آپ کو معلوم ہے کہ آج کل ہندوستان میں قانون کے مطابق دو بیلوں والے چھکڑے پر 500 کلوگرام وزن لادنے کی اجازت ہے لیکن لوگ اس پر ایک ٹن

سے زائد بوجھ لاد دیتے ہیں۔
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جانوروں پر زیادہ بوجھ نہ ڈالو...... ان کے ساتھ برا سلوک مت کرو...... ان کو مت مارو۔''

صحیح مسلم شریف...... جلد نمبر 3...... حدیث نمبر 4810 میں بیان کیا گیا ہے کہ:

''جب تم جانور کو ذبح کرنے لگو تو تمہاری چھری کی دھار تیز ہونی چاہیے تاکہ جانور کو تکلیف اور درد محسوس نہ ہو۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح ہرگز نہ کرو۔''

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جانوروں کے حقوق سے بھی آگاہ فرمایا ہے...... ہمیں ان کے حقوق کا تحفظ سرانجام دینا چاہیے...... لیکن خوراک کے لیے...... کھانے کے لیے...... آپ حلال جانوروں کا گوشت کھا سکتے ہیں۔

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں بہن

سوال: ''انڈے کے بارے میں 100 حقائق'' نامی کتاب صفحہ نمبر 8 اور 9 پر یہ درج ہے کہ:

''اہل اتھوپیا کا یہ نظریہ ہے...... اگر حاملہ عورت انڈا کھائے گی تو اس کا بچہ گنجہ پیدا ہوگا۔'' (حقائق نمبر 13)

اس کتاب کے حقائق نمبر 13 میں بیان کیا گیا ہے کہ:

''کچھ افریقی ممالک اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ اگر بچے کے دانت نکلنے سے بیشتر اسے انڈا کھلایا جائے تو اس کی ذہنی ترقی

رک سکتی ہے۔''

کیا یہ سائنسی حقائق ہیں یا محض مفروضے ہیں؟ اگر آپ ان کو سائنسی حقائق قرار دیتے ہیں تو کیا آپ ان کو سائنسی حقائق ثابت کر سکیں گے...... اگر آپ ان کو مفروضے قرار دیتے ہیں تو پھر آپ ان کتابوں کے ذریعے کیوں جھوٹ کا بول بالا کر رہے ہیں...... مہربانی

(مسٹر زاویری)

شکریہ بہن...... پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے یہ کتاب نہیں لکھی...... میں اس کتاب کا مصنف نہیں ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے یہ کتاب آپ کو نہیں پیش کی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میں نے اس کتاب سے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا ہے۔ لہٰذا میرے لیے یہ ضروری نہیں کہ میں آپ کے اس سوال کا جواب دوں...... بالخصوص اس کتاب کے بارے میں...... میں اپنے موضوع سے متعلقہ سوالات کے جوابات دینے کا پابند ہوں...... کیونکہ انڈے میں زیادہ مقدار پروٹین...... کولیسٹرول اور چکنائی وغیرہ پائی جاتی ہے...... عین ممکن ہے کہ یہی وجہ ہو کہ وہ انسانی صحت کے لیے موزوں نہ ہو...... اور بالخصوص حاملہ خواتین اور بچوں کے لیے۔

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں...... اگلا سوال مائک کے توسط سے دائیں جانب سے

سوال: میرا نام فضل سارنگ ہے...... پیشے کے لحاظ سے میں ایک آرکیٹکٹ ہوں...... میرا ڈاکٹر ذاکر سے سوال یہ ہے کہ:

''کیا گوشت پر مشتمل غذا دل کی بیماری کا واحد سبب ہے؟''

(ڈاکٹر ذاکر)

اب بھائی نے بہت اچھا سوال کیا ہے کہ:

''کیا گوشت پر مشتمل غذائیں دل کی بیماری کا واحد سبب ہیں؟''

اور یہ انکشاف مسٹر زاویری نے کیا تھا کہ:

''گوشت...... جانوروں کا گوشت گائے، بکرے اور مرغ کا گوشت دل کی بیماری کا سبب بنتا ہے۔''

یہ دل کی بیماری کا سبب بن سکتا ہے۔ انھوں نے درست فرمایا تھا اورانھوں نے مزید فرمایا تھا کہ:

''کوئی بھی سبزی ایسی نہیں ہے جس میں کولیسٹرول پایا جاتا ہو۔''

اگر آپ یہ بات کسی ڈاکٹر کو بتائیں...... اگرچہ وہ نظریاتی طور پر سبزی خور نہ بھی ہو تو وہ آپ کی بات سے اتفاق کرے گا۔

دل کی بیماری اس وقت لاحق ہوتی ہے جب آپ ایسی غذائیں استعمال کریں جن میں چربی (چکناہٹ) اور کولیسٹرول کی مقدار زیادہ ہو خواہ وہ غذائیں گوشت خوری کے حوالے سے ہوں یا سبزی خوری کے حوالے سے ہوں۔

گوشت پر مشتمل غذائیں بھی زیادہ کولیسٹرول کی حامل ہوسکتی ہیں حتیٰ کہ نباتاتی غذائیں مثلاً ناریل...... گھی...... مکھن...... کاجو...... مونگ پھلی وغیرہ...... یہ تمام غذائیں بھی زیادہ کولیسٹرول کی حامل ہیں...... حتیٰ کہ ایک عام خاتون خانہ بھی جانتی ہے...... آپ کیوں جانتے ہیں؟ کیونکہ ذرائع ابلاغ میں اشتہارات دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں کہ:

''سفولا آئل استعمال کیجئے......اور دل کی بیماری سے محفوظ رہیے۔''

یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ دیگر آئل دل کی بیماری کا سبب بنتے ہیں۔ مسٹر راشمی بھائی زاویری مجھے جواب دیں کہ:

''کیا مکھن مرغن ہوتا ہے یا نہیں؟''

اور ڈاکٹر دل کے مریض کو بتاتے ہیں کہ:

''مرغن غذاؤں سے پرہیز کرو...... مکھن کے استعمال سے پرہیز کرو...... مونگ پھلی کے تیل سے پرہیز کرو۔ کاجو کے تیل سے پرہیز کرو۔''

انھوں نے یہ آئیڈیا کہاں سے اپنایا...... ان کتب سے...... یہ کتب جو انھوں نے مجھے بھی دیں...... درست ہے؟...... یہ کتاب آپ نے میرے بھائی کو دی تھی...... اس کتاب میں بھی وہی چیز درج ہے...... کہ:

''سبزیوں میں کولیسٹرول نہیں پایا جاتا۔''

میں اگر سوچتا ہوں تو مجھے افسوس ہوتا ہے...... کیونکہ یہ پہلا موقع ہے کہ میں مسٹر زاویری سے ملاقات کر رہا ہوں...... اگر انھوں نے یہ کتابیں نہ دی ہوتیں...... میں معذرت چاہتا ہوں لیکن...... لیکن ایک بات کہ یہ تمام تر کتابیں جین اداروں نے چھاپی ہیں...... آپ جانتے ہیں...... اور بمبئی میں تقسیم کی گئی ہیں...... گھٹیا حرکت...... گھٹیا حرکت...... میں کسی کو الزام نہیں دے رہا۔

(مسٹر زاویری)

''براہ مہربانی...... براہ مہربانی۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''میں کسی کے احساسات کو مجروح کرنا نہیں چاہتا۔''

(مسٹر زاویری)

''ہمیں اس موضوع پر بات نہیں کرنی چاہیے۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''میں...... میں...... میں کسی کے احساسات مجروح کرنا نہیں

چاہتا...... مجھے افسوس ہے...... میں یہ سب کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا...... میں مجھے یہ سب کچھ کہنے پر مجبور کیا گیا...... میں نہیں چاہتا...... اگر ویسا نہیں ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے......تو آپ کہہ دیں کہ یہ جین مت نظریے کے حامل مصنف کی لکھی ہوئی نہیں ہیں......"

(مسٹر زاویری)

"نہیں......ڈاکٹر ذاکر آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے جواب دینا چاہیے۔"

(ڈاکٹر محمد)

"معذرت چاہتا ہوں۔"

(ڈاکٹر ذاکر)

"سوال جواب کے اجلاس میں آپ کے پاس ایک موقع ہے۔"

(ڈاکٹر محمد)

"جناب۔ جناب...... میں آپ کو وقت دوں گا...... آپ جانتے ہیں کہ اپنے وقت کے دوران آپ بوابسی جواب دے سکتے ہیں...... میں آپ کو بوابسی جواب کا وقت دوں گا...... جو کچھ بھی آپ چاہتے ہوں......اپنے وقت کے دوران۔"

(ڈاکٹر ذاکر)

"میں چیئر مین صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے ایک منٹ مزید دیں۔"

(ڈاکٹر محمد)

"نہیں......ہم آپ کو ایک مزید منٹ نہیں دیں گے۔"

(ڈاکٹر ذاکر)

دیکھیں کیونکہ بہت سارے الزامات ہیں...... ''انڈا''...... انھوں نے بتایا کہ:

''انڈہ وجہ ہے۔''

اور یہ کہ انڈے میں کولیسٹرول پایا جاتا ہے...... اس میں کولیسٹرول وافر مقدار میں پایا جاتا ہے...... لیکن یہ ایک بڑا سبب نہیں ہے...... بڑی وجہ نہیں ہے۔ آج کل کی تحقیق اور طب کی کتب بھی یہی کہتی ہیں کہ:

''انڈے میں پائی جانے والی کولیسٹرول بڑا دشمن نہیں ہے بلکہ بڑا دشمن وہ ہے جس میں آپ انڈا فرائی کرتے ہیں مثلاً مکھن...... گھی وغیرہ...... یہ بڑے دشمن ہیں۔''

اگر آپ انڈے کو گھی یا مکھن وغیرہ میں فرائی نہ کریں...... تو انڈے کی بدولت آپ کے دل کی بیماری میں گرفتار ہونے کے مواقع بہت کم رہ جاتے ہیں۔

اور آج کل آبادی کا دو تہائی حصّہ کولیسٹرول کی زیادتی کے مرض کا شکار نہیں ہے۔ ایسے لوگ جس لمحے زیادہ کولیسٹرول کی حامل اشیاء مثلاً انڈا وغیرہ استعمال کرتے ہیں...... ان کا جگر فوری طور پر کولیسٹرول بنانے کا اپنا فعل منقطع کر دیتا ہے اور ان کے خون میں کولیسٹرول کی مقدار نارمل سطح پر برقرار رہتی ہے۔

ایک تہائی آبادی کولیسٹرول کی زیادتی کے مرض کا شکار ہے...... ان کے لیے مسائل ہیں...... ان کو انڈے کی زردی استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ وگرنہ اگر آپ روزانہ ایک یا دو انڈے استعمال کرتے ہیں...... تو آپ کو کسی قسم کی دل کی کوئی بھی بیماری لاحق نہیں ہوتی...... اگر آپ انڈے کو گھی مں فرائی کرتے ہیں تب آپ کے لیے مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے...... اگر آپ مونگ پھلی کے تیل میں فرائی کرتے ہیں تب آپ کے لیے مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے...... آپ گنجے پن کا شکار ہو سکتے ہیں...... میں

مثال دینا نہیں چاہتا...... میں مثال دینا نہیں چاہتا...... اگر آپ اس ہال میں پڑتال کریں...... تو کئی ایسے لوگ موجود ہیں جو گنجے ہیں...... کئی ایک فلاسفر ایسے تھے جو گنجے تھے...... میں ان کے نام نہیں لینا چاہتا...... میں آپ کے احساسات کو مجروح نہیں کرنا چاہتا...... لہٰذا یہ چیز ایک تحقیق پر مبنی ہے جو غیر منطقی مفروضات پر بنیاد کرتی ہے...... ایک تحقیق عملی تحقیق ہونی چاہیے۔ اور دل کی تکلیف کے دیگر متعلقہ عوامل میں الکحل اور سگریٹ نوشی شامل ہے۔ یہ دونوں بھی دل کی تکلیف کا سبب بنتے ہیں۔ جی ہاں! امریکہ میں دل کی تکلیف میں مبتلا افراد میں سے زیادہ تعداد ان افراد کی ہے جو گوشت خور ہیں کیونکہ وہ مرغن غذائیں زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

قرآن پاک فرماتا کہ:

''اور اس میں زیادتی نہ کرو۔''

اس طرح یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ امریکہ میں سبزی خوری ایک عیاشی تصور کی جاتی ہے۔ لہٰذا وہاں سبزی خور کم ہیں کیونکہ سبزی پر مشتمل غذائیں وہاں پر مہنگی ہیں۔ اگر آپ کے پاس مرسیڈیز گاڑی ہے تو آپ کا اسٹیٹس ہے...... اگر آپ سبزی پر مشتمل غذا کھاتے ہیں یہ بھی آپ کا اسٹیٹس ہے۔ لہٰذا امریکہ میں محض 3 تا 7 فیصد سبزی خور موجود ہیں...... ایک فیصد سے بھی کم خالص سبزی خور ہیں کیونکہ وہ امیر افراد ہیں اور وہ اپنی صحت کی زیادہ حفاظت کرتے ہیں اور بہت سے سبزی خور...... حتیٰ کہ مسٹر راشمی بھائی زاویری جیسے بھی یہ تسلیم کریں گے کہ الکحل ممنوع ہے...... سگریٹ نوشی ممنوع ہے کیونکہ یہ بھی دل کی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ لیکن اگر کوئی بھی شخص ایسی غذا کا استعمال کرتا ہے جس میں روغنیات یا کولیسٹرول زیادہ پائی جاتی ہے...... قطع نظر اس امر کے کہ یہ غذا سبزی پر مشتمل ہے یا گوشت پر مشتمل...... وہ شخص دل کی بیماری میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

اس سے بچنے کے لیے قرآن پاک کی رہنمائی کی پیروی کی جائے۔ قرآن پاک سورۃ طٰہٰ ...... سورۃ نمبر 20 ...... آیت نمبر 81 میں فرماتا ہے کہ:

''کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمھیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو۔''

(ڈاکٹر محمد)

ہاں جی بھائی

سوال: یہ سوال مسٹر راشمی زاویری سے ہے...... یہ ایک کتاب جو میرے پاس موجود ہے۔ اس کا نام ہے۔

''گوشت خوری ...... 100 حقائق''

(ڈاکٹر محمد)

آپ اپنا سوال مناسب طور پر دہرائیں کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

(سوال جاری ہے)

یہ ایک کتاب ہے جو جین پبلیکیشن نے چھاپی ہے...... چونکہ آپ بھی ایک جین ہیں...... میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں...... کتاب کا نام ہے:

''گوشت خوری ...... 100 حقائق''

اس کتاب کے مصنف کا نام ڈاکٹر نامی چند ہے...... اس کتاب میں گوشت خوروں کے بارے میں ایک کارٹون بنایا گیا ہے جو کہ توہین آمیز ہے...... میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جین مت والوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اس قسم کی حرکتیں کریں اور لوگوں کے جذبات مجروح کریں؟ براہ مہربانی جواب دیں۔

(ڈاکٹر محمد)

مقرر آپ کے سوال کا جواب دینا پسند نہیں کرتے...... میں نے انھیں مکمل

اختیارات دے رکھے ہیں کہ وہ ایسے سوال کے جواب سے انکار کر سکتے ہیں جس کو وہ مناسب نہیں سمجھتے۔

(سوال جاری ہے)

''لیکن میں تو محض یہ پوچھ......''

(ڈاکٹر محمد)

دیکھیں مقرر کو حق حاصل ہے...... میں سوالات کرنے والوں سے درخواست کروں گا وہ فکر مند نہ ہوں اور نہ ہی خفا ہوں۔ مقررین کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی ایسے سوال کے جواب سے معذرت کر سکتے ہیں جس کو وہ درست نہ سمجھیں...... یا مناسب تصور نہ کریں...... براہ مہربانی آپ یہ امر ذہن میں رکھیں۔

لہٰذا آپ اپنے سوالات ایسے انداز میں پیش کریں جو ایک سلجھا ہوا انداز ہو اور آپ کے سوالات بھی سلجھے ہوئے ہونے چاہئیں...... یہ کسی مذہب کے خلاف نہیں ہونے چاہئیں...... آپ اپنے سوالات میں اپنے تبصرے پیش کرنے سے گریز کریں...... اپنی رائے کا اظہار کرنے سے گریز کریں بلکہ مقرر کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع دیں۔

اگلا سوال ڈاکٹر ذاکر کے لیے ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

ہاں بہن

سوال: اسلام علیکم بھائی...... میرا نام عذرا ہے...... میں یہ پوچھنا چاہوں گی...... ایک کتاب جس میں سبزی خوری کا پرچار کیا گیا ہے...... اس کتاب کا مصنف گوپی ناتھ اگروال ہے...... اس کتاب کے صفحہ نمبر 15 اور 16 پر مصنف کہتا ہے کہ:

''ایک گائے اپنی زندگی میں جتنا دودھ دیتی ہے اس سے ایک

وقت میں 90,000 افراد مستفید ہوتے ہیں اور اگر اس گائے کو گوشت خوری کے لیے ہلاک کر دیا جائے تو محض 1000 افراد اس کے گوشت سے مستفید ہوتے ہیں...... یہی کچھ بکری کے ساتھ بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔"

مصنف مزید کہتا ہے کہ:

"روزانہ سونے کا انڈہ دینے والی مرغی کو ہلاک کر دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔"

کیا آپ مصنف کے خیالات سے اتفاق کرتے ہیں؟

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بہن نے دوبارہ اسی کتاب سے سوال پوچھا ہے اور میں ایک وضاحت کرنا پسند کروں گا...... مسٹر سلیچا نے یہ کتب دی تھیں اور کہا تھا کہ آپ مزید کتب بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کا خط موجود ہے اگر آپ ملاحظہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں...... اور یہ کتب مارکیٹ میں بھی کئی ایک مقامات پر دستیاب ہیں...... لوگ خریدنے کے لیے آزاد ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ...... اس لیے میں بتا رہا ہوں...... میں لوگوں سے درخواست کر رہا ہوں۔

(سامعین)

آپ کتنی مرتبہ یہ سب کچھ دہرائیں گے...... آپ بار بار یہ سب کچھ دہرا رہے ہیں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

یہ درست ہے...... اس بھائی نے پوچھا ہے کہ:

"میں کیوں بار بار دہرا رہا ہوں؟"

کیونکہ تمام تر دلائل یہاں درج ہیں۔ یہ دلائل...... اگر یہاں درج نہ ہوتے......تو میں انھیں قطعاً نہ دہراتا۔

(مسٹر تریویدی)

براہ مہربانی...... میرا خیال ہے آپ کو پرسکون رہنا چاہیے...... جو کچھ ڈاکٹر صاحب نے کہا...... جو کچھ مسٹر زاویری نے کہا...... درست کہا...... کتاب کسی اور کی لکھی ہوئی ہے...... کس کو اس کتاب کا دفاع کرنا چاہیے......مسٹر زاویری اس کتاب کا دفاع نہیں کرنا چاہتے......لہٰذا ہمیں اس کتاب کو نظر انداز کر دینا چاہیے...... بھول جانا چاہیے اور وہ سوالات پوچھنے چاہئیں جو کہ آج کے موضوع سے متعلق ہوں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

درست ہے...... اور میں اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں......مسٹر زاویری نے کتابوں سے اقتباسات پیش کیے...... انھوں نے کوئی تحقیق نہیں کی...... انھوں نے وہ کتابیں پڑھیں جو گوشت خوروں کے خلاف بات کرتی ہیں۔ انھوں نے کتابیں پڑھیں اور حقائق پیش کر دیے...... میں ان کو تسلیم بھی کر سکتا ہوں اور ان کو غلط قرار بھی دے سکتا ہوں...... میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ:

''چونکہ میں نے یہ کتاب نہیں لکھی لہٰذا مجھ سے کوئی سوال نہیں پوچھ سکتا۔''

کیونکہ یہ غیر منطقی جواب ہے۔ اگر آپ مجھے سبزی پر مشتمل غذا کے بارے میں کوئی سوال پوچھیں گے...... میں یا تو جواب میں کہوں گا کہ کتاب غلط ہے...... یا میں یہ کہوں گا کہ یہ غیر منطقی ہے...... یا یہ منطقی ہے...... آپ کیوں مشتعل ہوتے ہیں؟...... یہ کتاب سبزی خوری کا پرچار کرتی ہے...... اگر کوئی مجھے اسلام کے خلاف کوئی کتاب تھما دے تو میں ڈنکے کی چوٹ پر کہوں گا کہ یہ کتاب غلط ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

معاف رکھیں...... میں سامعین اور مقررین کے مابین مباحثے کی اجازت فراہم نہیں کروں گا...... سامعین محض سوالات کر سکتے ہیں اور مقرر محض جواب دے سکتے ہیں...... مباحثے میں الجھنے کی کوشش ہرگز نہ کریں...... میں ڈاکٹر ذاکر اور مسٹر زاویری دونوں کو یہ اجازت فراہم نہیں کروں گا کہ وہ سامعین کے ساتھ بحث مباحثے میں الجھیں...... یہ سامعین کے ساتھ مباحثے کے لیے مختص کیا گیا وقت نہیں ہے...... براہ مہربانی نوٹ فرمالیں...... آپ محض اپنے جوابات سے نواز سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

میں اپنا جواب پیش کرنا شروع کر رہا ہوں۔ آپ بھی ٹائم نوٹ کرنا شروع کرلیں۔ اگر ہر بار مجھے مداخلت کا نشانہ بنایا گیا...... میں مکمل جواب دینا چاہتا ہوں۔

میں چیئرمین سے درخواست کروں گا کہ کسی ایک فرد کی طرف داری نہ کریں...... اگر وہ میرے جوابات میں مداخلت کرتے ہیں تو مجھے مزید وقت ملنا چاہیے اور اس بہن نے جو سوال اٹھایا ہے جس امر کی نشاندہی کی ہے وہ محض اسی کتاب میں موجود نہیں ہے بلکہ دیگر کتابوں میں بھی موجود ہے...... انٹرنیٹ...... آپ انٹرنیٹ چلے جائیں...... وہی دلیل پیش کی جاتی ہے کہ:

''کیا دودھ سبزی خوری میں آتا ہے یا گوشت خوری میں آتا ہے؟''

یہ ایک بڑا سوال ہے...... سبزی خور ایسے بھی موجود ہیں جو کہتے ہیں کہ دودھ گوشت خوری کی ذیل میں آتا ہے...... یہ کتاب...... میں مقرر پر الزام نہیں دھر رہا...... یہ کتاب بھی یہی کہتی ہے کہ دودھ گوشت خوری کی ذیل میں آتا ہے...... اگر ہم دودھ استعمال کریں گے...... بہت سی بیماریاں، دیگر سبزی خور فاؤنڈیشن کہتی ہیں کہ ہم سبز خور ہونے کے علاوہ دودھ خور بھی ہیں۔ ہم دودھ استعمال کریں گے...... اگرچہ

دودھ گوشت خوری کی ذیل میں آتا ہے یا سبزی خوری کی ذیل میں آتا ہے لیکن میرا سادہ سا سوال یہ ہے کہ:

''اگر آپ جانور کو تکلیف دینا گوارا نہیں کرتے...... جب تم جانور کا دودھ دھوتے ہو...... جب تم جانور کا دودھ نکالتے ہو یہ عمل جانور کو سخت تکلیف دیتا ہے۔''

کیا آپ جانتے ہیں کہ:

''مصنوعی طریقے سے دودھ نکالنا جانوروں کے لیے باعث تکلیف ہوتا ہے؟''

آپ بچے کو دودھ پلانے والی کسی ماں سے پوچھیں۔ کبھی کبھار وہ کسی مسئلے مسائل کا شکار ہونے کی وجہ سے مصنوعی طریقے سے اپنا دودھ نکالتی ہے...... یہ اس کے لیے ایک تکلیف دہ عمل ہوتا ہے۔

لہٰذا جب آپ جانوروں سے دودھ نکالتے ہیں...... یہ ایک تکلیف دہ امر ہے۔ جب آپ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ کچھ جانور انسانی خوراک کا حصہ ہیں...... آپ کیسے ان جانوروں کا دودھ نکال سکتے ہیں؟...... مویشی اور گائے۔ یہ انتہائی تکلیف دہ عمل ہے...... یہ جانوروں کو لوٹنے کے مترادف ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ جانور انسانی خوراک کا حصہ نہیں ہیں اور اگر آپ اسی جانور کا دودھ استعمال کرتے ہیں تو آپ اس دودھ پر ڈاکہ ڈال رہے ہوتے ہیں جو اس جانور کے بچے کے لیے مخصوص ہے...... بچھڑوں کے لیے اور وہ جو مثال دی گئی تھی کہ ایک گائے روزانہ اوسطاً دس کلو دودھ دیتی ہے...... دوبارہ یہ کتاب غلط کہتی ہے...... انٹرنیٹ میں یہی کہا جاتا ہے...... 10 کلو دودھ فی دن...... ایک ماہ میں 300 کلو...... ایک برس میں تقریباً 3600 کلو...... کیا آپ دودھ کا حساب کلو میں لگاتے ہیں؟...... کیا لیٹروں

میں نہیں لگاتے...... آپ کلو میں کیوں دودھ کا حساب لگاتے ہیں...... میں نہیں جانتا کیوں...... مصنف سے پوچھیں۔ اور مزید کہا گیا ہے کہ 3000 کلو دودھ...... اگر آپ اسے 6000 افراد کی غذا بناتے ہیں...... لہٰذا تمام تر زندگی کے دوران...... یہ 90,000 افراد کی ایک وقت کی غذا بنے گا...... اور اگر آپ گائے کو ہلاک کر دیتے ہیں...... تو یہ محض 1000 افراد کی غذا بنے گی...... کون بہتر ہے۔ 90,000 یا 1000؟...... آپ اس مرغی کو کیوں ہلاک کر رہے ہیں جو روزانہ سونے کا انڈا دیتی ہے؟...... یہ ایک اچھا اقدام نہیں ہے۔ میں اس امر کے ساتھ متفق ہوں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی گوالا (گجر) کبھی بھی دودھ دینے والی گائے کو قصاب کے حوالے نہیں کرتا...... کوئی بھی بوچڑ خانہ کبھی بھی دودھ دینے والی گائے خرید نہیں کرتا کیونکہ یہ گائے اس گائے سے بہتر زیادہ مہنگی ہوتی ہے جو اپنے دودھ دینے کی مدت پوری کر چکی ہوتی ہے۔ بمبئی میں ایک دودھ دینے والی گائے کی قیمت 25880 روپے ہے اور ایک گائے جو بوڑھی ہو چکی ہو اور اپنے دودھ دینے کا دورانیہ ختم کر چکی ہو اس کی قیمت تین تا پانچ ہزار ہے۔ لہٰذا...... ہم کیا کرتے ہیں...... ہم گوشت خور...... ہم یہ کرتے ہیں کہ ہم اس وقت تک جانور کی دیکھ بھال کرتے ہیں جب تک وہ دودھ دیتا رہتا ہے...... اور جب وہ دودھ دینا موقوف کر دیتا ہے...... بند کر دیتا ہے...... تب ہم اس کو ذبح کر لیتے ہیں...... اور ہم مرغی کے تمام انڈے حاصل کر لیتے ہیں...... مرغی جب انڈے دینا بند کر دیتی ہے تو ہم اس کا گوشت کھانے کے لیے اسے ذبح کر لیتے ہیں:

''سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔''

یعنی:

''ایک تیر سے دو نشانے۔''

ہم زیادہ دانش مند ہیں۔

دوسری دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ:

''کچھ جانوروں کو آپ کھیتوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔''

آپ انھیں ہل چلانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں...... باربرداری کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر آپ جانوروں سے اتنی ہی محبّت کرتے ہیں تو آپ جانوروں پر اتنا زیادہ بوجھ کیوں لادتے ہیں؟

مزید برآں ہندوستان کی شماریات ہمیں یہ بتاتی ہے کہ:

''گائے، بیل وغیرہ کی کل تعداد کا محض ایک چوتھائی حصّہ کام کاج سرانجام دینے کے قابل ہے اور بقایا تین چوتھائی حصّہ کام کاج سرانجام دینے سے عاری ہے۔''

اس کا مطلب ہے یا تو وہ جانور بوڑھے ہو چکے ہیں اور ان کے دودھ دینے کی عمر گزر چکی ہے یا پھر وہ نر ہیں مادہ نہیں ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ اس تعداد کا کیا کریں گے؟ گائے، بیل، بکری وغیرہ...... جو دودھ نہیں دیتیں اور آپ پر مالی بوجھ ہیں؟

اس کا ایک حل یہ ہے کہ آپ ان کی خوراک وغیرہ کا خرچہ مفت میں برداشت کریں۔ ایک عام گائے یا بیل کی خوراک پر سالانہ 18000 روپے کا خرچہ اٹھتا ہے...... یہ خرچہ شماریات اور اعداد و شمار میں ظاہر کیا گیا ہے...... یہ ان کے مہیا کردہ اعداد و شمار ہیں...... میرے بنائے گئے اعداد و شمار نہیں ہیں...... 18000 روپے سالانہ...... لہٰذا دودھ کا دورانیہ ختم ہونے کے بعد جانور مزید 4 یا 5 برس تک زندہ رہ سکتا ہے...... کون سا کسان ایسا ہوگا جو ہر سال لاکھوں جانوروں کا مالی بوجھ برداشت کرے...... 18000 روپے فی جانور سالانہ؟

اس کا دوسرا حل یہ ہے کہ انھیں جنگل میں کھلا چھوڑ دیا جائے...... درندے انھیں ہلاک کرڈالیں گے۔

آخری حل ایک بہترین حل ہے کہ:

''جب تک جانور دودھ دیتا رہے اس کے دودھ سے مستفید ہوا جائے...... جب اس کے دودھ دینے کا دور بیت جائے تب اسے بچھڑوں کے حوالے کر دیا جائے۔''

اس طریقے سے کسان فائدے میں رہتے ہیں...... کسان کو رقم ہاتھ لگتی ہے...... حتیٰ کہ جانور بھی انسانوں کو مستفید کرتا ہے..... انسان اس کے گوشت سے لطف اندوز ہوتے ہیں...... اس کے علاوہ ان کی کھالوں سے چمڑہ بنتا ہے اور ان کی ہڈیاں بھی استعمال میں لائی جاتی ہیں۔

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

اگلا سوال مسٹر زاویری کے لیے ہے۔

سوال: کستور چند جین کے مطابق...... 22 ویں ترتھانکر...... الاس نیمی...... جو کہ نیمی ناتھ کے نام سے مشہور ہے...... اس کی شادی کے موقع پر جانوروں اور پرندوں کا گوشت پیش کیا گیا تھا...... اور شاسترہ کے مطابق دولہا اور دلہن دونوں جین تھے۔

ایک اور واقعہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہے کہ......''چینیا (Chenya)...... ایک جین شراویکا...... جو کہ بھم شان شریک کی بیوی تھی...... مہاویر کا ایک ساتھی...... وہ حاملہ تھی اور اس کی خواہش تھی کہ وہ اپنے خاوند کا دل کھائے...... بھم شان کے بڑے بیٹے ابے کمار نے اس کی بجائے اسے ایک مردہ جانور کا گوشت فراہم کر دیا اور چینیا نے اسے اپنے خاوند کا دل سمجھتے ہوئے کھا لیا...... میں نہیں جانتا کہ اس آرٹیکل میں

کس حد تک حقیقت پائی جاتی ہے اور جو کچھ کستور چند نے کہا ہے وہ درست ہے یا غلط ہے...... اس کی وضاحت کیا ہے...... براہ مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں...... میں ''ری کاروان سیریز'' دسمبر 1981ء کے آرٹیکل کا حوالہ دے رہی ہوں۔

(مسٹر زاویری)

شکریہ بہن...... سب سے پہلے میں انتظامیہ سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ محض ان سوالات کو پوچھنے کی اجازت فراہم کریں جن کا تعلّق میری گفتگو سے ہے...... میرے خطاب سے ہے...... کسی کتاب یا کسی دیگر حوالے سے سوال پوچھنے کی اجازت فراہم نہ کریں...... ایسے سوالات کے لیے میں جواب دہ نہیں ہوں...... لیکن چونکہ میں ایک حقیقی جین ہوں...... اس لیے جین تاریخ کے بارے میں یقیناً جانتا ہوں...... نیمی ناتھ ترتھانکر کے بارے میں...... ہاں یہ حقیقت ہے...... یہی وجہ ہے کہ اس نے یہ پراپیگنڈہ کیا کہ جانوروں کو ہلاک کرنا...... یہی وجہ ہے کہ اس نے ترک دنیا کیا...... کہ:

> ''میری شادی کی خاطر کیا آپ ان تمام تر معصوم مخلوق کی قربانی
> دینا چاہتے ہیں؟
> نہیں مجھے ایسی دعوت کی ضرورت نہیں ہے۔''

اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایک ''جین منی'' بن گیا اور بالآخر ایک ترتھانکر بن گیا...... اور یہی وجہ ہے کہ میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ:

> ''تمام تر جین ترتھانکروں نے گوشت خوری کی سختی کے ساتھ
> مخالفت کی ہے۔''

شکریہ...... اور براہ مہربانی اپنے سوالات محض میرے خطاب تک محدود رکھیں...... یہ کتب نیک نیتی کے جذبے کے تحت دی گئی تھیں تاکہ آپ ہمارا نکتہ نظر سمجھ سکیں...... ایسا دکھائی دے رہا ہے کہ یہ کتب جن افراد میں تقسیم کی گئی تھیں وہ انہی

کتب کے بارے میں سوال پوچھ رہے ہیں...... میرا نہیں خیال کہ ان کا یہ عمل درآمد مبنی برانصاف ہے...... آپ مجھ سے میرے خطاب کی حدود میں واقع کوئی بھی سوال پوچھ سکتے ہیں...... میں ایسے سوالات کا جواب دے کر راحت محسوس کروں گا۔

(ڈاکٹر محمد)

آج کے موضوع کے حوالے سے کوئی بھی سوال پوچھا جا سکتا ہے خواہ وہ خطاب کی حدود کے اندر واقع ہو یا باہر واقع ہو...... اسے محض موضوع سے متعلق ہونا چاہیے۔

(مسٹر زاویری)

''ٹھیک ہے...... درست ہے...... مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔''

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ میں مسٹر کوآرڈی نیٹر پر یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ مسٹر وائی۔ پی ترویدی اور میں...... ہمیں دیگر اجلاس میں بھی شرکت کرنی ہے...... لہٰذا ہم پانچ منٹ کے اندر اندر فراغت پانا پسند کریں گے۔

(ڈاکٹر محمد)

میں کیا کہہ سکتا ہوں...... دیکھیں دونوں مقررین کو خطاب کے لیے جو وقت دیا گیا تھا وہ پچاس منٹ فی مقرر تھا...... اس کے بعد پندرہ پندرہ منٹ فی مقرر جوابات کے لیے مقرر تھا...... اس کے بعد پچاس منٹ کے دورانیے پر محیط سوال جواب کا اجلاس ہے۔ اگر کوئی بھی مقرر سوال جواب کے لیے مخصوص مکمل دورانیے تک ساتھ نہیں دے سکتا...... اگر اسے کوئی ایمرجنسی ہے...... میں اسے رخصت ہونے کی اجازت فراہم کر سکتا ہوں لیکن میں سوال جواب کا اجلاس جاری رکھوں گا...... یہ اجلاس اپنا پچاس منٹ کا دورانیہ پورا کرے گا...... کیونکہ مجھے پروگرام کی جو فہرست فراہم کی گئی ہے مجھے اس پر اپنے عمل درآمد کو ممکن بنانا ہے...... مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے

کہ اپنی گفتگو یا جواب کے دوران ڈاکٹر ذاکر کسی دوسرے مذہب کے بارے میں بات نہیں کر سکتے...... سامعین بھی انھیں ایسا کرنے پر مجبور نہ کریں...... میں آپ پر واضح کر دوں کہ مجھے انھیں زبردستی مجبور کرنا ہے کہ آپ کسی اور چیز کو زیر بحث نہیں لا سکتے...... لیکن میں انھیں آمادہ کر چکا ہوں کیونکہ انھیں درخواست کی گئی تھی اور انھوں نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا ہے...... اب دونوں مقررین جس امر پر متفق ہوئے ہیں مجھے اسی امر کی پیروی کرنی ہے...... جس امر پر دونوں مقررین متفق نہ ہوں مجھے بھی اس امر سے دست بردار ہونا ہے...... مجھے یہ واضح کرنے دیں کہ...... ہم نے پچاس منٹ کے لیے کہا تھا...... اور ہم پچاس منٹ ہی فراہم کریں گے...... لیکن اگر ایک مقرر جلد رخصت ہونا چاہتا ہے...... کسی نہ کسی مجبوری کی بنا پر...... تو وہ اپنی من مرضی کرنے میں آزاد ہے...... میں اس کی مجبوری کو تسلیم کروں گا لیکن ہم سوال جواب کا اجلاس پچاس منٹ تک ہی جاری رکھیں گے...... میں نے وقت نوٹ کر رکھا ہے...... **12:45** پر یہ سلسلہ شروع ہوا تھا لہٰذا یہ سلسلہ تقریباً **1:30** تک جاری رہے گا...... لہٰذا میرا خیال ہے کہ میں نے ہر ممکن وضاحت کر دی ہے۔

اگلا سوال ڈاکٹر ذاکر کے لیے ہے۔

سوال: السلام علیکم ذاکر بھائی

میرا نام خان عبدالسمیع ہے اور میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ:

"سبزی خوروں نے کتابچے تقسیم کیے ہیں جن میں مختلف غذاؤں کی توانائی کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ باور کروایا گیا ہے کہ سبزی خوری سے زیادہ پروٹین اور فولاد کا حصول ممکن ہوتا ہے بہ نسبت گوشت خوری کے...... لہٰذا وہ کہتے ہیں سبزی خوری بہ نسبت گوشت خوری زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے۔"

آپ براہ مہربانی اس پر تبصرہ فرمائیں...... شکریہ
(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ میں اس سوال کا جواب دینا بھی پسند کروں گا جو فاضل مقرر نے اٹھایا تھا کہ وہ نہیں جانتے کہ یہ کتابچے کس نے تقسیم کیے تھے...... میرے پاس تحریر موجود ہے...... یہ رُشبھ فاؤنڈیشن کی جانب سے ہیں...... انھوں نے یہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن (آئی آر ایف) کو یہ کہتے ہوئے دیے تھے کہ:

''ہمیں اس قسم کا مواد کثیر تعداد میں آپ کو فراہم کرتے ہوئے خوشی ہوگی...... اگر آپ یہ پسند کریں کہ اس مواد کو ممبئی کے مسلمان بھائیوں میں تقسیم کردیں۔''

اور یہ مواد ہماری فاؤنڈیشن پہنچا دیا گیا...... ہم نے کوئی کارروائی نہ کی...... کہ کسی کارروائی کی ضرورت ہی محسوس نہ کی گئی تھی...... لیکن جب رُشبھ فاؤنڈیشن کی طرف سے یہ درخواست موصول ہوئی کہ:

''کیا آپ ان کو تقسیم کرنے پر آمادہ ہیں؟''

آپ جانتے ہیں یہ سائنسی موضوع نہیں ہے...... یہ ایک زندہ حقیقت ہے...... اس نے کہا کہ:

''ہاں...... ہم اس پر مباحثہ سرانجام دیں گے۔''

میں نے کہا کہ:

''بہت بہتر۔''

لہٰذا میں یہاں موجود ہوں اور جواب دے رہا ہوں۔ لوگ کیوں مشتعل ہوتے ہیں؟ آپ میرے سامنے کسی بھی کتاب سے حوالہ پیش کر سکتے ہیں...... مگر یہ حوالہ آج کے موضوع کے دائرہ کار کے اندر ہونا چاہیے...... میں ان شاء اللہ اس کا

جواب پیش کروں گا...... میرا نہیں خیال کہ میں یہ کہوں گا کہ میں نہیں جانتا...... اگر میں جانتا ہوں گا تو میں صاف صاف کہوں گا کہ میں جانتا ہوں...... میں آپ کے سوال کا جواب دے سکتا ہوں...... جہاں تک غذاؤں کی توانائی کا تعلق ہے یہ کہا گیا ہے کہ سبزی خوری کی بدولت گوشت خوری سے زیادہ پروٹین حاصل ہوتی ہے اور مسٹر راشمی بھائی زاویری نے اپنے خطاب کے دوران بھی کہا ہے کہ سبزی خوری کی بدولت زیادہ پروٹین حاصل ہوتی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ان میں محض تین لازمی امینو ایسڈ ہوتے ہیں آپ کسی بھی ڈاکٹر سے پوچھ سکتے ہیں کہ یہ تین نہیں ہوتے بلکہ آٹھ ہوتے ہیں...... اس میں پانچ کی کمی پائی جاتی ہے۔ یہ آٹھ لازمی امینو ایسڈ ہیں جو جسم بذات خود مہیا نہیں کرتا بقایا جسم بذات خود مہیا کرتا ہے۔ یہ لازمی امینو ایسڈ غذائی ذرائع سے حاصل کرنا ہوتے ہیں۔ حیوانی غذاؤں کی پروٹین...... حیاتیاتی طور پر مکمل ہوتی ہے...... وہ اونچے درجے کی پروٹین کہلاتی ہے کیونکہ اس میں تمام تر آٹھ امینو ایسڈ شامل ہوتے ہیں...... یہ حقائق پر مشتمل جواب ہے جو میں نے پیش کیا ہے۔

سبزی خوری سے حاصل کی گئی پروٹین نامکمل پروٹین ہے...... یہ کم معیار کی حامل ہوتی ہے...... حیوانی پروٹین اونچے معیار کی حامل ہوتی ہے اور مکمل پروٹین ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر آپ تجزیہ کریں...... حتیٰ کہ جو فولاد آپ غذا کی وساطت سے حاصل کرتے ہیں وہ دو اقسام سے متعلّق ہوتا ہے...... غیر ہِم آئرن...... ہِم آئرن...... ہِم آئرن بہ آسانی جسم میں جذب ہو جاتا ہے جبکہ غیر ہِم آئرن باآسانی جسم میں جذب نہیں ہوتا۔ حیوانی غذاؤں میں ہِم آئرن اور غیر ہِم آئرن دونوں پائے جاتے ہیں جبکہ سبزی پر مشتمل غذاؤں میں بہت کم مقدار میں ہِم آئرن پایا جاتا ہے...... لہٰذا وہ جسم میں جذب نہیں ہوتا...... لہٰذا سبزی خوروں میں فولاد کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

لہٰذا اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''گوشت پر مشتمل غذائیں زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہیں۔''

یہ لوگوں کو گمراہ کرنے والی بات ہے...... یہ کچھ نہیں ہے ماسوائے لوگوں کو گمراہ کرنے کے...... میں سادہ انگریزی میں اسے ''فراڈ'' سے تعبیر کروں گا...... یہ فراڈ کون کر رہا ہے...... سبزی خوروں کی سوسائٹی...... یہ سوسائٹی لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے اور ہر ایک مذہب میں فراڈ کرنا ممنوع ہے...... خواہ وہ مذہب بڑا ہو یا چھوٹا...... مذہب خواہ بڑا ہو یا چھوٹا...... فراڈ ممنوع ہے۔ لہٰذا میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہوں گا کہ:

''کیا آپ دس کرنسی نوٹ لینا پسند کریں گے...... دس کرنسی نوٹ بیس روپے فی نوٹ...... یا پانچ صد روپے کا ایک نوٹ لینا پسند کریں گے...... صاف ظاہر ہے کہ آپ دوسری پیش کش سے فائدہ اٹھائیں گے...... یعنی پانچ صد روپے کا ایک کرنسی نوٹ لینا پسند کریں گے۔''

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

اگلا سوال مسٹر زاویری کے لیے ہے۔

سوال: اسلام علیکم

میرا نام جاوید شیخ ہے...... میرا سوال راشمی بھائی زاویری سے ہے...... زاویری صاحب آپ...... آپ نے خطاب کے دوران یہ فرمایا تھا کہ:

''گوشت خوری کی بدولت گوشت کے توسط سے انسانوں میں مختلف بیماریاں پھیلتی ہیں...... وائرس اور بیکٹیریا سے پھیلنے والی بیماریاں...... لہٰذا آپ نباتات سے بھی بیماریاں حاصل کرتے

ہیں.....سبزی خوری سے بھی جراثیم حاصل کرتے ہیں؟''

آپ نے ڈین آرنش اور دیپک چوپڑا کے حوالے بھی پیش کیے اور ان ڈاکٹروں کی سفارشات بھی پیش کیں۔ اگر آپ ڈاکٹروں کی سفارشات اور طبی ماہرین کی سفارشات پر یقین رکھیں.....تراویدی سر نے بھی یہ ذکر کیا ہے..... اگر آپ اس پر یقین رکھتے ہیں..... میں محض ایک سادہ مثال پیش کروں گا کہ:

''جب میں بچہ تھا..... ڈاکٹروں نے..... جبکہ میں بخار میں مبتلا تھا..... ڈاکٹروں نے مجھے خبردار کیا کہ ٹھنڈے پانی سے غسل نہیں کرنا..... لیکن آج کل ڈاکٹر کہتے ہیں..... جب کبھی مجھے بخار ہوتا ہے..... وہ یہ کہتے ہیں کہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرو..... لہٰذا اگر آپ حوالہ جات پر یقین کر رہے ہیں..... اعداد وشمار اور طبی چیزوں پر یقین کر رہے ہیں تو براہ مہربانی اعداد وشمار پیش کریں..... ڈاکٹر ذاکر نائک نے سروے آف امریکہ کا حوالہ دیا تھا..... یہ حوالہ دل کی بیماری کے ضمن میں پیش کیا گیا تھا جسے ڈاکٹری اصطلاح میں کارونری (Coronary) کہتے ہیں۔ کیا آپ کے پاس اس بیماری کے بارے میں ہندوستانی اعداد و شمار موجود ہیں..... کیا یہ بیماری سبزی خوروں کو لاحق ہوتی ہے یا گوشت خوروں کو لاحق ہوتی ہے؟''

(ڈاکٹر محمد)

میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ تمام حضرات سوالات مختصر طور پر کریں۔

(مسٹر زاویری)

آپ کا سوال اتنا لمبا ہے کہ یادداشت سے نکل جاتا ہے۔

(سوال کنندہ)

آخری حصّہ سوال ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

''کارونری دل کی بیماری...... انھوں نے اس بارے میں پوچھا ہے۔''

(مسٹر زاویری)

دیکھیں...... جہاں تک دل کی بیماری کارونری کا تعلّق ہے...... جی ہاں نباتات بھی...... اگر آپ ناقص نباتات...... گلے سڑے نباتات استعمال کریں گے...... میرا مطلب ہے نباتاتی خوراک...... ناقص یا گلے سڑے پھل...... لازمی طور پر یہ جراثیم پیدا کرنے کا باعث ثابت ہوں گے...... وہ خطرناک ثابت ہوں گے...... ایک دوسری بات جو میں نے کہی تھی کہ:

''حیواناتی غذا میں زیادہ پروٹین...... زیادہ کولیسٹرول اور روغنیات موجود ہوتے ہیں۔''

لہٰذا جب یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو جاتی ہیں...... یہ گوشت خوری کو ممنوعہ قرار دینے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

جہاں تک اعداد و شمار کا تعلّق ہے...... میرے پاس اس سے متعلقہ کتاب موجود ہے...... لیکن وقت کی کمی ہے...... اور یہ ایک ایسا پلیٹ فارم نہیں ہے جس سے شماریات کے دلائل پیش کیے جا سکیں...... میرے پاس مکمل اعداد و شمار موجود ہیں کہ بہت سے لوگ دل کی بیماری میں گرفتار ہیں...... اور یہ تمام کے تمام گوشت خور ہیں...... اگر تمام کے تمام گوشت خور نہیں بھی ہیں تو ان میں زیادہ تعداد گوشت خوروں کی ہے...... لیکن اس لمحے میں آپ کو اعداد و شمار پیش نہیں کر سکتا...... اگرچہ یہ میرے پاس موجود ہیں میں مابعد آپ کو مہیا کر دوں گا۔

(ڈاکٹر محمد)

اگلا سوال ڈاکٹر ذاکر کے لیے ہے۔

سوال: اسلام علیکم بھائی

بھائی میرا نام صفیہ ہے...... میں نو مسلم ہوں...... میرا سوال یہ ہے کہ:
ایک کتاب ہے جس کا عنوان ہے...... ''گوشت خوری یا سبزی خوری...... انتخاب آپ کا''...... اس کا مصنف گوپی ناتھ اگروال ہے...... اس کتاب میں بڑے مذاہب جن میں ہندومت اور عیسائیت بھی شامل ہے کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ گوشت خوری ممنوع ہے...... ان حالات میں آپ کیسے فرماتے ہیں کہ اس کی اجازت ہے؟''

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بہن نے یہ سوال پوچھا ہے کہ:

''اسی کتاب میں بڑے مذاہب مثلاً عیسائیت اور ہندومت کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ان مذاہب میں گوشت خوری ممنوع ہے۔ لہٰذا میں نے یہ کیسے کہہ دیا ہے کہ کسی بھی بڑے مذہب نے گوشت خوری کو ممنوع قرار نہیں دیا؟''

میں نے وضاحت کی تھی کہ اسلامی نقطہ نظر کے تحت...... یہ غلط حوالہ ہے...... غلط فہمی پر مبنی ہے...... میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں کہ کچھ ایسے حوالے بھی ہیں کہ کبھی کبھار گوشت خوری کی ممانعت بھی ہے حتیٰ کہ اسلام میں بھی...... مثال کے طور پر جس آیت کا حوالہ میں نے پیش کیا تھا...... سورۃ مائدہ...... سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 1 جس میں فرمایا گیا ہے کہ:

''لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔''

اگر آپ ماہ رمضان میں روزے رکھ رہے ہیں تو سحر سے لے کر افطار تک نہ ہی سبزی پر مشتمل خوراک کھاؤ اور نہ گوشت پر مشتمل خوراک کھاؤ...... دونوں طرح کی غذائیں ممنوع ہیں...... محض سحر سے لے کر افطار تک ممنوع ہیں۔ لہٰذا مذہبی کتب میں حوالے موجود ہیں...... کہ کسی مخصوص وقت روزے کے دوران گوشت پر مشتمل غذا استعمال نہ کرو...... اور چونکہ میں نے وہ کتاب پڑھی ہے لہٰذا میں جواب پیش کر سکتا ہوں...... وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ بائیبل میں یہ درج ہے کہ:

''آپ مردار نہیں کھا سکتے۔''

اور بریکٹوں کے اندر لکھا ہوا ہے...... ''گوشت''...... وہاں پر ایسا کچھ درج نہیں ہے...... وہ کیا حوالہ پیش کر رہے ہیں...... اس حوالے کا اتہ پتہ نہیں دیا گیا...... میں تقابلی مذہب کا طالب علم ہوں...... میں غذاؤں کے بارے میں بھی بخوبی گفتگو کر سکتا ہوں۔ اگرچہ انھوں نے حوالے کا اتہ پتہ نہیں دیا لیکن میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہ بک آف لیویٹی کس (Book of leveticus) سورۃ نمبر 17...... آیت نمبر 15 اور بک آف ڈیوٹرونومی (Book of deuteronomy) سورۃ نمبر 14...... آیت نمبر 21 کا حوالہ دے رہے ہیں...... جس کے تحت یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

''مردار کا گوشت ممنوع ہے۔''

مردار کا گوشت ممنوعہ ہے...... تمام تر گوشت ممنوع نہیں ہے محض مردار کا گوشت ممنوع ہے...... اور وہ کہتے ہیں ''مردار خوراک'' اور بریکیٹ کے اندر لکھا ہے ''گوشت۔''

حتیٰ کہ قرآن پاک سورۃ البقرہ...... سورۃ نمبر 2...... آیت نمبر 173

سورۃ مائدہ...... سورۃ نمبر 5...... آیت نمبر 3

سورۃ انعام......سورۃ نمبر 6......آیت نمبر 145

سورۃ نحل......سورۃ نمبر 16......آیت نمبر 115

میں فرماتا ہے کہ:

''اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔''

اگر آپ ہندوؤں کی مذہبی کتب کا مطالعہ کریں......اگر آپ منو کے قوانین (Laws of maun)...... باب نمبر 5...... آیت نمبر 30 کا مطالعہ کریں...... یہ واضح طور پر درج ہے کہ:

''کھانے والا ہر جاندار مخلوق کھا سکتا ہے......اگر چہ وہ روزانہ ہی کیوں نہ کھائے...... ہمارے خالق نے کچھ مخلوق کو کھانے کے لیے پیدا کیا ہے اور کچھ مخلوق کو غذا بننے کے لیے پیدا کیا ہے۔''

منو کے قوانین......

(ڈاکٹر محمد)

بھائی...... بھائی......اب...... براہ مہربانی...... براہ مہربانی......

(ڈاکٹر ذاکر)

میں ہمیشہ تیار ہوں...... میں ہمیشہ تیار ہوں...... جب میں مذہبی کتب کا حوالہ پیش کرتا ہوں...... یہ کتب میری میز پر موجود نہیں ہوتیں بلکہ یہ میرے اندر جذب ہیں...... میں اس وقت تک یہ حوالے پیش نہیں کرتا جب تک مجھے ایسا کرنے کے لیے مجبور نہ کیا جائے......اب وہ مجھے جواب دینے پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں جواب پیش کر رہا ہوں...... یہ مباحثے کے قوانین میں شامل ہے...... میں نے ابھی اپنا جواب مکمل نہیں کیا...... مجھے مزید پانچ منٹ بولنا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

ہم یہ درخواست کریں گے کہ یہ درمیان میں خلل واقع نہ کریں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

براہ مہربانی خلل واقع نہ کریں...... دیکھیں کون خلل اندوزی کر رہا ہے...... جبکہ میں بات کر رہا ہوں۔ ہمارے پاس مزید بیس سیکنڈ موجود ہیں...... آپ جانتے ہیں کہ اس طرح وقت ضائع ہوتا ہے...... آپ جانتے ہیں...... اور جب میرا وقت اختتام کو پہنچ جائے گا میں خود ہی اسپیکر بند کر دوں گا۔

(ڈاکٹر ذاکر)

نہیں......لیکن اگر کوئی خلل اندازی واقع کرتا ہے...... مجھے خلل کا شکار کرتا ہے...... میں مزید وقت لوں گا۔

(ڈاکٹر محمد)

اچھا......ٹھیک ہے......ہم مزید وقت دیں گے......آپ 30 سیکنڈ کے اندر اندر اپنا جواب مکمل کریں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

منوسمرتی باب نمبر 5......آیت نمبر 35 میں درج ہے کہ:

''آپ گوشت کھا سکتے ہیں۔''

رگ وید......کتاب نمبر 10......باب نمبر 16......آیت نمبر 10 میں درج ہے کہ:

''آپ گوشت کھا سکتے ہیں۔''

رگ وید......کتاب نمبر 10......آیت نمبر 85......سورۃ نمبر 13

رگ وید......کتاب نمبر 10......آیت نمبر 86......سورۃ نمبر 13

بھی وہی کچھ کہتی ہے کہ:

''آپ گوشت کھا سکتے ہیں۔''

(تالیاں)

سوال: میرا نام گلفام ہے...... میرا سوال مسٹر زاویری سے ہے۔ جناب اپنے خطاب میں آپ نے فرمایا تھا کہ:

''جین منی نباتات کو ہلاک نہیں کرتے۔ لہٰذا کیا وہ دوسروں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان کے لیے نباتات ہلاک کریں یا یہ کہ جب وہ اپنے منہ پر ماسک پہنتے ہیں...... وہ جراثیموں کو ہلاک نہیں کر رہے ہوتے اور دیگر لوگ جراثیموں کو ہلاک کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ انھوں نے اپنے چہروں پر ماسک نہیں پہنے ہوتے؟ یہ کیا ہے؟ براہ مہربانی وضاحت فرمائیں۔''

(مسٹر زاویری)

بہن نے بہت اچھا سوال کیا ہے...... مجھے حقیقتاً ازحد خوشی ہوئی ہے...... آپ کا سوال تمام سوالوں میں اوّل نمبر ہے...... کیونکہ جین مت میں یہ کہا گیا ہے کہ:

''تمھیں کسی کو ہلاک نہیں کرنا چاہیے...... آپ کو کسی کو یہ اجازت بھی فراہم نہیں کرنی چاہیے کہ وہ کسی کو ہلاک کرے اور اگر کوئی کسی کو ہلاک کرتا ہے تو آپ کو اس کے اس عمل کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔''

لہٰذا یہ تین چیزیں موجود ہیں۔ لہٰذا اگر کسی ''جین منی'' کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کھانا اس کے لیے تیار کیا گیا ہے تو وہ اس کھانے کو نہیں کھائے گا...... لہٰذا یہ ''جین منی'' کا قانون/ اصول ہے۔ جب ...... جب وہ ہمارے پاس سوال لے کر آتے ہیں یعنی کچھ مانگنے کے لیے آتے ہیں تو وہ بہت واضح انداز میں پوچھتے

ہیں...... ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ ہم سے پوچھیں گے کہ:

''کیا آپ نے ہمارے کھانے کے لیے کچھ تیار رکھا ہوا ہے؟''

ہم بڑی ایمانداری کے ساتھ جواب دیتے ہیں کہ:

''ہمارے پاس آپ کے لیے کچھ نہیں ہے...... ہم نے اپنے لیے کھانا تیار کر رکھا ہے۔''

فرض کریں کہ:

''ہم نے چار چپاتیاں پکائی ہوئی ہیں...... وہ محض ایک چپاتی لے گا...... اور بقایا تین ہمارے لیے چھوڑ دے گا۔''

''جین منی'' میں مانگنے کا یہ طریقہ رائج ہے...... وہ کسی کو ہلاک نہیں کرے گا...... وہ دوسروں کو بھی یہ اجازت فراہم نہیں کرے گا کہ وہ کسی کو ہلاک کریں...... وہ ہلاکت کے لیے پراپیگنڈہ نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ وہ کھانا بھی نہیں کھائے گا اگر اس کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کھانا ''جین منی'' کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ مجھے یہ موقع میسر آیا ہے کہ میں ان روشن خیال اور اعلیٰ دماغ سامعین کے سامنے ''جین منی'' کے نقطہ نظر کی وضاحت پیش کر سکوں...... بہت بہت شکریہ۔

اور اب میں جناب کو آر ڈی نیٹر سے درخواست کروں گا کہ مسٹر ترویدی اور مجھے...... اگر چہ یہ تقریب بہت عمدگی کے ساتھ جاری و ساری ہے کہ ہمارے یہ خواہش ہے کہ ہم مزید کئی ایک گھنٹوں تک اس تقریب میں شمولیت کریں...... لیکن مجھے افسوس ہے...... کہ وقت کی قلت درپیش ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

آخری دو سوال...... ہم آخری دو سوالات کی اجازت فراہم کریں گے......

محض پانچ منٹ بقایا ہیں۔

(مسٹر زاویری)

''میرا نہیں خیال کہ...........''

(مسٹر ترویدی)

''میرا خیال ہے کہ ہم نے سبزی خوری اور گوشت خوری کے بارے میں اس قدر باتیں کی ہیں کہ ہم سب بھوک محسوس کر رہے ہیں...... میرا خیال ہے کہ ہمیں کچھ پیٹ پوجا کے لیے جانا چاہیے...... لہٰذا آخری دو سوالات اور اس کے بعد وقفہ......''

(ڈاکٹر محمد)

جیسا کہ مسٹر ترویدی نے کہا ہے کہ:

''ہم مائک کے توسط سے محض دو سوالات کی اجازت فراہم کریں گے...... کیا اگلا سوال ڈاکٹر ذاکر کے لیے ہوگا؟''

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں...... اچھا...... آپ سے درخواست ہے مسٹر...... آپ کے لیے...... آپ سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟ آپ کو آپ کو قطار میں آنا چاہیے...... میرا خیال ہے میں درست کہہ رہا ہوں...... آپ جانتے ہیں......

سوال: السلام علیکم

میری درخواست یہ ہے ذاکر بھائی کہ:

''کیا گوشت پر مشتمل غذائیں ناقص غذائیں ہوتی ہیں؟''

(ڈاکٹر محمد)

اچھا...... دیگر مقررین کی جانب سے درخواست ہے...... ہم کیا کریں......

میں کیا کروں...... دیکھیں اس جانب سے درخواست موصول ہوئی ہے...... کہ محض ایک یا دو افراد کو ڈاکٹر ذاکر سے سوال پوچھنے کی اجازت فراہم کی جائے...... میں کیا کہہ سکتا ہوں...... دوسرے دو مقررین سے سوال پوچھنے چاہئیں...... کیونکہ انھوں (مسٹر ترویدی اور مسٹر زاویری) نے رخصت ہونا ہے۔ اس کے بعد میں موقع فراہم کروں گا...... کیونکہ میں آپ کے ساتھ بھی بے انصافی نہیں کر سکتا...... دونوں افراد...... وہ جانا چاہتے ہیں...... لہٰذا میں نے انھیں جانے کا موقع فراہم کر دیا ہے...... وہ چاہتے ہیں کہ وہ دو افراد ان سے سوال پوچھیں...... مسٹر زاویری وہ کون سے دو افراد ہیں؟ مسٹر بید...... ہم دونوں کو موقع دیں گے۔ اس کے بعد ہم اپنا پروگرام جاری رکھیں گے...... دیگر دو افراد کو موقع فراہم کیا جائے گا کیونکہ میں ان کے ساتھ ناانصافی کرنا نہیں چاہتا...... میرا خیال ہے کہ سامعین پروگرام جاری رکھنے میں اگلے دس منٹ تک ہمارا ساتھ دیں گے...... اس کے بعد مسٹر ترویدی اور مسٹر زاویری رخصت ہو جائیں گے...... لہٰذا ان لوگوں کو سوال پوچھنے دیں...... اچھا...... ہم محض ان کو اجازت فراہم کریں گے۔

(سامعین)

نہیں...... نہیں...... نہیں...... سر وہ جا رہے ہیں...... ہمیں ان سے دو سوالات پوچھنے دیں اور مابعد انھیں بے شک جانے دیں۔

(ڈاکٹر محمد)

ان دو افراد کو سوال پوچھنے دیں جن کی نشاندہی مسٹر زاویری نے کی ہے...... مسٹر بید...... مسٹر بید کون صاحب ہیں؟ اچھا...... ایک مسٹر بید اور دیگر دو اچھا ہم انھیں دو سوالات پوچھنے کی اجازت فراہم کریں گے۔

سوال: ڈاکٹر حسین سے

(ڈاکٹر محمد)

معاف رکھیں مسٹر زاویری...... اچھا...... ٹھیک ہے...... اب سوال...... ایک وہ پوچھے گا...... ایک تم پوچھو گے...... اس کے بعد جب آپ کے سوالات کے جواب مکمل ہو جائیں گے تو میں مسٹر زاویری کو جانے کی اجازت فراہم کروں گا...... اور ایک منٹ

(سامعین)

ڈاکٹر صاحب

(ڈاکٹر محمد)

جب وہ اپنے دو سوال ختم کر چکیں گے...... آپ کو ختم کرنا ہوگا...... آپ دونوں کو...... میں انھیں جانے کی اجازت فراہم کروں گا۔ تب دیگر دو جن کا موقع ضائع ہو گیا ہے ان کو اجازت دی جائے گی...... اس کے بعد وہ جو ان دو افراد کی وجہ سے موقع سے محروم ہوئے ہیں ان کو موقع عطا کیا جائے گا...... اس کے بعد میں مزید اجازت فراہم نہیں کروں گا...... براہ مہربانی...... ہم نے پروگرام کو مکمل کرنا ہے۔

جی جناب

سوال: ڈاکٹر صاحب نمستے...... اسلام علیکم

(ڈاکٹر محمد)

مختصر اور بامقصد

سوال: ڈاکٹر صاحب...... ڈاکٹر صاحب......

(ڈاکٹر محمد)

مختصر...... جناب...... مختصر اور بامقصد

سوال: میرا سوال یہ ہے...... میں ایک فلم دیکھنے گیا تھا...... ''خانۂ خدا'' وہاں پر تین روز کا اجتماع تھا۔ لوگ...... حاجی صاحب جو تھے...... وہ صندل وڈ پہنے ہوئے تھے اور

تب اس کے علاوہ وہ گوشت پر مشتمل خوراک استعمال نہیں کر رہے تھے...... بال بھی نہیں کٹوا رہے تھے...... کچھ بھی نہیں کر رہے تھے۔ مکمل ''برہما چاری اور سنیاسی''...... جب فلم ختم ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا...... بھائی یہ کیا ہے؟ تین دنوں کا مکمل اجتماع...... ''سنیاسی برہما چاری؟'' انھوں نے جواب دیا وہ یہ تھا...... اس نے کہا کہ ''خانۂ خدا'' تھا میں نے کہا...... مسلمان بھائیو کیا سارا سنسار خانۂ خدا نہیں ہے؟

(ڈاکٹر محمد)

بھائی صاحب...... آپ کا سوال ذرا...... بھائی صاحب...... بھائی صاحب...... ہمارے چیف گیسٹ کو اور ہمارے مقرر کو ذرا جانا ہے...... اپنا سوال مختصر طور پر پیش کریں۔

سوال: ''سارا سنسار خانۂ خدا ہے''...... براہ مہربانی مجھے جواب دیں کہ وہ دو...... وہ تین دن...... کیا وہی ''خانۂ خدا'' ہے...... پوری دنیا ''خانہ خدا'' ہے...... ہلاکتیں کیوں ختم نہیں ہوتیں بالخصوص ہندوستان میں...... مسٹر نائک۔

(ڈاکٹر ذاکر)

یہ بہت اچھا سوال ہے...... بہت اچھا سوال ہے...... یہ سوال کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کرے گا۔ اگرچہ آپ سب لوگ جو یہاں موجود ہیں وہ سبزی خور ہیں لیکن ہم لوگ تند خو لوگ نہیں ہیں۔ یہ مجھے یقین ہے...... اس لیے کوئی مسئلہ کھڑا نہیں ہوگا...... میں اس چیز کی ضمانت دیتا ہوں کہ کوئی مسئلہ کھڑا نہیں ہوگا...... میں کوئی ایسی بات نہیں کہوں گا جو کسی مسئلے کا باعث بنے۔ میں جانتا ہوں کہ احمد آباد اور گجرات میں گوشت خوری اور سبزی خوری کے مسئلے پر فسادات بھی دیکھنے میں آئے تھے...... لیکن یہاں پر جہاں تک میرا تعلق ہے میں منطقی گفتگو کرتا ہوں...... اس لیے یہاں پر کچھ بھی وقوع پذیر نہیں ہوگا۔ اس بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے...... اس نے کہا ہے کہ اس

نے زائرین کو دیکھا ہے...... اور تین دنوں تک انھوں نے گوشت نہیں کھایا تھا...... انھوں نے گوشت نہیں کھایا تھا۔

اس بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے کہ:

"آپ وہاں پر گوشت خوری کیوں نہیں کرتے؟"

یہ ایک غلط اطلاع ہے...... میں نے کئی مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی ہے...... جس کسی نے بھی آپ کو بتایا بالکل غلط بتایا کہ ہم گوشت خوری نہیں کرتے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس مقدس سرزمین پر اس وقت آپ شکار کی خاطر کسی جانور کو ہلاک نہیں کر سکتے...... محض اس وقت...... لیکن گوشت خوری پر پابندی نہیں ہے...... میں وہاں جانے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں...... میں نے گوشت خوری کی تھی کون کہتا ہے کہ آپ گوشت خوری نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ حج کے موقع پر ہم اَن سلے کپڑے کے دو ٹکڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کیوں؟ کیونکہ یہ دنیا کا عظیم ترین اجتماع ہوتا ہے...... لوگ امریکہ سے آتے ہیں...... کینیڈا سے آتے ہیں...... ہندوستان سے آتے ہیں...... پاکستان سے آتے ہیں...... انڈونیشیا سے آتے ہیں...... تمام اَن سلے کپڑے کے دو ٹکڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں...... ایک دوسرے سے عین مشابہت رکھتے ہیں...... آپ یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ:

"آپ کے ساتھ کھڑا شخص بادشاہ ہے یا گداگر ہے۔"

عالمی بھائی چارے کے لیے...... محض زبانی کلامی نہیں...... عملی مظاہرہ...... عالمی بھائی چارے کا عملی مظاہرہ۔ جب ہم صلوٰۃ ادا کرتے ہیں...... ہم کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں...... ہم کھانا کھاتے ہیں...... ہم اکٹھے کھانا کھاتے ہیں...... حتیٰ کہ ہم گوشت خوری بھی کرتے ہیں...... آپ نے یہ اطلاع کہاں سے پائی؟...... مجھے نہیں معلوم...... کس نے آپ کو یہ اطلاع فراہم کی...... کسی مسلمان نے

آپ کو بتایا یا کسی غیر مسلم نے آپ کو بتایا؟ جس کسی نے بھی آ پکو بتایا بالکل غلط بتایا...... میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ میں کئی مرتبہ حج کے لیے جا چکا ہوں...... میں عمرہ کے لیے جا چکا ہوں...... یہ بالکل غلط اطلاع ہے...... اور عالمی بھائی چارے کے مظاہرے کے لیے ہر کوئی وہاں آتا ہے تاکہ آپ دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والوں لوگوں کے ساتھ باہم روابط رکھ سکیں...... اسلامی بھائی چارہ یہ ہے کہ تمام انسان بھائی بھائی ہیں اور مسلمان آپس میں دینی بھائی ہیں۔

(ڈاکٹر محمد)

جی بھائی۔

سوال: مسٹر زاویری یہ سوال آپ کے لیے ہے...... اپنے خطاب کے اختتام میں......مسٹر زاویری...... یہ سوال آپ کے لیے ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

ہاں......آپ اپنا سوال پیش کریں۔

سوال: مسٹر زاویری توجہ نہیں فرما رہے...... مسٹر زاویری یہ سوال آپ کے لیے ہے...... اپنی تقریر کے اختتام پر آپ نے نباتات خور جانوروں اور گوشت خور (درندوں) جانوروں میں فرق نمایاں کرنے کی غرض سے 16 نکات کی فہرست پیش کی تھی۔ میں نے سمجھا کہ سامعین میں سے کوئی بھی اس فرق کو جاننے کا مشتاق تھا...... آپ محض اس نکتے پر زور دینا چاہتے تھے کہ نباتات خور جانوروں کا موازنہ کرتے ہوئے آپ یہ بتانا چاہتے تھے...... آپ یہ عکاسی کرنا چاہتے تھے کہ ہم انسانوں کو بھی نباتات خور (سبزی خور) بننا چاہیے...... باالفاظ دیگر ہمیں بھی سبزی خور بننا چاہیے...... میں تو یہی سمجھا ہوں...... ڈاکٹر ذاکر نے کچھ نکات پر رائے کا اظہار کیا ہے...... ڈاکٹر ذاکر اور مسٹر زاویری میں علم طب کے میدان کا طالب علم نہیں ہوں بلکہ میں انجینئرنگ

کے میدان کا طالب علم ہوں...... میں نے محض دسویں جماعت تک بیالوجی کا مطالعہ کیا تھا اور اس کے بعد میں نے اِدھر اُدھر سے اس میدان میں کچھ علم حاصل کیا ہوا ہے۔

(مسٹر زاویری)

براہ مہربانی اپنا سوال پوچھیں۔

سوال: یہ ہیں وہ نکات جن پر میں آپ کا تبصرہ درکار رکھتا ہوں...... آپ نے فرمایا تھا کہ:

"نباتات خور جانوروں کے لعاب دہن میں پائیٹالن (Pytalin) موجود ہوتا ہے اور یہ گوشت خور (درندوں) میں بھی موجود ہوتا ہے اور یہ انسانوں میں بھی موجود ہوتا ہے۔"

آپ نے کہا تھا کہ:

"نباتات خور جانور کھانے کے دوران اپنے جبڑے ہلاتے ہیں...... لیکن میں نے کبھی کسی انسان کو کھانے کے دوران جبڑے ہلاتے نہیں دیکھا۔"

(مسٹر زاویری)

دیکھیں یہ آپ کا سوال ہے؟...... اگر آپ سوال کرنا چاہتے ہیں تو بڑی خوشی سے کریں...... ہم آپ کو خوش آمدید کہیں گے...... یہ لیکچر کا اجلاس نہیں ہے...... اپنا سوال پیش کریں...... ہم آپ کے تاثرات سننے کے لیے یہاں موجود نہیں ہیں...... آپ مجھ سے براہ راست سوال کریں میں آپ کو خوش آمدید کہوں گا...... اور ضرور آپ کے سوال کا جواب دوں گا...... کیونکہ مسٹر ترویدی اور مجھے...... ہم دونوں کی دیگر مصروفیات بھی ہیں...... ہمیں اس سوال کے بعد یہاں سے رخصت ہونا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

معذرت چاہتا ہوں...... آپ اپنا سوال محض تین یا چار جملوں میں پوچھیں......محض تین یا چار جملوں پر آپ کا سوال مشتمل ہونا چاہیے۔

سوال: آپ کو نباتات خور اور گوشت خور جانوروں میں فرق نمایاں کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی؟ آپ کیا ثابت کرنا چاہتے تھے؟

(مسٹر زاویری).

یہ ایک فطری بات تھی کہ:

> ''جب میں نے یہ بیان کیا کہ انسانی جسم کے تقریباً تمام حصے سبزی خور جانوروں سے مشابہت رکھتے ہیں اور ان حصوں کے نام بھی گنوائے...... یہ روشن دماغ سامعین کے لیے تھا کہ وہ یہ فیصلہ کرسکیں کہ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ اس سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں...... اگر آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں تو بہت بہتر...... اور اگر آپ اس سے اتفاق نہیں کرتے تب بھی بہت بہتر...... میں آپ سے یہ کہنے والا کون ہوتا ہوں کہ آپ کو کسی ایک نکتے پر یا دیگر نکات پر ضرور مجھ سے اتفاق کرنا ہوگا؟...... ٹھیک ہے۔''

میں نے جو کچھ بیان کیا تھا وہ ایک سائنسی حقیقت تھی جس کی میرے پاس معقول توجیہات موجود ہیں اور اس کا ثبوت بھی میرے پاس موجود ہے......لیکن یہ سامعین کے لیے ہے کہ کیا وہ اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں یا نہیں......میرا نکتہ محض یہ تھا کہ:

> ''فطری طور پر انسان بہت زیادہ بلکہ بہت ہی زیادہ بلکہ سو فیصد

سبزی خور ہے اور کئی ایک حالات کی بنا پر یا کئی ایک دیگر وجوہات کی بنا پر وہ ایک گوشت خور بن گیا ہے۔"

دوستو اب میں آپ کو ضرور بتانا چاہوں گا کہ مجھے یہاں آ کر دلی خوشی ہوئی ہے...... بے انتہا خوشی ہوئی ہے...... مجھے آپ کے ساتھ تبادلہ خیال کر کے بھی ازحد خوشی ہوئی ہے۔ ہمارے فاضل ڈاکٹر ذاکر کی بدولت اسلام کے بارے میں پائی جانے والی کئی ایک غلط فہمیاں بھی دور ہوئی ہیں۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ اسلام میں ان چیزوں کے بارے میں بھی فرمایا گیا ہے اور اس کے لیے میں اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کا ازحد شکر گزار ہوں...... اور میں اپنے دوست مسٹر سلیچا کا بھی شکر گزار ہوں جن کا تعلق رُشبھ فاؤنڈیشن سے ہے اور چونکہ مسٹر تریویدی اور میرے پاس وقت کی قلت ہے...... کیونکہ ہماری دیگر مصروفیات بھی ہیں جو کہ ہماری منتظر ہیں...... لہٰذا ہم آپ سے اجازت چاہیں گے اور ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ۔

(ڈاکٹر محمد)

مسٹر بید...... مسٹر بید نے ابھی سوال پوچھنا ہے...... ہاں...... آپ مسٹر بید ہیں...... ہاں...... اب...... میں معذرت چاہتا ہوں...... مسٹر بید نے خصوصی درخواست کی تھی کہ اسے سوال پوچھنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد مسٹر تریویدی...... اس طرف سے آخری سوال اور پھر...... ہاں آخری سوال...... اس جانب سے...... میرا خیال ہے خواتین تعداد میں کم ہیں۔ لہٰذا ہم ان دو سوالات کو نامنظور کرتے ہیں جو کہ خطا ہو گئے تھے...... مجھے امید ہے کہ یہ عین انصاف ہوگا مسٹر تریویدی...... ہاں مسٹر بید...... تب آپ...... تب ہم اس اجلاس کو برخاست کرتے ہیں...... ہاں۔ ہندوؤں کے لیے مسٹر ہری اوم۔

(ڈاکٹر محمد)

ارے ہاں...... بہت معذرت...... اس اجلاس کے برخاست ہونے کے بعد دو افراد کو ڈاکٹر ذاکر کو سننے کا موقع میسر آئے گا...... اگر آپ جواب سننا چاہتے ہیں...... اور وہ احباب جو سننا چاہتے ہیں وہ رک سکتے ہیں...... دیگر احباب جا سکتے ہیں...... ہاں مسٹر بید۔

سوال: ہندوؤں کو ہری اوم...... جین مت کو جے جین اندرا...... مسلمان بھائیوں کو اسلام علیکم......

(ڈاکٹر محمد)

وعلیکم السلام

سوال: ڈاکٹر ذاکر سے ایک درخواست...... میرے پاس آپ کے تمام تر 20 سوالات کے جوابات موجود ہیں...... اب وہ اجازت نہیں دیں گے کہ میں وہ جوابات آپ کی خدمت میں پیش کر سکوں...... براہ مہربانی مجھے موقع دیں...... جب چاہیں موقع دیں...... میں آپ کو ان تمام سوالات کے منطقی جواب پیش کروں گا...... یہ تھی پہلی بات...... اب دوسری بات یہ ہے کہ تمام مذاہب خدا کی پیروی کرتے ہیں...... اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اس کے بنائے گئے قوانین کی بھی پیروی کرنی چاہیے...... خدا نے ہمیں کیا قوانین دیے ہیں...... خدا نے ہمارے لیے کیا قوانین وضع کیے ہیں......

''اک سیدھی بات ہے...... کہ جب بھگوان نے ہمیں جنم دیا ہے
تو انھوں نے ہمارے لیے کچھ بندوبست بھی کیا ہوگا۔''

(ڈاکٹر محمد)

جناب...... جناب...... سوال...... دیکھیں۔

سوال: میں لیکچر نہیں دے رہا...... میں......

(ڈاکٹر محمد)

میں وہی قانون لاگو کروں گا جو میں نے پہلے مقرر پر لاگو کیا تھا...... اپنا سوال پانچ جملوں میں بیان کریں...... فرض کر لیں کہ ڈاکٹر ذاکر اور مسٹر زاویری پس منظر سے آگاہ ہیں...... اپنا سوال کیجئے...... پانچ یا چھ جملوں میں...... مہربانی

(سوال جاری ہے)

میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ:

''بھگوان نے ہمارے لیے جو کچھ کیا ہے...... انھوں نے کچھ قوانین بھی بنائے ہوں گے۔ جیسے کہ ہمارے لیے سب سے ضروری بات ''ہوا'' ہے...... اس کے بعد پانی ہے...... آپ جہاں بھی جائیں پانی دستیاب ہے۔''

دوسری چیز ہماری خوراک ہے۔ ہمارے کھانے کے لیے کیا کچھ پیدا کیا ہے...... اس نے ہمیں وافر مقدار میں کھانے پینے کی اشیاء دی ہیں جو مختلف اقسام کی حامل ہیں......

(ڈاکٹر محمد)

جناب...... آپ کا سوال کیا ہے؟

(ڈاکٹر ذاکر)

بہت خوب...... بہت خوب...... بہت......

(سوال جاری ہے)

ڈاکٹر ذاکر میرا سوال سمجھ چکے ہیں۔

(ڈاکٹر ذاکر)

میں ان کا سوال سمجھ چکا ہوں...... بہت لمبا سوال ہے لیکن اچھا سوال

ہے...... دیکھیں میں اس میدان سے منسلک ہوں...... میں سوال کو سمجھ سکتا ہوں...... سوال کے پہلے حصّے کے مطابق کہ:

''آپ تمام تر 20 نکات کا جواب دے سکتے ہیں۔''

اس میدان میں میرے کئی ایک طالب علم موجود ہیں...... اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اپنے کسی طالب کو یہ فرض سونپ دوں گا کہ وہ آئی آر ایف میں آپ کے ساتھ بات چیت کرے...... کسی بھی وقت...... کون سے دن؟...... اگلی اتوار...... اگلی اتوار...... میرا طالب علم...... اگلی اتوار۔

(سوال جاری ہے)

''میں...... میں کسی کو بھی جواب پیش کر سکتا ہوں۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''اگلی اتوار۔''

(سوال جاری ہے)

''کوئی بھی دن۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''اگلی اتوار۔''

(سوال جاری ہے)

''کسی کے ساتھ بھی۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''ٹھیک ہے...... پروگرام طے پا گیا ہے...... اگلی اتوار آپ مدعو ہیں۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''بھائی......آپ کا نام کیا ہے؟...... بھائی آپ کا نام؟''

(سوال جاری ہے)

''سب کچھ بتا دوں گا۔''

(ڈاکٹر ذاکر)

''مسٹر بید 10:30 بجے آئی آر ایف آئیں گے...... ٹھیک ہے...... 10:30 بجے صبح بروز اتوار...... یہی طریقہ کار ہوگا جو یہاں پر اپنایا گیا ہے...... اور میرا طالب علم مباحثہ سرانجام دے گا......کوئی بھی طالب علم......اسی موضوع پر۔''

(تالیاں)

(ڈاکٹر ذاکر)

ان کا سوال یہ ہے کہ:

''خدا نے ہوا، پانی، روشنی سب کچھ عطا فرمایا ہے...... یہ سب کچھ بہ آسانی دستیاب ہے...... لہٰذا ہم ان اشیاء کا کیوں تردد کریں جو بہ آسانی دستیاب نہیں ہیں اور مہنگی ہیں؟''

بہت اچھا سوال ہے۔ یہ کہ:

''آپ کو مسٹر زاویری کو باور کروانا چاہیے تھا وہ بتا رہے ہیں کہ سبزیاں برآمد کی جانی چاہئیں...... سبزیاں ان علاقوں میں برآمد کی جانی چاہئیں جو صحراؤں پر مشتمل ہیں...... انھیں بتاؤ...... میں نے انھیں یہ نہیں بتایا...... میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ...... اگر سبزیاں دستیاب ہیں...... سبزیاں استعمال کریں...... اگر جانور

دستیاب ہیں...... حلال جانور کھانے کے لیے استعمال کریں......
ہمیں مہنگی اشیاء نہیں کھانی چاہیے۔"

آپ کو یہ سوال مسٹر زاویری سے کرنا چاہیے تھا...... مجھ سے نہیں کرنا چاہیے تھا۔

نکتہ نمبر 1:

"آپ کو آسانی سے خوراک دستیاب ہے...... اور اگر یہ حلال خوراک ہے...... تو ہمیں مہنگی خوراک استعمال نہیں کرنی چاہیے۔"

آپ نے مجھے بتایا...... یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے میں کسی امیر آدمی سے یہ کہہ رہا ہوں کہ:

"آپ نریمان پوائنٹ کیوں رہ رہے ہیں؟...... آپ جانتے ہیں کہ وہاں ہر ایک مربع فٹ جگہ کی قیمت 25,000 روپے ہے...... میرا روڈ رہائش اختیار کریں...... جہاں پر محض 1000 روپے فی مربع فٹ پر جگہ دستیاب ہے۔"

جب ایک امیر آدمی رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتا ہے...... ایک اچھا فلیٹ خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے...... آپ ایک امیر آدمی کو اچھی غذا...... اچھی خوراک خریدنے سے کیوں منع کر رہے ہیں؟ اور گوشت پر مشتمل خوراک...... پروٹین...... فولاد کے علاوہ کئی ایک لحاظ سے...... طبی نکتہ نگاہ سے...... یہ انتہائی بہتر ہے...... یہ اونچے معیار کی حامل ہے...... لہٰذا اگر ایک امیر آدمی اس کی استطاعت رکھتا ہے...... آپ اسے کیوں روک رہے ہیں؟ اگر آپ استطاعت نہیں رکھتے تو آپ سبزیاں کھا سکتے ہیں...... میں آپ کو نہیں روک رہا۔

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(تالیاں)

(ڈاکٹر محمد)

آپ کے جذبے کا شکریہ...... ہم اس سوال کی اجازت نہیں دیں گے...... مسٹر زاویری کا بھی یہی خیال ہے...... وہ تھک چکے ہیں اور ہم ان کے خیالات کی قدر کرتے ہیں...... وہ رخصت چاہتے ہیں...... لہٰذا ہم اس سوال کی اجازت نہیں دیں گے...... لیکن ہم دو افراد کو اجازت دیں گے جنھوں نے سوال پوچھنے تھے کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے...... جی ہاں...... مسٹر دھن راج سلیچا آپ کا شکریہ ادا کریں گے...... اس کے بعد وہ لوگ جو رخصت ہونا چاہیں بخوشی رخصت ہو سکتے ہیں...... اور وہ لوگ جو ان دو سوالات اور ان کے جواب سننے کے متمنی ہیں وہ بخوشی تشریف فرما رہ سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر محمد)

ہیلو...... ہم اجازت...... نہیں ہم...... اچھا...... اس کے بعد...... ان دو افراد کے بعد...... اور ایک سوال خواتین کی جانب سے...... اور مزید...... اچھا...... ایک...... دو...... تین...... چار...... چار سوالات...... معاف رکھیں...... مسٹر ترویدی کہہ رہے ہیں کہ مجھے کچھ سخت رویہ اپنانا چاہیے...... اب بات یہ ہے کہ میں نے ازراہ ہمدردی...... میں نے دو افراد کو سوال پوچھنے کا موقع فراہم کیا تھا اور اب ہر کوئی سوال پوچھنے کا مطالبہ کر رہا ہے...... اب ہمیں جو کچھ کرنا ہے وہ یہ ہے کہ...... پہلے شکریہ ادا کرنے کی تقریب ہوگی...... اس کے بعد چار سوالات پوچھنے کی اجازت ہوگی...... اس کے بعد تقریب کا اختتام ہوگا...... یہ اب حتمی فیصلہ ہے...... جی ہاں...... اب میں مسٹر دھن راج سے درخواست کروں گا کہ شکریہ ادا کرنے کی تقریب کے لیے تشریف لائیں۔

(دھن راج سلیچا)

مہمان خصوصی وائی۔ پی۔ ترویدی...... فاضل مقررین...... معزز مہمانانِ

گرامی...... بھائیو اور بہنو...... یہ میرا ایک خوشگوار فریضہ ہے کہ میں آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کروں...... میں شری وی۔ پی۔ تریویدی کا ازحد مشکور ہوں کہ انھوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر اس تقریب کے مہمان خصوصی کے فرائض سرانجام دیے...... میں دونوں مقرر حضرات کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انھوں نے انتہائی دلچسپ اور معلوماتی گفتگو کی اور سب سے بڑھ کر میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس تقریب میں شرکت کرتے ہوئے اس تقریب کی رونق کو دوبالا کیا...... شکریہ۔

(ڈاکٹر محمد)

اب ہم ان چار سوالات کی وساطت سے اپنا پروگرام جاری رکھیں گے...... مہمان خصوصی مسٹر تریویدی اور مسٹر زاویری کو رخصت کی اجازت ہے...... وہ احباب جو ان سوالات اور ان کے جوابات سننے کے متمنی ہیں وہ بے شک تشریف فرما رہیں...... ہم محض ایک منٹ بعد کارروائی شروع کر دیں گے...... جونہی مہمان خصوصی اور معزز مقرر مسٹر زاویری رخصت ہوں گے ہم دوبارہ کارروائی کا آغاز کر دیں گے...... رسمی پروگرام ختم ہو چکا ہے...... اب ہم چار سوالات اور ان کے جوابات کا غیر رسمی پروگرام جاری رکھیں گے۔

خواتین و حضرات توجہ فرمائیں...... اب ہم اپنا اضافی پروگرام شروع کر رہے ہیں......

ہاں بھائی۔

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ:

''کیا گوشت پر مشتمل غذائیں غذائیت کے لحاظ سے کم غذائیت کی حامل ہوتی ہیں؟''

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے بہت اچھا سوال کیا ہے کہ:

''کیا گوشت پر مشتمل غذائیں کم غذائیت کی حامل ہیں؟''

میرا جواب یہی ہوگا کہ:

''جی ہاں...... یہ کم غذائیت کی حامل ہوتی ہیں۔''

اگر میں ''نہ'' میں جواب دوں تو یہ غلط ہوگا...... کیونکہ میں ایک متعصب گوشت خور نہیں ہوں۔

جی ہاں...... اس میں کاربوہائیڈریٹ اور وٹامن ''سی'' کی کمی ہوتی ہے...... لیکن یہ دونوں چیزیں سبزیوں میں بہ آسانی دستیاب ہیں۔ گوشت خور افراد سبزی خوری بھی کرتے ہیں اور پھل فروٹ سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں...... وہ وٹامن ''سی'' کی زیادتی کی حامل ہوتی ہیں...... آپ پھل کھا سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اعتدال پسند موازنہ کریں...... غذائیت کے اعتبار سے...... اگر آپ تجزیہ کریں...... گوشت خوری...... جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے...... گوشت پر مشتمل غذائیں...... ان میں بہترین پروٹین پائی جاتی ہے اور مکمل پروٹین لازمی روغنی ایسڈ کی حامل ہوتی ہے...... حتیٰ کہ فولاد بھی پایا جاتا ہے...... اور ایک بہتر غذا ''انڈا'' ہے اور اس کے خلاف معزز مقرر نے کافی بات چیت کی ہے...... ایک انڈے میں تقریباً چھ گرام پروٹین ہوتی ہے...... ایک بڑے انڈے میں...... اس میں سے آدھی انڈے کی سفیدی میں ہوتی ہے اور انڈے کی سفیدی ایک مثالی پروٹین کی حامل ہوتی ہے...... مثالی پروٹین کا مطلب یہ ہے کہ ایسی پروٹین جس کے ذریعے دیگر پروٹینوں کی جانچ ہوتی ہے۔ اس میں تمام تر لازمی امینو ایسڈ مناسب مقدار میں موجود ہوتے ہیں...... انڈے میں فولاد، فلورین، وٹامن B_{12}...... وٹامن ڈی اور وٹامن ای بھی پایا جاتا ہے۔ انڈا

ان چند ایک غذاؤں میں سے ایک ہے جن میں وٹامن ڈی پایا جاتا ہے۔ انڈے ان افراد کے لیے مفید ہیں جو حالت بیماری میں ہوں...... جو بیماری سے صحت یابی کی طرف لوٹ رہے ہوں...... آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ یہ بہ آسانی ہضم ہو جاتا ہے...... یہ تمام تر غذائی خصوصیات کا حامل ہے۔ انڈے میں تمام غذائیت مناسب اور صحیح مقدار میں پائی جاتی ہے...... کسی بھی مخصوص عناصر کی کمی بیشی نہیں ہوتی اور اس میں کلوریز کی مقدار بھی کم ہوتی ہے...... اس میں محض 70 کلوریز ہوتی ہیں...... ایک بڑے انڈے میں...... لیکن کئی ایک غذائیں ایسی بھی ہیں جو ایسے لازمی امینو ایسڈ کی حامل ہوتی ہیں جو سبزی پر مشتمل غذا میں نہیں پائے جاتے۔ سبزی پر مشتمل غذاؤں میں...... ہمیں کیا کرنا ہوگا...... اگر ہم مکمل غذائیت کا حصول چاہتے ہوں...... ایک شخص سبزی خور بھی رہ سکتا ہے اور تمام تر غذائیت کے حصول کو بھی ممکن بنا سکتا ہے...... کیسے؟...... مخصوص غذا کا انتخاب کرتے ہوئے...... ان سبزیوں کا انتخاب کرتے ہوئے جن کو وہ استعمال میں لا رہا ہے...... اگر اس سبزی میں ایک امینو ایسڈ کی کمی پائی جاتی ہے...... تب دوسری سبزی استعمال کی جائے جس میں اس امینو ایسڈ کی موجودگی پائی جاتی ہو۔ لہٰذا اگر آپ ایک اعتدال پسند انتخاب کرتے ہیں اور اس انتخاب پر قائم رہتے ہیں تب آپ صحت مند رہ سکتے ہیں...... سبزی خوری کے دوران...... اگر کسی بھی گوشت پر مشتمل غذا کا استعمال کر لیا جائے تب آپ عام طور پر آپ غذائیت کی کمی کا شکار نہیں رہیں گے۔

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

ہاں بھائی۔

سوال: میرا نام بابو بھائی زاویری ہے۔ ڈاکٹر ذاکر...... ڈاکٹر ذاکر نائیک نے اپنے

خطاب میں فرمایا ہے...... انھوں نے ڈاکٹر ڈین آرنش کی بجائے دیگر ماہرین کے حوالے پیش کیے ہیں۔ ڈاکٹر ڈین آرنش تحقیق کے میدان کا بانی ہے...... دل کے امراض پر قابو پانے کی تحقیق کے میدان کا...... اس میدان میں وہ اب ایک سند کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میدان میں ان کی خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے صدر امریکہ نے اسے اپنا طبی مشیر مقرر کیا ہے...... تاکہ وہ امریکنوں کو صحت کے معاملے میں رہنمائی مہیا کر سکے۔ ڈاکٹر آرنش کی تحقیقات کے بعد یہ امر مستند طبی کتب میں شامل کیا جا چکا ہے کہ بذریعہ غذا دل کے عوارض پر قابو پانا ممکن ہوتا ہے...... اس غذا کے ذریعے جس کا پرچار ڈاکٹر آرنش کرتا ہے...... اور یہ مخصوص غذا زیادہ تر سبزیوں پر مشتمل ہے۔ اب میں ڈاکٹر ذاکر سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا...... کہ جب انھوں نے متبادل ماہرین کا حوالہ پیش کیا ہے...... وہ ڈاکٹر ڈین آرنش کی تحقیق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جنھوں نے دل کے عوارض میں مبتلا ہزاروں مریضوں کا علاج کیا ہے...... اور سرجری کے بغیر یہ علاج سرانجام دیا ہے؟

(ڈاکٹر ذاکر)

اس بھائی نے بہت اچھا سوال کیا ہے...... بہت متعلقہ سوال کیا ہے...... بامقصد سوال کیا ہے کہ:

> ''ڈاکٹر ڈین آرنش کے بارے میں میری کیا رائے ہے جو کہ ایک معروف ڈاکٹر ہے۔''

اور اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ:

> ''غذا کے ذریعہ دل کے عوارض پر قابو پانا ممکن ہے اور وہ غذا محض سبزیوں پر مشتمل ہے۔''

میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں...... لیکن کیا یہ امر یہ ثابت کرتا ہے کہ:

''گوشت خوری ممنوع ہے؟''

بھائی کیا آپ ذیابیطس کے مرض کے بارے میں جانتے ہیں؟ اگر ذیابیطس کے مرض کا گوشت خوری پر مشتمل علاج نہ کیا جائے...... انسولین سے علاج...... تو وہ مریض موت سے ہمکنار ہو جائے گا۔ لہٰذا اگر گوشت خوری پر مشتمل غذا ذیابیطس کے مرض کے لیے شفایاب ثابت ہو سکتی ہے...... تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ غذا ممنوع نہیں ہے۔

میں ڈاکٹر آرنش کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں...... دل کے عوارض سے بچنے کے لیے یا دل کے عوارض کے علاج معالجے کے لیے...... سبزی خوری مفید ہے...... سبزی خوری کی بنا پر دل کے عوارض سے بچنا ممکن ہو سکتا ہے اور دل کے عوارض کے علاج میں بھی یہ امر ضروری ہے...... میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں۔ لیکن مسٹر راشمی بھائی زاویری نے کہا تھا کہ ڈاکٹر آرنش نے کہا ہے کہ:

''گوشت خوری ممنوع ہونی چاہیے۔''

دل کے عوارض میں مبتلا مریضوں کے لیے ایک عام اصول کے تحت...... میں اس امر سے اتفاق کرتا ہوں...... لوگ اختلاف کر سکتے ہیں...... بہت سے ڈاکٹر اختلاف کر سکتے ہیں...... لیکن میں اتفاق کرتا ہوں۔ لیکن یہ کہنا کہ:

''کیونکہ سبزی خوری دل کے عوارض کے لیے شفایاب ہے لہٰذا گوشت پر مشتمل غذاؤں کو ممنوع قرار دے دیا جائے۔''

کسی طور بھی درست نہیں...... اگر ایسا ہی ہے تو امریکہ گوشت پر مشتمل غذاؤں پر کیوں پابندی عائد نہیں کر رہا؟...... امریکی حکومت کا مشیر...... امریکی حکومت اپنے مشیر ڈاکٹر آرنش کی ہدایت پر کیوں عمل نہیں کرتی اور گوشت پر مشتمل غذاؤں پر کیوں پابندی عائد نہیں کرتی...... کیوں؟ اس کی تحقیق جو کچھ بھی ہے...... اگر وہ ایک

سند کا درجہ رکھتا ہے...... وہ درست ہے...... لیکن اس کے اس سند کے درجے کا حوالہ دیتے ہوئے اور مابعد یہ کہا جائے کہ:

''اس نے اس پر پابندی عائد کر دی ہے۔''

بات مشکوک ہو جاتی ہے۔ مجھے شک گزرتا ہے کہ کیا حقیقت میں ڈاکٹر آرنش نے پابندی عائد کی ہے...... مجھے شک گزرتا ہے...... مجھے بہت سے شکوک ہیں...... مجھے وہ بیان دکھائیں جس میں اس نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔

''کیا کسی بھی انسان نے زندگی میں کبھی گوشت خوری نہیں کی؟''

میں چیلنج کرتا ہوں...... میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں...... وہ ''دل کے مریضوں'' کا ذکر کر سکتا ہے...... دیگر ماہرین بھی موجود ہیں...... میں نے ڈاکٹر ولیم۔ ٹی۔ جاروس۔ ڈاکٹر کے جیری...... کا حوالہ دیا تھا...... اور بھی بہت حوالے ہیں...... میں اس کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ امر دل کے عوارض کے علاج کے لیے معاون ثابت ہوتا ہے...... یعنی سبزی خوری کا امر...... لیکن یہ ایک عام قانون اور اصول نہیں ہے۔

میرا خیال ہے کہ اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

(ڈاکٹر محمد)

جی ہاں بہن۔

سوال: یہ سوال اس بارے میں ہے...... چونکہ ڈاکٹر ذاکر بذات خود ایک سائنس دان ہیں اور ایک ڈاکٹر بھی ہیں...... لہٰذا میں چاہوں گی کہ وہ مجھے روشناس کروائیں...... 15 سالہ کلینک کے تجربے......

(ڈاکٹر محمد)

میں آپ کا سوال نہیں سمجھ سکا...... کیا آپ سوال دہرانا پسند کریں گی؟

(سوال جاری ہے)

میری لینڈ...... امریکہ میں...... 15 سال پر بنیاد کرتا ہوا تجربہ...... نیشنل کینسر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا...... سرخ گوشت کی بابت...... سرخ گوشت کینسر کا باعث بنتا ہے اور وہ تمام چیزیں...... یہ...... کیا ڈاکٹر ذاکر کے ممکن ہے کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں...... شکریہ۔

(ڈاکٹر ذاکر)

یہ ایک بہت اچھا سوال ہے...... اس بہن نے کہا ہے کہ:

''کسی کینسر ہسپتال میں پندرہ سالہ تحقیق کے بعد۔''

واضح رہے کہ ''تحقیق'' مگر ''حقائق'' نہیں...... ''تحقیق'' اور ''حقائق'' میں فرق ہے...... لیکن میں تحقیق سے بھی اتفاق کرتا ہوں...... میں نے اس تحقیق کا مطالعہ کیا تھا...... یہ تحقیق کینسر ہسپتال کی ہو یا کسی اور ہسپتال کی ہو جس کا حوالہ یہ بہن دے رہی ہے...... میں نے کئی ایک ''تحقیقات'' کا مطالعہ کر رکھا ہے کہ یہ کولون (Colon) کے کینسر کا باعث بن سکتا ہے۔ گوشت پر مشتمل غذاؤں کا زیادہ استعمال ''کینسر آف کولون'' کا باعث بن سکتا ہے۔ اگر آپ کی غذا ریشے دار غذا پر مشتمل نہ ہو تب...... اگر آپ کی غذا ریشے دار غذا پر مشتمل ہے تب اگرچہ آپ گوشت پر مشتمل غذائیں زیادہ بھی استعمال کریں تو آپ کینسر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر آپ گوشت پر مشتمل غذائیں زیادہ استعمال کریں اور ریشے دار غذاؤں کے استعمال کی طرف توجہ نہ دیں تو آپ کا یہ عمل درآمد آپ کے لیے کسی نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ سبزی پر مشتمل غذائیں...... جو آپ کھاتے ہیں...... یہ ہضم نہیں ہو پاتیں کیونکہ سیلولوز (Cellulose) (وہ شے جس سے پودوں کے ٹھوس حصے بنتے ہیں) ہضم نہیں ہو سکتی...... یہ ریشے کی شکل میں موجود رہتی ہے۔ گوشت پر مشتمل غذاؤں کا بکثرت استعمال اور ریشے دار غذاؤں کے استعمال سے پرہیز...... ''کینسر آف کولون'' کا باعث

بن سکتا ہے......لیکن اگر آپ اعتدال برقرار رکھیں گے تو سرخ گوشت استعمال کرنے والا ہر شخص کینسر کا شکار نہیں ہو سکتا...... بسیار خوری......زیادہ کھانا......قرآن پاک اس کے نقصان کی نشاندہی فرماتا ہے۔ لہٰذا کھانے میں زیادتی کرنے والے قرآن پاک کے فرمان کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ:

"گوشت پر مشتمل غذاؤں کا بے تحاشہ استعمال ممنوع ہونا چاہیے۔"

میرا خیال ہے اس سوال کا جواب مکمل ہو چکا ہے۔

TRUEMASLAK @INBOX.COM

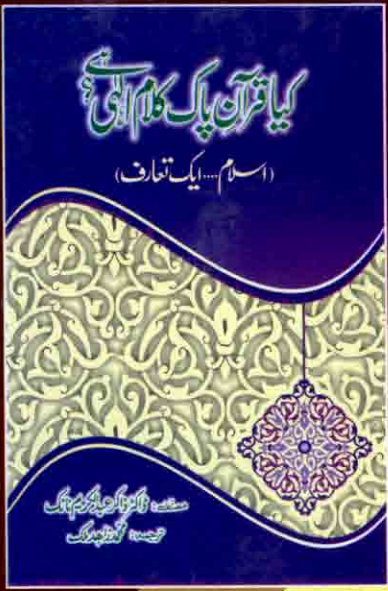

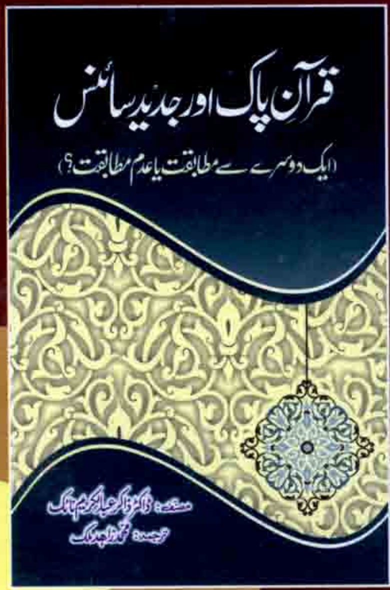

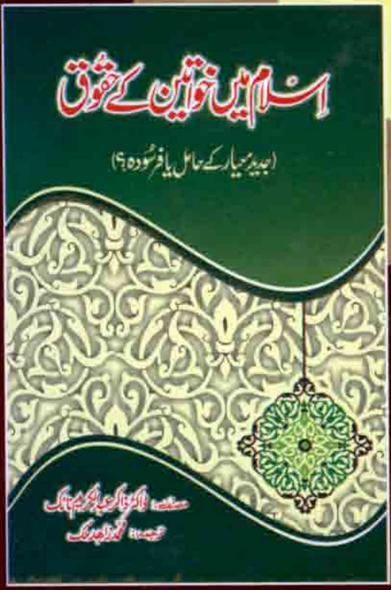

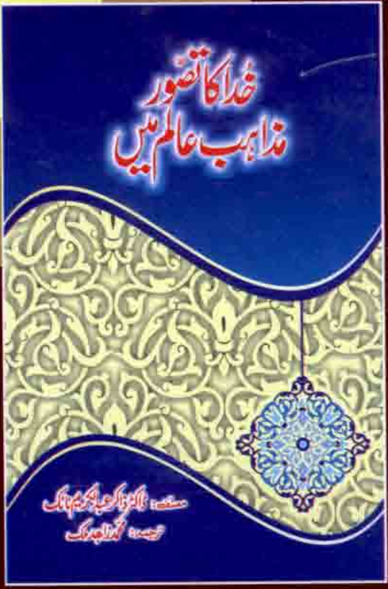

زُبیر بکس
الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور